﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ*﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا*﴾ (بنی اسرائیل: ٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء شمارہ ۲۱

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو، تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی .... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ [مطبوعہ لندن] صہ ۳۰۶،۳۰۷)

مذہبی انتہاء پسندی نے کبھی دنیا کو سوائے بربادی کے کچھ نہیں دیا

ہندوستان میں مذہبی انتہاء پسندی کے فروغ کا ذمہ دار پاکستان کا ملاں ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۰ مئی ۱۹۹۶ء)

لندن [۱۰ مئی]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے Friday the 10th کے سلسلہ میں فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایسے دن خدا تعالیٰ کا کوئی انذاری یا تبشیری نشان ظاہر ہو مگر آج کی خبروں کو دیکھنے کے بعد مجھے یہ احساس ہوا کہ ہندوستان سے جو خبریں آ رہی ہیں ان میں ایک بہت بڑا انذاری نشان ہے جو مسلمانوں کو ہوش دلانے کے لئے اور اپنے اعمال کو درست کرنے کے لئے دکھایا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں اس وقت بھارتیہ جنتا پارٹی کو انتخابات میں ہر دوسری جماعت اور سیاسی پارٹی پر انفرادی طور پر فوقیت حاصل ہو گئی ہے یعنی B.J.P. کو ہندوستان کے حالیہ انتخابات میں بحیثیت پارٹی سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ یہ ایک نہایت اہم واقعہ ہے جس کا اثر گردونواح کے ممالک خصوصی طور پر پاکستان اور کشمیر پر پڑے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اگر یہ استنباط درست ہے کہ اس واقعہ کا تعلق Friday the 10th سے ہے تو میں جماعت احمدیہ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس کے جو اثرات بھی ہونگے جماعت احمدیہ کے حق میں بہتر ثابت ہونگے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتلا آئے گا اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل و فہم عطا کرے اور اگر اس میں ان کی کوئی آزمائش مقدر ہے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آزمائش سے سربلندی کے ساتھ گزرنے کی توفیق دے۔

حضور انور نے قرآنی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ غیب اور حاضر کا علم رکھنے والا ہے اور ظاہری و مخفی باتوں کی حقیقت کو جانتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر دیکھا جائے تو B.J.P. نے ابھی سے پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ لوگ خواہ مخواہ ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم انتہاپسند جماعت ہیں، ہمارے آگے آنے سے مسلمانوں پر مظالم ہونگے، ہم خونی انقلاب بپا کریں گے لیکن آپ دیکھیں گے کہ ہم کانگرس سے بھی بڑھ کر انصاف پسند ہونگے حالانکہ کل تک ان کے اعلانات یہ تھے کہ ہندوستان میں صرف ہندو کی جگہ ہے، مسلمان کے لئے کوئی جگہ نہیں، وہ باہر سے آکر آباد ہونے والی قوم ہے اس لئے ان کو یہاں سے نکل جانا چاہئے اور اگر انہیں یہاں رہنا ہے تو پھر ہمارے سامنے گردنیں جھکا کر رہنا ہو گا۔ یہ ویسا ہی اعلان ہے جو پاکستان میں جماعت احمدیہ کے متعلق پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ اس طرح جو رسم پاکستان میں جاری کرنے کی کوشش کی گئی اب ہندوستان میں بھی جاری ہوگی اور اس کا نشانہ صرف احمدی ہی نہیں بلکہ سارے مسلمان ہونگے۔ B.J.P. کے دعاوی یہ تھے کہ سارے ہندوستان سے اسلام کا نام مٹا دیں گے۔ اگر مسلمان ہندو تہذیب اختیار کرے گا تو یہاں رہے گا۔ ان باتوں میں اہل فکر و نظر کے لئے عبرت کا سامان ہے کیونکہ میرے نزدیک اس انتہاپسندی کا ذمہ دار پاکستان کا ملاں ہے۔ اگر پاکستان کا ملاں نہ ہوتا تو ناممکن ہے کہ ہندوستان میں جاہلیت اس زور کے ساتھ سر اٹھاتی۔ اس ضمن میں حضور نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیقات کے دوران پاکستان کی سپریم کورٹ کے دور نامور مدبر اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے مالک جج صاحبان یعنی جسٹس منیر اور جسٹس کیانی کا حوالہ دیا کہ انہوں نے اسی وقت یہ سمجھ لیا تھا کہ ملاں صرف پاکستان کو ہی نہیں بلکہ ہندوستان کو بھی ایک بہت بڑے فساد کی طرف لے جا رہا ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام "ملاقات" کی تفصیل ان دنوں کچھ اس طرح ہے کہ سوموار اور منگل کو ترجمۃ القرآن کلاس، بدھ اور جمعرات کو ہومیو پیتھی کلاس، جمعہ کو اردو میں عمومی سوال و جواب، ہفتہ کو بچوں کی تربیتی کلاس اور اتوار کو انگریزی میں سوال و جواب کی مجلس ہوتی ہے۔

جمعہ کے روز ہونے والی مجلس سوال و جواب میں حاضر احباب بھی سوالات پیش کرتے ہیں اور بیرونی ممالک سے موصول ہونے والے سوالات بھی بغرض جواب حضور کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت کو، خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں بیٹھے یہ پروگرام سن رہے ہیں، اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اگر ان کے ذہن میں کوئی سوالات ابھریں تو انہیں چاہئے کہ بذریعہ خط یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دیں۔ باری باری سوالات پیش کر دئے جائیں گے اور آپ کو گھر بیٹھے حضور انور کی زبان مبارک سے تسلی بخش جوابات مل جائیں گے۔

ہفتہ، ۴ر مئی ۱۹۹۶ء.

حضور ایدہ اللہ نے بچوں کی کلاس لی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں بچوں نے نظمیں پڑھیں اور ایک بچی نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے متعلق مضمون پڑھا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے متعلق کچھ واقعات بتائے اور ان کے اوصاف بیان فرمائے۔ اور اس سلسلہ میں ان کے آموں کے باغات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اتوار، ۵ر مئی ۱۹۹۶ء.

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات حضور انور نے عطا فرمائے:۔

☆ اسلام میں خلیفہ کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے؟ جماعت احمدیہ میں اس کا کیا طریق ہے؟

☆ قرآن مجید کی سورتوں کے نام کیا الہامی ہیں یا کسی اور نے مقرر کئے تھے؟

☆ دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں ان سب کو چھوڑ کر اسلام کو کس وجہ سے اختیار کیا جائے۔ اس میں کیا نمایاں خوبیاں پائی جاتی ہیں؟

☆ قرآن مجید اور بائبل کے مطالعہ کے وقت بالکل مختلف اور متضاد تاثرات دل پر ہوتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ بعض لوگ فرشتوں کے ظاہری وجود کے قائل ہیں اور بعض مختلف خیالات رکھتے ہیں۔ اصل حقیقت کیا ہے؟

☆ مسلم معاشرہ کے فرد کے طور پر ہم کس طرح لوگوں کی زیادہ خدمت کر سکتے ہیں تاکہ عالمی طور پر ہم ترقی کر سکیں؟

☆ ایک عیسائی شریک مجلس کا سوال کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے اس غرض کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

☆ کیا احمدی لوگ دیگر مسلمانوں کی مسجدوں میں جا سکتے ہیں اور وہاں نماز ادا کر سکتے ہیں؟

☆ عالمی طور پر اسلام کا مستقبل کیا ہے؟

سوموار، منگل۔ ۶ر، ۷ر مئی ۱۹۹۶ء.

ان دو دنوں میں حضور انور ایدہ اللہ نے ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں کلاسز نمبر ۱۳۱ اور ۱۳۲ لیں جن میں علی الترتیب سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۳۳ تا ۴۶ اور آیت نمبر ۴۷ تا ۵۳ یعنی تا آخر سورہ، نیز سورہ حجر کی آیت نمبر ۱ تا ۲۷ کا آسان فہم ترجمہ اور ضروری مقامات کی تشریح بیان فرمائی۔

[نوٹ: ۷ مئی کی کلاس میں حضور انور نے زندگی کے آغاز اور بنی نوع انسان کی پیدائش کے ابتدائی مراحل پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موضوع پر یہ ٹیپ خاص توجہ سے سننے کے لائق ہے۔]

بدھ، جمعرات۔ ۸ر، ۹ر مئی ۱۹۹۶ء.

حسب معمول حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۵۸ اور ۱۵۹ لیں۔ جن میں کانوں اور ہونٹوں کی تکالیف اور ان کی ادویہ کے بارہ میں بتایا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:- خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمان پہلے ہی مظلوم ہیں لیکن جب یہ ظلم مذہب کے نام پر قانون بنا کر کئے جائیں تو بظاہر چاہے بھیانک دکھائی نہ بھی دیں تب بھی قوموں کی روح کچلی جاتی ہے اور ایک بڑے پیمانے پر قوم قتل کی جاتی ہے اور یہ قومی قتل انفرادی قتل اور انفرادی ظلم سے زیادہ سنگین ہے۔ ہندوستان کے مسلمان پہلے ہی اپنے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن جب ان کی تمام تہذیبی اقدار کو یکسر پامال کر دیا جائے گا اور قانونی حق سے پامال کر دیا جائے گا تو پھر وہ بھیانک نقشہ نمودار ہو گا جس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا احمدی اس دور سے گزرے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جن لوگوں کے بنیادی حقوق چھین لئے جائیں ان پر کیا گزرتی ہے۔ پس ہم ایک تاریخ ساز دور میں داخل ہوئے ہیں جس کا آغاز نہایت بھیانک ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کو اپنے حالات پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ مذہب کے نام پر ظلم بہت بڑی جہالت ہے مگر چونکہ خدا کے نام پر ایسا کیا جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کبھی بھی ایسے ظالموں کو نہیں چھوڑا کرتا۔ ایسی قوموں کو ایک لمبے عرصہ تک سزائیں ملتی ہیں۔ یورپ کی تاریخ میں سپین کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں عیسائیت کی سربلندی کے نام پر پہلے مسلمانوں پر، پھر یہودیوں پر اور پھر عیسائیت کے دیگر فرقوں پر ظلم کئے گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سپین جو پہلے ایک عظیم ملک تھا تاریکی میں ڈوب گیا اور آج یورپ میں سب سے پیچھے رہ جانے والا ملک بن گیا ہے۔

حضور نے فرمایا پاکستان میں جب خدا کے بندوں پر ظلم کیا گیا ان بندوں پر جو سب سے زیادہ عشاق محمدؐ تھے، جن کو اسلام سے سب سے زیادہ محبت تھی، انہیں اسلام کے دشمن اور رسول اللہؐ کے گستاخی کرنے والوں کے طور پر مجرم بنا کر عدالتوں میں پیش کیا گیا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ ملک خدا کی پکڑ سے بچ جائے۔

حضور نے فرمایا کہ انفرادی طور پر الٰہی جماعتوں کو مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور ہم شروع سے ہی قربانیاں دیتے آئے ہیں مگر جب حکومت قانون سازی کے ذریعہ ظلم شروع کر دیتی ہے تو پھر قوم کی زندگی اور اس کی سلامتی پر حملہ ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو پاکستان میں سرخروئی عطا فرمائی ہے۔ بڑی کامیابی کے ساتھ دشمنوں کے حملوں کو پسپا کرنے کی ہمت عطا فرمائی ہے۔ حکومت کی تمام تر کوششوں اور مظالم کے باوجود وہ احمدیت کے نام کو مٹانے میں ناکام رہی ہے بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر جگہ خدا کے فضل کے ساتھ احمدیت مستحکم ہوتی گئی۔ یہ وہ توفیق ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ پس قانون سازی کے ذریعہ اگر کوئی حکومت کسی قوم کو کچلنے کے درپے ہو تو اس قوم کا کچھ نہیں بچتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہو۔

حضور نے فرمایا، پس مسلمانوں کو اپنے کردار، اپنے نظریات پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ مذہب کے نام پر کسی دوسرے انسان کا حق سلب کرنے کی اجازت کوئی مذہب نہیں دیتا اگر کوئی دیتا ہے تو وہ مذہب جھوٹا ہے پس اسلام کو جھوٹے مذہب کی صف میں لا کر کھڑا نہ کرو۔ اسلام تو انصاف کا ایسا علمبردار ہے کہ دنیا کے کسی مذہب میں انصاف کی حمایت میں ایسے عظیم الشان احکام موجود نہیں جیسی واضح تعلیمات اسلام نے دی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ان حالات میں جماعت احمدیہ پر سب سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اسلام کی تہذیب و تمدن پر حملہ ہونے والا ہے۔ پس جماعت کو قربانیوں کی صف میں آگے بڑھنا ہو گا اور ہر قیمت پر اس کے خلاف آواز بلند کرنا ہوگی۔ اپنے ملک میں بھی اور ہندوستان میں بھی۔ دونوں جگہ عقل اور نصیحت کی بات کے ذریعہ انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت اگر کسی میں ہے تو وہ جماعت احمدیہ کو ہے۔ پس دعاؤں کی طرف متوجہ ہوں اور یہ یقین رکھیں کہ جو بھی انقلاب رونما ہونگے ضرور ہے کہ ہم دکھوں اور ابتلاؤں سے گزریں مگر جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے جان لیں ہمارا خدا کبیر بھی ہے اور متعال بھی اور انجام کار ہمیں نہ مایوسی ہے نہ ناکامی۔

حضور نے فرمایا ہندوستان کے احمدیوں کا فرض ہے کہ ہر سیاسی سطح پر مقامی ہو یا ملکی دانشوروں سے ملاقاتیں کریں اور ان کو بتائیں کہ کیا ظلم ہونے والے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے اقتصادی حالات اس قسم کے ظالمانہ دور کو برداشت کر ہی نہیں سکتے۔ ایسے حالات میں نہ ہندو کو فتح ہوگی نہ مسلمان کو کیونکہ مذہبی انتہاپسندی نے کبھی دنیا کو سوائے بربادی کے کچھ نہیں دیا۔ ہندوستان کے ارباب اقتدار کو سمجھانا چاہئے کہ پاکستان سے نصیحت پکڑیں، عبرت حاصل کریں، دیکھیں اس ملک میں کس قدر خوفناک صورت حال ہے۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو ہوش کے ناخن دے اور وہ تباہی و بربادی سے بچ جائیں۔

بقیہ:- مختصرات

جمعۃ المبارک، ۱۰ر مئی ۱۹۹۶ء.

آج اردو زبان میں عمومی سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

☆ سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۴ میں ہے کہ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" یہ آیت کریمہ کھانے پینے کے احکامات اور حلال و حرام کی تفاصیل کے درمیان میں آئی ہے۔ اس جگہ پر اس کی مناسبت اور حکمت کیا ہے؟

☆ بوزنیا میں جو حالیہ تباہی آئی ہے کیا اس کو آیت کریمہ "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" سے منسلک قرار دیا جا سکتا ہے؟

☆ حدیث نبوی ہے کہ علم حاصل کرنے کے لئے چین بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ اس کی کیا حکمت ہے کیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ آئندہ زمانہ میں چین میں بہت ترقیات ہونگی۔

☆ قرآن مجید میں آتا ہے کہ (ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو گا اور نہیں جانتا کہ تمہارے ساتھ کیا ہو گا۔ اس کی کیا وضاحت ہے؟

☆ ایک حدیث نبوی کے حوالہ سے سوال کہ اسلام میں تصویر کشی کے بارہ میں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

☆ ایک دس سالہ بچے کی طرف سے سوال کہ خدا تعالیٰ نے اگر ہماری یہ دنیا بالآخر ختم کرنی ہے تو بنائی ہی کیوں تھی؟

☆ قرآن مجید میں مرد و عورت کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی وقت عورت مجبور ہو کر اپنے حالات کا اظہار کسی اور سے کرتی ہے تو کیا یہ قرآنی منشاء کے خلاف ہو گا؟

☆ مستقبل میں تیسری عالمگیر جنگ چھڑنے کا خطرہ ہے اس میں انسانیت کی تباہی کے خطرہ کو کیسے رد کیا جا سکتا ہے؟

☆ قرآن مجید میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اس صورت میں نیک کاموں پر جنت میں داخلہ اور برے کاموں پر جہنم میں ڈالے جانے کا کیا جواز ہے؟

☆ کیا اسلامی اصولوں کے مطابق عورت محکمہ انصاف یا قضاء بورڈ کی ممبر یعنی منصف بن سکتی ہے۔ اگر بن سکتی ہے تو چناؤ کے کیا قواعد ہیں؟

☆ جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام کسی مجلس میں لیا جاتا ہے تو ہم سب کو یہ ہدایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا باقی انبیاء کا ذکر آنے پر بھی دعا کے طور پر کوئی الفاظ کہنے چاہئیں؟

☆ بوزنین لوگ رسول پاکؐ کے نام کے ساتھ عام طور پر علیہ السلام کے الفاظ بولتے ہیں اس پر حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

☆ ہندوستان کے حالیہ انتخابات میں بی جے پی کی پارٹی سامنے آئی ہے۔ ان انتخابات پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ مغربی ممالک میں سکولوں میں بچوں کو میوزک (موسیقی) اور جنسی تعلیم دی جاتی ہے کیا ہمیں اپنے بچوں کو یہ تعلیم دلوانی چاہئے یا ان سے دور رکھنا چاہئے؟

☆ جذبات کے اظہار کے طور پر اللہ تعالیٰ اور رسول پاکؐ کے بارہ میں مجالس میں نعرے لگائے جاتے ہیں۔ کیا پہلے مذاہب میں بھی یہ طریق اسی طرح جاری تھا؟

☆ عام رواج ہے کہ عورت شادی کے بعد اپنے نام کے ساتھ خاوند کا نام بھی شامل کر لیتی ہے کیا یہ اسلامی تعلیم ہے یا محض مغرب کی تقلید کی وجہ سے ہے؟

☆ غیر احمدی کہتے ہیں کہ نبی کے لئے شعر کہنا نبی کی شان کے خلاف ہے۔ اس بنا پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟

☆ مرکز میں نمازیں قصر نہیں کی جاتیں اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا لندن آنے پر بھی ایسا ممکن ہے؟

☆ سورہ بنی اسرائیل آیت ۵۴ اور سورہ الشمس آیت ۸، ۹ کی روشنی میں سوال کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسانی نفس کو بے عیب بنایا ہے اور نیکی بدی کے راستوں کو کھول دیا ہے تو پھر شیطان انسان کو کیسے ورغلاتا رہتا ہے؟

☆ اسلام میں شراب کی حرمت کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے نقصانات اس کے فوائد سے بہت زیادہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس بناء پر اسلام سے پہلے مذاہب میں بھی شراب حرام کی گئی تھی اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ تھی؟

☆ ہجرت سنت انبیاء میں شامل ہے۔ جماعت میں دوبار ہجرت ہو چکی ہے۔ کیا حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات یا ارشادات میں مزید کسی ہجرت کا بھی ذکر ملتا ہے؟

☆ اسلامی معاشرہ میں فیملی پلاننگ کس حد تک جائز ہے؟

(ع - م - ر)

تبلیغ مسیح موعودؑ

کیف نظر ہیں بار ثمر سے جھکی ہوئی
شاخیں تمام تیرے درخت وجود کی

اک روز اپنی راہ پہ تنہا رواں تھا تو
اب کارواں ترا ہے اور منزل نئی نئی

جس سرزمیں کا نام کوئی جانتا نہ تھا
وہ بھی ہجوم خلق سے ارض حرم بنی

پوری ہوئی وہ بات جو تو نے کہی ہمیں
جب تو گیا تو دوسری قدرت بھی آ گئی

پہنچی وہاں وہاں تری نے کی حسین لے
رقصاں جہاں جہاں نظر آتی ہے زندگی

خواب گراں سے جاگ اٹھا ایشیا تمام
ہر سو اک انقلاب کی ایسی ہوا چلی

پیر کلیسیا سے ہے یورپ گریزپا
پہنچے ترے فقیر وہاں بھی گلی گلی

تاریکیوں کو چیر کے ابھری ہے صبح نو
ارض بلال سے بھی آواز اذاں اٹھی

جو بات تیری قوم کے کانوں پہ تھی گراں
وہ بات اب زمیں کے کناروں نے بھی سنی

(عبدالمنان ناہید)

(اکیسویں قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

باب ہفتم

مسیحیت کا ارتقاء

مسیحی ایمانیات میں تثلیث کے عقیدہ کو بنیادی عقائد میں سے ایک مرکزی عقیدہ کی حیثیت حاصل ہے بایں ہمہ حقیقت یہ ہے کہ مسیح کے اپنے زمانہ حیات میں اس نام نہاد عقیدہ کا کہیں کوئی نام ونشان نہیں ملتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بہت بعد اس عقیدہ نے رفتہ رفتہ مختلف شکلیں اختیار کرنا شروع کیں۔ اسے آخری اور معین شکل دینے میں کئی صدیاں لگ گئیں لیکن پھر بھی یہ ایک ایسا معمہ بنا رہا اور ہنوز بنا ہوا ہے کہ جسے واضح طور پر حل کرنا ممکن نہ ہوسکا اور نہ آج تک ہو سکا ہے۔ یہ عقیدہ ایک مابہ النزاع امر کی حیثیت سے مسیحی ماہرین دینیات اور مسیحی فلسفیوں کے مابین بہت طویل اور تلخ بحث وتمحیص کا موضوع بنا رہا۔ اس بحث میں حصہ لینے والے مسیحی ماہرین دینیات اور فلسفی وغیرہ مختلف مذہبی، ثقافتی اور روایتی پس منظروں اور ان کے ناگزیر اثرات کے حامل تھے چنانچہ وہ اپنے اپنے رنگ میں اس بحث پر اثر انداز ہوتے رہے۔

یہ عقیدہ مختلف سرزمینوں کے دیومالائی قصوں کہانیوں، رسوم ورواج اور روایتوں وغیرہ سے بڑی حد تک متاثر ہوتا رہا ہے۔ یہ وہ سرزمینیں تھیں جنہوں نے شروع زمانہ میں عیسائیت کو اپنے ہاں آنے دیا، اسے برداشت کیا اور ایک رنگ میں اس کی میزبانی کے فرائض انجام دئے۔ مسیحیت کی شاخ فی الاصل شجر یہودیت کے تنے سے ہی پھوٹی تھی اس لئے قدرتی طور پر اس کے ابتدائی دور میں جس حد تک بھی ممکن ہوسکا اس کی خبر گیری اور تشکیل وصورت گری میں اسی نے حصہ لیا۔ مسیحی تاریخ کے تمام تر ابتدائی حصہ میں خود یہودیوں کی طرف سے مخالفت کے پہلو بہ پہلو مسیحیت پر یہودی اثر ہی غالب رہا۔ مسیح کے شاگردوں نے

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

مسیحیت کا درس براہ راست خود مسیح سے ہی لیا اور اس کے معانی ومفہوم اور مالہ وماعلیہ کو تمام تر اسی سے سمجھ کر اسے اپنے دل میں جگہ دی۔ پھر یہی نہیں بلکہ جو کچھ سیکھا خود مسیح کی ذات میں اس کا عملی نمونہ مشاہدہ کیا۔ مسیح کے وہ سب شاگرد یہودیوں میں سے ہی آئے تھے۔ آغاز کار ہی آشامل ہونے کی وجہ سے وہ مسیحیت کے ابتدائی محافظ تھے۔ مسیحیت پر انکے ایمان کی جڑیں مسیح کی مقدس ہدایات اور اس کی زندگی کے طور طریق اور عملی نمونہ میں پیوست تھیں۔ پھر وہی تھے جنہوں نے مسیح کے واقعہ صلیب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور قتل کئے جانے کی عملی کوشش سے ان کے زندہ بچ نکلنے کا بچشم خود مشاہدہ کیا تھا۔

مسیح پر ایمان لانے والے اور ابتدائی پیرو

معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی زمانہ کے مسیحیوں میں آگے چل کر دو امور کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور وہ امور یہ تھے، (۱) مسیح کا مرتبہ ومقام کیا ہے؟۔ (۲) آیا موسوی شریعت سے وابستہ رہتے ہوئے اس کی پیروی کی جائے یا نہ کی جائے۔ ہوا یہ کہ آگے چل کر جسے ہم مسیحیت کی نشوونما اور ترقی کے دوسرے دور سے تعبیر کر سکتے ہیں سینٹ پال (پولوس) نے مسیحیت کو ایک نیا فلسفہ اور نیا نظریہ دینے میں مرکزی کردار کی حیثیت حاصل کر لی۔ پولوس اور جیمز کے درمیان جو راستباز جیمز (James the Righteous) کے نام سے موسوم تھا، بنیادی نوعیت کے نظریاتی اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ جیمز یروشلم کے کلیسیا کا نگہبان اور سربراہ تھا جبکہ پولوس مغربی سرزمینوں میں عیسائیت کا پرچار کر رہا تھا اور کر بھی رہا تھا غیر یہودی اقوام میں۔ سو یروشلم کے کلیسیا کے بالمقابل مغربی کلیسیا نے خاص طور پر پولوسی عقائد کے انداز میں نشوونما پائی جبکہ یروشلم کا کلیسیا مسیح کی اصل تعلیم پر ہی قائم رہا جس میں توحید باری تعالیٰ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

جیمز نے اپنے دور امارت میں مسیح کی جس تعلیم کو عام کیا اسی کے زیر اثر آگے چل کر ایبیونائٹس (Ebionites) کے نام سے ایک فرقہ بنا۔ اس کا نام عبرانی لفظ ایبیونم (Ebionim) سے ماخوذ تھا جس کے معنے تھے "غریب" اس سے مراد تھی فقر کو ترجیح دینے والے دل کے غریب۔ وہ دراصل یہودی مسیحی تھے۔ یسوع ان کے نزدیک مسیح کی حیثیت سے ظاہر ہوا تھا۔ اور یہ کہ اس کا ظہور "خدا کے بیٹے" کے طور پر نہیں تھا۔ وہ بڑے جذبہ وجوش کے ساتھ موسوی شریعت پر عمل پیرا تھے۔ ان کی اپنی ایک انجیل تھی جو مختلف نسبتوں کے اعتبار سے "عبرانیوں کی انجیل" (Gospel of Hebrews)، "ایبیونائٹس کی انجیل" (Gospel of Ebionites) اور "ناضرینز کی انجیل" (Gospel of Nazarenes) کہلاتی تھی۔

تاریخ کلیسیا کے نام سے جو کتاب سیزاریا (Ceasaraea) میں لکھی گئی تھی اس کے مصنف یوسیبس Eusebius نے اس کی تیسری کتاب "ویسپاسیئن ٹو ٹراجن" (Vespasian to Trajan) میں ایبونائٹس کا ذکر کیا ہے۔ وہ ان کے نظریات کا ذکر کرتے ہوئے تضحیک سے کام لیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ان کا نام اس لئے "ایبیونائٹس" کہلاتا ہے کہ وہ مسیح کے بارہ میں بہت ہی گھٹیا اور ذلت آمیز خیالات کے حامل تھے۔ حالانکہ ایبیونائٹس مسیح کو تمام دوسرے انسانوں کی طرح ایک فانی انسان سمجھتے تھے۔ وہ اس کی نیکی اور راستبازی کو جو اس نے اپنی بلند کرداری اور اخلاقی رفعت کی وجہ سے حاصل کی تھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہودی ہونے کی وجہ سے وہ سبت کے دن کا احترام کرتے تھے۔ شریعت کی ہر تفصیل پر عمل پیرا تھے اور اس پولوسی نظریہ کے قائل نہ تھے کہ نجات صرف ایمان کے وسیلہ سے نصیب ہوتی ہے۔ اس نے ایبیونائٹس کے ایک گروہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس گروہ کے لوگ مسیح کے کنواری کے بطن سے جنم لینے کے قائل تھے۔ وہ روح القدس پر بھی ایمان رکھتے تھے لیکن اس نظریہ کے قائل نہیں تھے کہ مسیح پیدائش سے قبل خدا کے کلام اور اس کی حکمت بالغہ کے روپ میں پہلے سے موجود تھا۔ وہ ہیبریوز کی انجیل کی پیروی کرتے تھے۔ وہ ممکنہ طور پر متی کی انجیل ہو سکتی تھی۔ وہ سبت کا دن مناتے تھے اور یہودی طور طریق پر عمل پیرا تھے۔ البتہ وہ مسیح کے جی اٹھنے کا دن بھی مناتے تھے اور اس پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔

(Eusebius 'The History of the Church p. 90—91. Penguin 1989)

آر آئزن مین (R.Eisenman) نے اپنی کتاب The Dead Sea Scrolls uncovered (یعنی بحر مردار کی گولائی میں لپٹے ہوئے صحائف کے مندرجات کا انکشاف) میں ایبیونائٹس فرقہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جیمز دی رائیٹیئس پہلی صدی عیسوی کے وسط میں (قریباً ۴۰ تا ۴۶ بعد از مسیح) کلیسیائے یروشلم کا سربراہ تھا۔ یہ کلیسیا کی وہ شاخ تھی جو ماضی قریب کی نسبت سے فلسطین میں "یہودی مسیحیت" کہلاتی تھی۔ ایبیونائٹس نے اسی شاخ سے ابھر کر ایک فرقہ کی شکل اختیار کی تھی۔

(The Dead sea Scrolls Uncovered by R.Eiseman & M.Wise Element Books, 1992)

جو جماعت جیمز دی رائیٹیئس کی پیرو تھی اس کے افراد "غربا" (یعنی دل کے غریب) کہلاتے تھے۔ (گلتیوں کے نام خط باب ۲ آیت ۱۰) نیز (یعقوب کا خط باب ۲ آیات ۳ تا ۵) - یہ ایک ایسا لقب ہے جو مسیح کے پہاڑی وعظ میں بھی آتا ہے اور "ڈیڈ سی سکرولز" (بحر مردار کے لپٹے ہوئے صحیفوں) میں بھی آتا ہے۔ مذکرہ مصنف آئزن مین کا احساس یہ ہے کہ کئی لحاظ سے ایبیونائٹس "ڈیڈ سی سکرولز (بحر مردار کے صحیفوں) کے مصنفوں سے ملتے جلتے لوگ تھے۔

وہ جیمز دی رائیٹیئس کا بہت احترام کرتے تھے اور یسوع کو اپنا مسیحا یقین کرتے تھے لیکن سمجھتے تھے اسے دوسرے انسانوں کی طرح ایک فانی انسان۔ ان کے نزدیک پولوس نے شریعت موسوی سے ارتداد اختیار کر لیا تھا۔ وہ خود شریعت موسوی پر پوری طرح عمل کرتے تھے نیز سبت کا بھی بڑے جذبہ وجوش سے احترام کرتے تھے اور اس کی پوری طرح پابندی کے دل سے قائل تھے۔ جیمز کو وہ بہت اونچا مقام اور مرتبہ دیتے تھے جبکہ پولوس کو اصل مسیحیت کا دشمن گردانتے تھے (متی باب ۱۳ آیات ۲۵ تا ۴۰)۔

(Dead Sea Scrolls Uncovered page 233,234)*ndT 332; 432(

بیجنٹ (Baigent)، لائیگ (Leigh) اور لنکن (Lincoln) کے نزدیک ابتدائی زمانہ کے مسیحی فرقے ایبیونائٹس (Ebionites)، نوسٹکس (Gnostics)، مانیچیئنز (Manicheans)، مانڈینز (Mandeans)، سابئنز (Sabians)، نستورینز (Nestorians)، ایلکاسائٹس (Elkasites) وغیرہ ناضرینز (Nazarene) فلاسفی کے ماننے والے تھے۔ مذکورہ بالا سب مصنفین ناضرینز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ:

ناضرینز کے طور طریق اور اقوال سے اخذ کردہ یسوع اور اس کی بیان کردہ اصل تعلیم کی طرف اپنے رخ کو قائم رکھنا اور اس سے ادھر ادھر نہ ہونا ضروری ہے۔ اور یہ وہی تعلیم تھی جسے جیمز، جیوڈیا جیوڈاز اور تھامس اور ان کے ساتھیوں نے تبلیغ کے ذریعہ پھیلایا اور عام کیا۔ ناضرینز کی تقلید میں ان سب فرقوں کے عقائد یہ تھے۔

(۱) موسوی شریعت کے ساتھ پوری وابستگی اور اس کی مکمل پابندی۔
(۲) یسوع کے متعلق یہ یقین رکھنا کہ وہ مسیح تھا۔
(۳) اس امر کو تسلیم کرنا کہ مسیح عام انسانوں کی طرح ہی پیدا ہوا تھا۔
(۴) پولوسی نظریات کو غلط سمجھنا اور ان کی مخالفت کرنا۔

استنبول کی لائبریری میں عربی مخطوطات کا ایک مجموعہ رکھا ہوا ہے جو ایک اور قدیمی مخطوطہ کے متن کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ یہ متن "النصاریٰ" کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور پانچویں یا چھٹی صدی عیسوی کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ملک شام کی ایک قدیمی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ مخطوطات کا یہ مجموعہ ایران عراق سرحد کے قریب جنوب مغربی ایران کے علاقہ میں واقع خوزستان کی ایک خانقاہ سے ملا تھا۔ اس مجموعہ مخطوطات سے ناضرینز (Nazarene) کے مذہبی پیشواؤں کے عقائد ونظریات کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ ۶۶ عیسوی میں رونما ہونے والی تباہی کے بعد یروشلم سے بچ بچا کر یہاں پہنچا تھا۔ اس میں یسوع کا ایک انسان کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اور یہودی قانون

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

شریعت کو اس میں بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پولوس کے ماننے والوں نے مسیح کے مذہب کو ترک کر دیا تھا اور وہ اہل روما کے مذہبی عقائد کی طرف مائل ہو گئے تھے"۔

('The Messianic Legacy'
M.Baigent, R.Leigh, H.Lincoln.
Pages 135—138 Corgi Books)

مسیحی عقائد کی تشکیل کے مراحل میں جو عقائد ابھر کر سامنے آئے ان میں سے صرف ناضرینز (Nazarene) کے عقائد ہی اس بات کے سزاوار ہیں کہ انہیں دوسروں کے عقائد پر ترجیح دی جائے۔ یہ ابتدائی مسیحی وہ تھے جنہیں مسیحیت کی تعلیم کے معانی و مفہوم سے خود مسیح نے آگاہ کیا تھا۔

پولوس کا کردار

ظاہر ہے اس وقت وہاں (یروشلم اور اس کے گردونواح میں) پولوس اور اس کے مکتب فکر کا کوئی نام ونشان نہ تھا۔ بعد میں جب پولوس مسیحیت میں داخل ہوا تو اس وقت سے مسیحیت بیرونی سرزمینوں اور خاص طور پر سلطنت روما کے مغربی علاقوں میں پھیلنی شروع ہوئی جہاں ملحدانہ مذاہب نے اپنے پنجے گاڑے ہوئے تھے۔ یہ نئے نئے علاقوں میں پہلے سے پھیلی ہوئی ثقافتوں اور ان کے دیومالائی قصوں کہانیوں کا زبردست اثر قبول کرتی اور ان کی طرف مائل ہوتی چلی گئی۔ اس طرح یہ اپنی قدرتی ماہیت اور ابتدائی پاکیزگی سے محروم ہو کر اس سے دور سے دور تر ہوتی چلی گئی۔ ادھر خود پولوس نے بھی جو ان علاقوں میں عیسائیت کا پرچار کر رہا تھا خود اپنی پراسرار ضعیف الاعتقادی کا کچھ نہ کچھ عنصر اس میں متعارف کرایا اور اس طرح وہ خود بھی مسیحی خیالات ونظریات میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر اثر انداز ہوتا چلا گیا۔ اس طرح مسیحی نظریات میں انحطاط کی کیفیت کا رونما ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ پولوس نہ تو خود یہودی النسل تھا اور نہ اس کا مسیح سے براہ راست کوئی رابطہ یا تعلق قائم ہوا تھا سوائے اس کے کہ اس کے اپنے دعوے کے بموجب وہ مسیح سے خواب میں ملا تھا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے اجنبی ثقافتوں کے زیر اثر تھا اور ان کا زبردست اثر قبول کرتا رہا تھا۔ پولوس کے سامنے دو ہی راستے تھے کہ وہ سلطنت روما میں خدا جانے کب سے پھیلے ہوئے توہمات، دیومالائی قصوں اور روایتی داستانوں کے خلاف زبردست تبلیغی جہاد کرتا اور بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع کر کے ان سے پوری طرح نبرد آزما ہوتا یا پھر وہ ان کے آگے ہتھیار ڈال دیتا اور ان کی ضرورتوں اور خواہشوں کے عین مطابق عیسائیت کو نیا روپ اختیار کرنے دیتا۔ یہ مؤخرالذکر راہ ایسی تھی کہ ان سرزمینوں اور علاقوں کے لوگوں کے لئے اس پیغام کی حامل تھی کہ مسیحیت ان کی روایتی داستانوں اور دیومالائی قصوں سے چنداں مختلف نہیں ہے۔ پولوس کو دوسرا طریق کار زیادہ مفید اور آسان نظر آیا چنانچہ اس نے عیسائیت کو ایسے روپ میں ڈھالنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا جو ان آرزوؤں، تمناؤں اور فلسفیانہ خیالات سے پوری مناسبت رکھتا ہو جو اس زمانہ کی غیر یہودی دنیا میں عام پھیلے ہوئے تھے اور لوگوں پر اثر انداز ہو رہے تھے۔

پولوس کی یہ "حکمت عملی" اس لحاظ سے بہت کامیاب رہی کہ اس کے نتیجہ میں اس نئے مذہب میں لوگوں نے بڑی تعداد میں شامل ہونا شروع کر دیا۔ بصورت دیگر ان کے لئے اس نئے مذہب کو قبول کرنا اتنا آسان نہ ہوتا۔ اپنی اس پالیسی سے پولوس نے لوگوں کے لئے اس نئے مذہب میں دھڑا دھڑ داخل ہونے کی راہ ہموار کر دکھائی۔ مگر راہ ہموار کر دکھائی کس قیمت پر؟ بدقسمتی یہ ہے کہ اس طرز عمل کے نتیجہ میں مقابلہ آ پڑا ایک طرف پاکیزگی کی آئینہ دار مسیحی اقدار اور دوسری طرف ملحدانہ قصوں اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے والی داستانوں کے مابین۔ تبدیلی پولوس نے صرف یہ کی کہ ملحدوں کے خداؤں کو مسیح "باپ خدا" اور روح القدس کے نام دے ڈالے۔ اس نے ان پرانے خداؤں کی بجائے ان نئے ناموں والے خداؤں کو لوگوں سے متعارف کرا دیا۔ فی الحقیقت یہ پولوس نہیں تھا جس نے تثلیث کی دیومائی کہانی خود اپنے دماغ سے اختراع کی اور اسے ملحدوں کی دنیا میں عیسائیت کے نام سے رواج دیا۔ برخلاف اس کے اس نے یہ کیا کہ تثلیث کی دیومالائی کہانی ملحدوں کے علم الاصنام سے مستعار لے کر اور اسے مسیحیت پر چسپاں کر کے اس کا حلیہ بدل ڈالا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اور ہوتا چلا گیا وہ یہ تھا کہ الحاد تو علی حالہ قائم رہا البتہ وہ نئے ناموں اور نئے چہروں کے ساتھ پنپتا رہا اور پھر پنپتا ہی چلا گیا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو پولوسی مسیحیت دنیائے الحاد کے ملحدانہ عقائد اور دیومالائی داستانوں کو بدلنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اس ناکامی سے دوچار ہونے پر اس نے الٹا یہ کیا کہ انجام کار خود مسیحیت کو ان کے مطابق بدل کر رکھ دیا۔ اگر آواز دینے پر پہاڑ حرکت میں آکر اس کے پاس نہ آیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خود چل کر پہاڑ تک جا پہنچے۔ مراد یہ ہے کہ جب مسیحیت کے مطابق دوسروں کو بدلنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو خود کو بدل ڈالا اور اپنے ساتھ مسیحیت کو بھی بدل کر رکھ دیا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

الحاج محمد حلمی الشافعی مرحوم

(محمود احمد ملک)

ایک ایسی بزرگ ہستی جن کے ساتھ میری ابتدائی ملاقاتوں کا آغاز جوبلی کے سال ۱۹۸۹ء میں ہوا اور ان ملاقاتوں میں آپکی جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ خلافت احمدیہ سے آپکا والہانہ لگاؤ تھا۔ اس ذکر کے ساتھ ہی آپکی آنکھوں کی چمک اور آپکی آواز کا زیر و بم اس عشق کی عکاسی کرنے لگتا تھا جو آپ کے سینہ میں خلافت کے لئے موجزن تھا۔ یہ ۱۹۸۹ء کی ہی بات ہے جب ایک موقعہ پر محترم حلمی صاحب نے کچھ تمہیدی واقعات بیان کر کے یہ اظہار کیا کہ احمدیوں کا دوسری مسلمان تنظیموں کے مقابلے میں سب سے بڑا فرق خلافت کا فرق ہے اور اگر یہ فرق نہ ہوتا تو جماعت احمدیہ یقیناً ایسی منظم اور ترقی کرنے والی جماعت نہ ہوتی اور اسکے افراد میں ایسی یکجہتی بھی کبھی پیدا نہ ہو سکتی جیسی کہ اب ہے۔ انہی دنوں حسن عودہ کے فتنہ ارتداد نے بھی سر اٹھایا تھا۔ ایک بار جب آپ سے میں اس سلسلہ میں گفتگو کر رہا تھا تو خلافت سے اپنی وابستگی اور اخلاص کا آپ نے جس جذبہ و جوش کے ساتھ اظہار فرمایا وہ آج بھی میری یادداشت میں محفوظ ہے۔

محترم حلمی صاحب مرحوم نے وفات سے چند ہفتے قبل خدام الاحمدیہ برطانیہ کے مجلہ "طارق" کے لئے ایک انٹرویو دیتے وقت برطانیہ کے خدام کے نام اپنے پیغام میں فرمایا تھا کہ میرا یہی پیغام ہے کہ خدام کو حضرت امیرالمومنین کی نصائح اور ہدایات کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ ایسا کرنا انکی روحانی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے اور دراصل آج جو کچھ حضرت امیرالمومنین فرما رہے ہیں، یہی اسلام کا مغز ہے"۔ یہ پیغام دیتے ہوئے آپکے چہرہ پر پھیلی ہوئی سچائی میں آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔

میری ان سے آخری ملاقات انکی وفات سے دو گھنٹہ قبل کمپیوٹر سیکشن میں ہوئی جہاں وہ افطاری میں بھی ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی شگفتگی کے ساتھ کچھ کمزوری کے آثار بھی تھے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ اسلام آباد سے وہ خود کار ڈرائیو کر کے لائے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اتنا بوجھ تو آپکو خود پر ابھی نہیں ڈالنا چاہئے تھا۔ پھر میرے پوچھنے پر بتانے لگے کہ سات مختلف ادویات انکے استعمال میں ہیں اور حضور انور نے جو ہومیو دوائیں بھجوائی ہیں وہ علاوہ ہیں اور انکے آنے کا مقصد حضور انور سے ملاقات ہے جو شام ۶ بجے ہوگی۔ دراصل یہ بھی انکی محبت ہی تھی کہ حضور انور سے ملاقات کے شوق میں وہ خود کار چلا کر لندن پہنچے اور دو ہفتہ پہلے ڈاکٹرز سے اصرار کر کے مصر سے لندن پہنچے ...... اس وقت محترم حلمی صاحب نے اپنا ایک خواب جو اپنی بیماری کے دوران ہی دیکھا تھا، یوں بیان کیا کہ وہ ایک کار میں اپنی فیملی کے ساتھ جا رہے ہیں تو سامنے سے ایک ٹرین آتی ہوئی دکھائی دی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کار کو بڑی مشکل سے کوشش کر کے ایک سائیڈ پر کر لیا اور ٹرین قریب سے گزر گئی اور آپ سب محفوظ رہے۔ پھر آپ کہنے لگے کہ غالباً ٹرین سے مراد یہی بیماری ہے جو تھوڑی سی مشکل کے بعد گزر گئی ہے۔

محترم حلمی صاحب نے انٹرویو دیتے ہوئے یہ بھی بتایا تھا کہ انکے قبول احمدیت میں خدا تعالیٰ کا غیر معمولی فضل یوں تھا کہ محترم مصطفیٰ ثابت صاحب نے جب آپکو تبلیغ شروع کی تو گو کہ محترم حلمی صاحب اس گفتگو کو پسند نہ کرتے تھے لیکن خوش قسمتی سے دونوں ایسے صحرا میں ملازم تھے جہاں اوقات کار کے بعد باتیں کرنے کے علاوہ کوئی اور شغل ممکن نہ تھا اور نہ ہی کوئی شہر قریب تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے مجبور کر دیا کہ یہ گفتگو ممکن ہوئی۔

قبول احمدیت کے بعد محترم حلمی صاحب کا اپنے والد کو، جو کٹر وہابی تھے، احمدیت کے بارے میں بتانے کا طریقہ بھی بہت پر حکمت تھا۔ چونکہ آپکے والد بھی ممتاز علماء میں سے ایک تھے اس لئے جب آپ گھر گئے تو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اپنے ہمراہ لے گئے اور اپنے والد کو کتاب میں سے منتخب عبارات پڑھ کر سنائیں۔ آپکے والد اتنا اعلیٰ کلام سن کر بہت متاثر ہوئے اور اسلام کی حمایت میں ایسی کتاب لکھنے والے کی تعریف کی۔ تب محترم حلمی صاحب نے ان سے پوچھا کہ ایسی عبارت لکھنے والے کا آپکے نزدیک کیا درجہ ہے۔ انکے والد نے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور مضمون نگار کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد محترم حلمی صاحب نے پوچھا کہ ایسی عبارتیں لکھنے والا اگر مسیح ہونے کا دعویٰ کرے تو پھر؟! چنانچہ اس طرح آپ نے احمدیت کے بارے میں بتایا اور چونکہ آپکے والد آپکے اعلیٰ کردار سے متاثر بھی تھے اس لئے زیادہ مخالفت نہیں کی۔ گو آپکے کئی رشتہ داروں نے بھرپور مخالفت کی لیکن انہیں جب بھی کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ آپ ہی سے رجوع کرتے اور دیگر معاملات میں بھی آپکے مشورہ کو ہر طرح سے اہمیت دیتے تھے۔

محترم حلمی صاحب بہت نرم مزاج رکھتے تھے، ان کے قریب رہنے والوں نے شاذ ہی انہیں کسی بات پر غصہ کی حالت میں دیکھا ہے۔ انکے انداز میں دلوں کو موہ لینے والی ادائیں شامل تھیں۔ گذشتہ سال اسلام آباد جماعت نے سنڈے مارکیٹ میں تبلیغی سٹال لگایا تو ہماری خواہش پر محترم حلمی صاحب بھی وہاں تشریف لائے۔ آپکی شخصیت بہت جاذب اور پر کشش تھی چنانچہ جتنا وقت بھی آپ وہاں موجود رہے عربوں کے لئے کشش کا باعث اور ہمارے سٹال کی رونق رہے۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے کئی عربوں نے آپ کے علم سے استفادہ کیا۔ جہاں تک آپکی محنت کی عادت کا تعلق ہے وہ یقیناً قابل رشک تھی۔ کچھ عرصہ کے لئے محترم حلمی صاحب عربک ڈیسک کے دفتر میں بھی قیام فرما رہے۔ آپکی فیملی مصر میں ہی تھی اور یہاں آپ اکیلے تھے۔ چنانچہ کام اور آرام کا انتظام دفتر میں ہی تھا، ایک کونہ میں بستر لگا رکھا تھا۔ میرا قیام ان دنوں آپکے دفتر کے سامنے ایس۔بلاک میں تھا اور مجھے یاد ہے کہ روزانہ رات گئے تک آپکے کمرہ میں روشنی آپکی انتھک محنت اور خدمت دین کے لئے سچی تڑپ کا پتہ دیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

خطبہ جمعہ

دعائیں کریں اور دعاؤں کے دامن میں، دعاؤں کے سہارے سے دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھیں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۵ اپریل ۱۹۹۶ء مطابق ۵ شہادت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۵﴾ (سورۃ الجاثیہ: ۲۴ و ۲۵)

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورہ الجاثیہ کی چوبیسویں اور پچیسویں آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "**افرء یت من اتخذ الٰھه ھواہ**" کیا تو نے ایسے شخص کی حالت پر بھی غور کیا ہے جس نے خواہش نفس ہی کو اپنا معبود بنا لیا ہو، اپنے نفس کی خواہش کو "**الٰھه**" اپنا معبود بنا لیا ہو۔ "**و اضله اللّٰہ علیٰ علم**" اور اللہ تعالیٰ نے اسے خاص علم کی بناء پر گمراہ ٹھہرایا ہو۔ اور ایک دوسرا ترجمہ جو اس پہلے مضمون سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے یا دونوں کو برابر بھی سمجھیں تو بیک وقت دونوں جائز بھی ہیں اور اس مضمون سے گہرا تعلق رکھنے والے تراجم ہیں وہ یہ ہے "**علیٰ علم**" اپنے علم کے باوجود اس کو اندھا کر دیا ہو۔ یعنی ایسا شخص جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا لیا وہ علم کے باوجود اندھا ہوتا ہے۔ دیکھتے ہوئے دیکھ نہیں سکتا، سنتے ہوئے سن نہیں سکتا اور اس کے دل و دماغ کی حالت یہ ہے کہ ویسے وہ غور کرنے کی قابلیت تو رکھتے ہیں مگر الٰہی مضامین پر اور روحانی مضامین پر غور سے بالکل عاری ہوتے ہیں۔

فرمایا "**اضله اللّٰہ علیٰ علم و ختم علیٰ سمعه**" اور اس کی شنوائی پر بھی مہر لگا دی۔ "**و قلبه**" اور اس کے دل پر بھی "**و علیٰ بصرہ غشوٰۃ**" اور اس کی آنکھوں کے سامنے ایک پردہ ہے یا پردہ ڈال دیا۔ "**فمن یهدیه من بعد اللّٰہ**" پس کون ہے جو اللہ کے بعد اس کو ہدایت دے۔ "**افلا تذکرون**" کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔ "**و قالوا ما ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحیا**" وہ لوگ جن کی تعریف کی گئی ہے یعنی جن کی صفت بیان فرمائی گئی ہے یہ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں "**حیاتنا الدنیا نموت و نحیا**" ہماری زندگی تو بس یہی کچھ ہے جو ہمارے سامنے ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں "**نموت و نحیا**" ہم یہیں مرتے اور یہیں جیتے ہیں۔ مر کر دوبارہ جینے کی بات نہیں کرتے۔ کہتے ہیں یہیں ہمارا مرنا یہیں ہمارا جینا ہے۔ یہی ہمارا مرنا، یہی ہمارا جینا ہے "**و ما یھلکنا الا الدھر**" کوئی خدا نہیں ہے جو ہمیں موت دے گا زمانہ موت دیتا ہے۔ گزرتا ہوا وقت ہے جس کے نتیجے میں بالآخر ہر ایک نے مرنا ہی ہے۔ "**و ما لھم بذالک من علم**" ان کو حقیقت میں اس بات کا علم نہیں ہے کہ موت کا نظام ہے کیا اور کیسے موت آتی ہے اور کس طرح کام کرتی ہے۔ "**ان ھم الا یظنون**" یہ محض اندازے لگا رہے ہیں۔ ان کے خیالات ہیں کہ ایسا ہوتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ موت کا فلسفہ بھی بہت گہرا فلسفہ ہے۔ اسے سمجھنا، اس کے عوامل پر غور کرنا، اس کے محرکات کو جانچنا اور علم رکھنا کہ موت کی راج دہانی کتنی وسیع ہے، کیسے کیسے کام کرتی ہے، کون سے قوانین اس راج دہانی میں جاری ہیں، ان کا ان کو کچھ علم نہیں ہے۔ صرف ایک اندازہ ہے کہ زمانے کے نتیجے میں مرور زمانہ سے لوگ مر ہی جایا کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ہم بھی اسی طرح اس دنیا میں رہیں گے اور اسی دنیا میں مر جائیں گے اور گویا پھر دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے۔ یہ وہی مضمون ہے جو میں اس سے پہلے دوسری آیات کے حوالے سے شروع کر چکا ہوں اور ان کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے اور ایک دوسرے پر یہ مزید روشنی ڈالنے والی آیات ہیں۔

پہلی آیت جس کا حوالہ میں نے دیا تھا یا جس سے بات شروع کی تھی وہ تھی "**والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعة**" (سورۃ النور: ۴۰)۔ وہ لوگ جو کافر ہوں جو خدا کا انکار کر دیں ان کے اعمال ایسے ہی ہیں جیسے ایک چٹیل میدان ہو اس میں دور کہیں پانی کا دھوکہ ہو جسے سراب کہتے ہیں اور زندگی بھر یہ لوگ اس پانی کی تلاش میں اس کے پیچھے سرگرداں دوڑے چلے جاتے ہیں اور بالآخر پیاس نہیں بجھتی۔ پس دنیا کی زندگی میں جو لوگ مگن ہیں جو کہتے ہیں یہی ہماری زندگی ہے ان کی یہی مثال ہے۔ عمر بھر وہ ایک ایسی پیاس کی طلب میں سرگرداں رہتے ہیں جس کی پیاس کبھی زندگی میں بجھ سکتی ہی نہیں۔ کوئی شخص بھی جو دنیا کی خواہشات کی پیروی کرنا اپنا مقصد بنا لے اس کو کبھی عمر بھر وہ لمحے نصیب نہیں ہوتے کہ وہ کہے کہ ہاں میری تمنائیں پوری ہو گئیں، میری سب پیاس بجھ گئی۔ بلکہ جس قدر بجھتی ہے اس سے زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔ سمندر کا پانی پینے والی بات ہے یا پھر سراب کی پیروی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ جوں جوں پانی قریب آتا دکھائی دیتا ہے اور جوں جوں انسان اس کی پیروی کرتا ہے وہ اور بھی پیچھے ہٹتا چلا جاتا ہے اور اس مقام کو پھر کبھی انسان نہیں پہنچ سکتا جہاں اسے پانی میسر آ جائے اور پیاس بجھ جائے ہاں اللہ تعالیٰ کا حساب کا نظام اسے پہلے آ لیتا ہے اور موت ایسی حالت میں واقع ہوتی ہے کہ ابھی اس کی پیاس تو بجھی نہیں مگر جو کچھ بھی اس نے کیا اس کا حساب دینے کے لئے تقدیر الٰہی اسے وہاں موجود دکھائی دیتی ہے۔

یہ جو مثال تھی میں نے کہا تھا یہ نفس کے اندھیروں کی مثال ہے جو انسان کے نفس کے اندر سے پیدا ہوتے ہیں مگر دیکھنے میں نظر کام کرتی ہے، نظر کے لئے روشنی جو ضروری ہے وہ بھی بظاہر موجود ہوتی ہے اور سب کچھ ہونے کے باوجود پھر دکھائی نہیں دیتا۔ ورنہ سراب تو چمکتے ہوئے سورج کے ساتھ دکھائی دیتا ہے جب ایسی تیز روشنی ہو کہ نظریں چندھیا جایا کرتی ہیں۔ تو اسے اندھیرا قرار دینا یہ معنوی لحاظ سے اور آخری مقصد کے لحاظ سے ہے یعنی تیز روشنی ہے اور پھر بھی صحرا کو انسان پانی سمجھ رہا ہے، تپتی ہوئی ریت کو انسان پانی سمجھ رہا ہے اور روشنی ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے۔

چنانچہ یہ جو میں نے ترجمہ کیا تھا اس آیت کا جو میں نے تلاوت کی ہے کہ "**علیٰ علم**" کا مطلب ہے علم کے باوجود، اپنے علم کے باوجود وہ نہیں دیکھ رہا۔ اس کا اس آیت سے قطعی طور پر ایک تعلق ہے جو کھلم کھلا دکھائی دینے لگا ہے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص کی مثال ایسی ہی ہے جو "**اضله اللّٰہ علیٰ علم**" کہ اسے اللہ نے گمراہ اس طرح کیا ہے کہ علم ہے بھی اور پھر بھی گمراہ ہے ورنہ صاحب علم کو تو گمراہ نہیں کہا جاتا۔ اور اس گمراہی کی جو تفصیل ہے وہ اسی آیت کے مضمون کو آگے بڑھا کر دکھا رہی ہے۔ اس آیت کی تشریح میں ایک اور آیت میں نے آپ کے سامنے رکھی تھی جس میں بتایا تھا کہ وہ اندھیرے جو نفس سے پیدا ہوتے ہیں، جو اس آیت میں مذکور ہیں "**والذین کفروا اعمالھم کسراب**" ان اندھیروں کی تین حصوں میں تقسیم کر کے خدا تعالیٰ نے ایک اور آیت میں اس مضمون کو ہم پر خوب کھول دیا ہے۔ وہ ہے ایک اندھیرا ہے لعب اور لہو کا۔ انسان کا دل بہلاوا خواہ وہ معصوم کھیلوں کی وجہ سے ہو یا نفس کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جنسی تعلقات وغیرہ قسم کی چیزیں اور جوا بازی، یہ تمام لہو کے اندر چیزیں آتی ہیں جس سے انسان اپنے نفس کی پیاس کسی ذریعے سے بجھانے کی کوشش کرتا ہے، ایک بھڑکی سی لگی ہوتی ہے کہتا ہے میں کسی طرح اسے پورا کر لوں۔

لیکن دوسری قسم ہے "**زینة و تفاخر**"۔ اب لعب اور لہو والی جو قسم ہے اندھیرے کی اس کا زینت و تفاخر والی قسم سے کوئی براہ راست جوڑ نہیں ہے۔ یہ دو الگ الگ بیماریاں ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو کھیل کود میں مصروف اور نفسانی خواہشات کو اپنا مقصد بنائے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کو زینت اور تفاخر کی ہوش نہیں ہوتی کیونکہ زینت اور تفاخر میں اپنے نفس کو ہمیشہ سجا کر رکھنا ہے۔ کوئی ضروری تو نہیں کہ ایک جوئے باز جس کی ہوئی ہی جوا ہو وہ ہمیشہ سج دھج کر رہے یا ایک ایسا شخص جو کھلاڑی ہو وہ ہمیشہ بہت خوبصورت بن کے رہے۔ کئی کھلاڑی ہیں ان کو اپنے جسم، اپنے لباس کی ہوش ہی کوئی نہیں ہوتی مگر کھیل کے لئے وقف ہوتے ہیں تو دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ کچھ لوگ ہیں جن کو اپنے آپ کو ہمیشہ سجا کر رکھنا پیارا لگتا ہے وہ غریب بھی ہوں تو غریبانہ سجاوٹ کریں گے اس کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ عورتوں میں سجاوٹ کا ایک طبعی مادہ ہے لیکن ہر عورت میں نہیں ہے۔ کئی ایسی ہیں جو سارا دن نہ گھر صاف

کریں، نہ جسم صاف رکھتیں، نہ بال بنائیں اور خاوند واپس آتے ہیں تو عجیب حالت میں وہ گھر کو پاتے ہیں گھر والی بھی اسی طرح بے ہنگم اور گھر بھی اسی طرح بے ہنگم اور بال بھی بکھرے ہوئے۔ بعض ایسی عورتوں کو یہ بھی ہوش نہیں ہوتی کہ باہر نکلیں تو پھر بھی ٹھیک ہو جائیں لیکن تفاخر والا جو مضمون ہے وہ زیادہ اہم ہے۔

دعا اگر سنجیدگی سے ہو اور توکل کے ساتھ ہو تو غیرمعمولی طاقت رکھتی ہے کیونکہ پھر آپ کی تدبیر، تقدیر کے ساتھ آسمان سے اترتی ہے۔

زینت ہر انسان کی تمنا ہے۔ ہر مرد کی بھی اور عورت کی بھی لیکن ہر ایک میں نمایاں نہیں ہوتی۔ یہ آیت جو بیان فرما رہی ہے یہ ان لوگوں کا حال بیان فرما رہی ہے جو زینت کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔ گھر میں رہیں یا باہر ہمیشہ ان کو سجنا دھجنا اچھا لگتا ہے۔ بعض بچوں میں فطری طور پر یہ بات پائی جاتی ہے۔ ایک ایسا بچہ تھا جسے بچپن سے ایسا شوق تھا صاف ستھرا رہنے کا کہ اگر اس کے جسم پر ایک معمولی سا چھینٹا بھی کسی چیز کا پڑ جائے مثلاً کھانا کھاتے ہوئے سالن کا تو بھاگ کر وہ اپنے کمرے میں چھپ جاتا تھا جب تک ماں اس کے کپڑے نہ بدلائے وہ روتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ میں گیا تو وہ لپک کر پیچھے چھپ گیا۔ میں حیران تھا کہ ہوا کیا اس کو۔ تو اس کی اماں نے بتایا کہ اس کے کپڑوں پر ایک چھوٹا سا داغ پڑا ہوا ہے اور اچانک آپ آگئے ہیں تو اس نے یہ سمجھ کر کہ اگر میں نے دیکھ لیا تو اس کا کیا بداثر مجھ پر پڑے گا تو شرم کے مارے وہ چھپ گیا ہے۔ اب اس میں بناوٹ کوئی نہیں تھی، تفاخر کوئی نہیں تھا لیکن زینت کی ایک لگن تھی جو طبعی طور پر دل میں موجود تھی۔ تو مختلف انسان مختلف حالتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ بعضوں کو زینت کا شوق ہے بعضوں کو پرواہ ہی کوئی نہیں اکھڑے پکھڑے حال میں رہتے ہیں، نہ لباس کی ہوش اور ویسے بڑے صاحب علم، صاحب وقار، صاحب مرتبہ۔ بڑے بڑے سائنس دان ہیں، بڑے بڑے فلسفی ہیں جن کو اپنے لباس کی کوئی ہوش نہیں تو الگ الگ فطرت کے تقاضے ہیں اور قرآن کریم نے ان سب تقاضوں کو جوڑے جوڑے کرکے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ مگر زینت سے اگلا قدم ہے تفاخر کا۔ اپنے نفس میں کوئی انسان اپنے آپ کو اچھا بنا کے رکھے یہ منع نہیں ہے بلکہ زینت کی تو خدا تعالیٰ تعریف فرماتا ہے اور ایسے لوگوں کا دفاع کرتے ہوئے فرماتا ہے "**قل من حرم زينة الله التى اخرج لعباده والطيبٰت من الرزق**" (سورۃ الاعراف : ۳۳)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تو کہہ دے کہ کون ہے جو اس زینت کو حرام قرار دیتا ہے "**التى اخرج لعباده**" وہ زینت جسے خدا نے اپنے بندوں کی خاطر بنایا ہے، اپنے خاص بندوں کے لئے جو اسی کے ہوتے ہیں "**والطيبٰت من الرزق**" اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو اچھی چیزیں ہیں کون ہے جس نے ان کو حرام قرار دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو نیک بننے کی خاطر یا اپنے آپ کو نیک دکھانے کی خاطر برے لباس پہنتے ہیں، بے ہنگم لباس پہنتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ تو بڑا ہی پہنچا ہوا اور درویش ہے، اس کو تو ہوش ہی کوئی نہیں کہ کپڑے کیسے ہوتے ہیں اور اچھا کھانا دیکھا تو منہ پھیر لیا کہ جی ہمیں نہیں ان کھانوں سے کوئی دلچسپی، گھر میں جاکے کھالیں گے لوگوں کے سامنے اچھا کھانا نہیں کھانا، یہ بھی تفاخر کی قسمیں ہیں۔

پس زینت کو غیر معمولی طور پر اختیار کرنا بھی ایک اندھیرا ہے اور زینت سے جہاں جائز ہو وہاں مونہہ پھیرنا بھی ایک اندھیرا ہے۔ "**من حرم زينة الله التى اخرج لعباده**" کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جو زینت بنائی ہے وہ حرام ہے یا اچھے کھانے پیدا کئے ہیں تو نیک آدمی نہیں اس کو پسند کرتے۔ فرماتا ہے "**هى للذين امنوا فى الحيٰوة الدنيا**" صرف آخرت میں نہیں اس دنیا میں بھی یہ دونوں چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کی خاطر پیدا کی ہیں اور "**خالصةً يوم القيامة**" لیکن قیامت کے دن صرف انہی کے لئے ہوں گی۔ وہ لوگ جو دنیا کی زینتوں میں، دنیا کے اعلیٰ کھانوں میں ان کے ساتھ یہیں شریک ہیں ان کے لئے، خدا نے ان کی خاطر پیدا نہیں کیا مگر نیک بندوں کا صدقہ وہ بھی کھا رہے ہیں۔ بنایا اپنے بندوں کے لئے ہے مگر وہ جو رفتہ رفتہ شیطان کے بندے بھی بن جاتے ہیں وہ خوب فائدہ اٹھاتے ہیں ان سے بلکہ نیک بندوں سے زیادہ چھین کے لے جاتے ہیں۔ مگر فرمایا مرنے کے بعد ان کو کچھ نہیں ملے گا پھر۔ یہ چیزیں خالصتاً زینت اور اچھا طعام ان کے لئے ہوگا جو خدا کے حقیقی بندے ہیں۔ تو دیکھئے منع نہیں ہے زینت۔ اور خدا تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے اس بات کو کہ زینت کو حرام قرار دیا جائے مگر وہاں اس آیت میں ایک اندھیروں کی مثال کے طور پر زینت کو بھی پیش فرمایا "**و زينة و تفاخر بينكم**" وہ زینت جو مقصود بن جائے وہ گناہ ہے وہ زینت جو ایک دوسرے پر فخر کا موجب بنے یا ایک دوسرے پر فخر کی وجہ سے اختیار کی جائے وہ منع ہے۔

اور اگلا حصہ آیت کا ہے "**و تكاثر فى الاموال والاولاد**" مال میں اور اولاد میں بڑھنا اور تکاثر، ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ اب مال کی تمنا بھی اپنی ذات میں منع نہیں ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے "**يبتغون فضلاً من الله و رضواناً**" وہ اللہ کے فضل یعنی یہاں مال مراد ہے، دنیاوی رزق کے لئے اللہ کی طرف جھکتے ہیں اور اسی سے رضوان چاہتے ہیں۔ اولاد کی بھی خواہش منع نہیں کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو خوب بچے پیدا کریں تاکہ میری امت بڑھے اور یہاں بھی مقصد تفاخر نہیں ہے۔ تکاثر ان معنوں میں نہیں کہ لوگوں کے بچے کم ہو جائیں اور مر جائیں اور میری امت کے بڑھیں، مراد یہ ہے کہ نیک لوگ بڑھیں۔ امت محمدیہ تو وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے پیچھے چلنے والی ہے۔ یہاں نام کی امت ہرگز مراد نہیں، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ نام کی امت کا تو آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے کوئی بھی تعلق نہیں وہ تو شرم کا موجب ہیں۔ امت محمدیہ سے مراد وہ حقیقی امت ہے جو اللہ کے عباد ہیں جو محمد رسول اللہ کے توسط سے حقیقی عباد بن گئے۔ آپؐ کی برکت سے لوگوں کو عبداللہ بننے کے گر آگئے، ایسے عباداللہ ہیں جو محمدؐ رسول اللہ کی امت ہیں ان کو بڑھانے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بھی دعا مانگی اور امت کو ہدایت بھی کی۔ تو یہ ساری باتیں جو تین جوڑوں کی صورت میں آپ کے سامنے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جو اپنی ذات میں گناہ ہو۔ ہر چیز وہ ہے جو فطرتاً، طبعاً انسان کے اندر رکھی گئی ہے اور اس کی حرمت فی ذاتہ کوئی بھی نہیں۔ لیکن حرمت بنتی کب ہے۔ وہ آیت ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے اس میں یہی تین مضمون ہیں جیسے وہاں تین امور کا ذکر کرکے متنبہ فرمایا گیا تھا اس میں بھی تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔

"**افرء يت من اتخذ الٰهه هواه**" کیا تو نے غور نہیں کیا ایک ایسے شخص کے اوپر جو اپنے نفس کی خواہشات کو معبود بنا بیٹھے، اس کے تابع ہو جائے، اس کا غلام بن جائے۔ ایسی صورت میں لعب بھی حرام ہو جائے گی، لہو بھی حرام ہو جائے گی، ایسی صورت میں ہر قسم کی زینت بھی حرام ہو جائے گی اور زینت کے ساتھ تفاخر بھی حرام ہو جائے گا۔ مال کی زیادہ کی خواہش بھی حرام اور اولاد کی زیادہ خواہش بھی حرام۔ یہ ساری چیزیں تب حرام ہوتی ہیں جب قرآن کی اس آیت کی رو سے یہ معبود بن جائیں اور ھوی کا معبود بننا یہ سب سے بڑا اندھیرا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "**و اضله الله علىٰ علم**" ایسے شخص کو علم ہو بھی تو اندھا ہوتا ہے، گمراہ ہو جاتا ہے۔ "**ختم علىٰ سمعه**" کان ہیں لیکن سننے کے کان نہیں ہیں۔ دل ہے مگر غور کرنے کے قابل دل نہیں ہے۔ آنکھیں ہیں مگر پردہ پڑا ہوا ہے تو تین اندھیرے ہی تو ہیں۔

ہمارے اندر روشنی کے داخل ہونے کے یہی تین رستے ہیں۔ یعنی سماعت کی روشنی، علم کی روشنی جو سننے سے تعلق رکھتی ہے اور بصر کی روشنی جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے بعد غور کرنے کی صلاحیت، یہ وہ اندرونی روشنی ہے جو مختلف ان علوم کو جو کانوں کے ذریعے یا آنکھوں کے ذریعے انسان کے دماغ تک پہنچتے ہیں اور دماغ انہیں آپس میں جس طرح جانور جگالی کرتا ہے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ ملاکر، الٹ پلٹ کے ان سے نئے مضامین کے رس نکالتا ہے۔ یہی تین ذریعے ہیں جو اس کو اندھیروں سے روشنی میں لاتے ہیں اور یہ سارے ذرائع اگر بند ہو جائیں تو انسان روشنیوں سے اندھیرے میں چلا جاتا ہے۔ پس وہ تین اندھیرے جن کا ذکر پہلی آیت میں گزرا تھا وہی تین اندھیرے دوسری آیت میں اور طریق سے بیان کرکے دکھائے گئے، انہیں تین اندھیروں کا ذکر اسی آیت میں ملتا ہے اور ان کی آخری صورت ہے کہ ان کو اپنا معبود نہ بنا بیٹھنا۔

اور پھر اس آیت میں ایک اور حسن یہ ہے کہ جو آیت میں نے آپ کے سامنے پہلے پڑھی تھی کہ جو تین حصے فرمائے گئے ہیں وہ انسانی زندگی کے تین مشاغل کی قسمیں ہیں جن میں انسانی زندگی ہمیشہ منہمک رہتی ہے۔ لہو و لعب تو ظاہر بات ہے جو SOCIAL PURSUITS ہیں انسان کی اور اپنی ذات کو خوش رکھنے کے لئے جو مختلف قسم کے بہانے انسان نے تراشے ہوئے ہیں، ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں، ہر قسم کی زائد دلچسپیاں جو کھانے پینے کے علاوہ محض زندہ رہنے سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ زندگی کو ایک شغل میں ہمیشہ غرق کر دینے سے تعلق رکھتی ہیں۔ لعب میں غرق رہے یا لہو میں غرق رہے انسان ایک قسم کا ڈرگ کا ADICT ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی سوائے اپنے آپ کو سکون بخشنے کے اور کچھ نہیں رہتی یا سکون کی تمنا میں ہمیشہ دوڑتے چلے جانے کے سوا اور کچھ نہیں رہتی۔

دوسرا مضمون ہے "**زينة و تفاخر**" اس میں ہر قسم کے زیب و زینت کے سامان جتنی کاسمیٹک انڈسٹری ہے، مکانوں میں صرف ضرورت کی خاطر اضافے نہ کرنے بلکہ محض اس لئے کہ فلاں کے مکان سے زیادہ خوبصورت ہو اور اس سے زیادہ اونچا دکھائی دے اس طرح ایک دوسرے سے دوڑ شروع ہو جائے۔ یہ جو دوڑ ہے یہ بھی انسانی زندگی کو خاص مقاصد کے لئے وقف کر دیتی ہے اور ایسے لوگوں کو دوسری چیزوں کی ہوش نہیں رہتی۔

اور "**تكاثر فى الاموال والاولاد**" دراصل سیاسی غلبے سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے اموال اور اولاد کو دوسری آیات میں سیاسی غلبے سے باندھا ہے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو، جب ان کے تکبر کا حال بیان فرمایا اس طرح ظاہر کیا گیا کہ ان کا فخر یہی تھا کہ ہماری اولاد زیادہ ہے، ہمارے اموال زیادہ ہیں۔ اموال والوں نے اپنے آپ کو سمجھا کہ ہم اموال کے ذریعے ہمیشہ زندہ رہیں

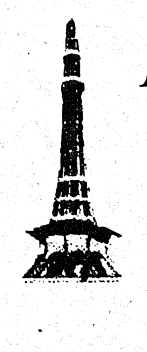

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring **: 0181-265-6000**

گے۔ صاحب اولاد لوگوں نے سمجھا کہ اولاد کے ذریعے ہمارا غلبہ باقی رہے گا۔ تو نفس کی انا جو حکومت چاہتی ہے جو سیاست کے ذریعے یا حربی ذرائع سے ایک شخص یا ایک قوم کو دوسروں کا آقا بنا دیتی ہے یہ وہ تمنا ہے جس کا تعلق اموال اور اولاد کی کثرت سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بارہا یہ مضمون بیان فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو ان کے اموال اور اولاد کی کثرت نے اندھا کردیا اور اس کے نتیجے میں وہ قہری بادشاہ بن کے ابھرے اور انصاف کا خون کرنے والے ہوئے کہ ان کی غرض سوائے حکومت کے اور کچھ نہیں تھی۔ تو اولاد سے مراد یہاں قوم کی کثرت ہے، اپنی اولاد صرف نہیں، وہ تو ہے ہی لیکن اس مضمون میں اولاد کا تعلق جمعیت سے ہے اور اولاد کا تعلق ایسے مالی ذرائع سے ہے جن کے نتیجے میں انسان ہمیشگی کی برتری حاصل کر لیتا ہے۔ وہ قومیں جو زیادہ مال دار ہوں وہ سمجھتی ہیں اب ہمیں دنیا میں کوئی مٹا نہیں سکے گا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "**ویل لکل همزة لمزة۔ الذی جمع مالاً و عدده۔ یحسب ان ماله اخلده۔**" (سورۃ الھمزہ : ۲-۴)۔ ھمزہ لمزہ جو لوگ ہیں یہ تفسیر پر دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں ایسی قوم کا بیان ہے یا ہر ایسے شخص کا بیان ہے جو مال جمع کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ "**ماله اخلده**" کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ کی زندگی عطا کردے گا۔

وہ زینت جو مقصود بن جائے وہ گناہ ہے، وہ زینت جو ایک دوسرے پر فخر کا موجب بنے یا ایک دوسرے پر فخر کی وجہ سے اختیار کی جائے وہ منع ہے۔

اب لوگ جانتے ہیں کہ مال سے ذاتی طور پر تو ہمیشہ کی زندگی نہ ملتی ہے، نہ کوئی سوچ سکتا ہے لیکن مال کے ذریعے قومی غلبہ ضرور ہوا کرتا ہے اور دولت مند قومیں سمجھتی ہیں کہ اب ہمیں دنیا میں کوئی مٹا نہیں سکتا کوئی انقلاب ایسا نہیں آسکتا کہ ہم سے طاقت چھین کر نسبتاً غریب قوموں کے سپرد کر دی جائے۔ تو یہ بھی ایک طبعی حالت کے حد سے زیادہ تجاوز کر جانے کی وجہ سے بیماری بنتی ہے۔ اور خلاصہ اس کا قرآن کریم نے یہ نکالا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا، جس کسی نے بھی اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا اس کے تینوں علم کے رستے بند ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے بڑا اندھیرا اور کیا ہے کہ ایک اندھیرے کے بعد دوسرا، نہ کان سے سن سکے، نہ آنکھ سے دیکھ سے، نہ دماغ اور دل سے غور کر سکے۔ تو وہ جو ظلمات ثلاث ہیں کچھ باہر کی ہیں کچھ جسم کے اندر سے پیدا ہوتی ہیں اور ان پر آپ غور کرکے اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں تو ہر ایسا موقع جس سے اندھیرا پیدا ہوتا ہے، ہر اس موقع سے روشنی بھی پیدا ہوتی ہے اور وہاں صحیح طریق اختیار کرنے کا نام ہی اندھیرے سے روشنی میں آنے کا نام ہے۔

پس یہ نفس کے اندھیرے ہیں اور ان اندھیروں سے متعلق خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ بھی ہمیں یہی سمجھایا کہ جو ان اندھیروں میں مبتلا ہو جائے اللہ کے سوا پھر اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ انسان کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ کیونکہ "**علیٰ علم**" یہ لوگ دیکھنے کے باوجود اندھیروں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو کیا دکھاؤ گے اور کیا سمجھاؤ گے۔ ان کی مزید تعریف یہ فرمائی کہ وہ کہتے ہیں کہ یہی دنیا کی زندگی ہے اسی میں ہم نے رہنا ہے، یہیں ہم نے مرنا ہے۔

پس آج کل خصوصیت سے جہاں مادیت کا دور ہے جماعت احمدیہ کو اپنی تبلیغ کی راہ میں بھی سب سے بڑی مشکل یہی درپیش ہوتی ہے۔ غریب ملک ہو یا امیر ملک ہو جہاں مادہ پرستی اور سیاسی غلبہ اور زیادہ اموال اور ایک دوسرے پر تفاخر کرنا اور لہو و لعب میں مبتلا ہونا یہ تینوں قسم کے اندھیرے قوم کے افق کو ڈھانپ لیں اور کوئی کسی طرف سے بھی روشنی کی امید دکھائی نہ دے ایسی قوم کو راہ حق کی طرف بلانا سب سے بڑا مشکل کام ہے۔ کیونکہ ان کے دل کی آواز یہ ہوتی ہے کہ یہی تو زندگی ہے جس میں ہم نے رہنا ہے، سب کچھ یہی ہے، یہیں رہنا ہے یہیں مرنا ہے تو ہم کیوں ایک فرضی موت کے بعد کی زندگی کی خاطر اس دنیا کی لذتوں کو چھوڑیں۔ ایک فرضی موت کے بعد کی دنیا کے تصور میں اپنا یہاں محاسبہ شروع کریں اور بدیوں سے احتراز اور نیکیوں کی طرف رغبت کریں جو قربانی چاہتی ہیں۔ عمر ضائع کرنے والی بات ہے۔ اس لئے یہیں کھیلو، کودو، کھاؤ، پیو، مر جاؤ یہی کچھ تو ہے ہمارے مقدر میں۔ ایسے لوگوں کو آپ نیکی کی طرف بلا نہیں سکتے کیونکہ اس کے آخر پر خدا نے یہی نتیجہ نکالا "**فمن یهدیه من بعد اللّٰه افلا تذکرون**" جو اس قسم کی گمراہیوں میں مبتلا ہو جائیں ان کو اللہ کے بعد ہدایت دے کون سکتا ہے۔

اور دوسری اس دعا میں جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرف سے سکھائی گئی اور جمعہ کے وقت بھی ہم وہ دعا پڑھتے ہیں وہ دعا ہے "**و نعوذ باللّٰه من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا**" اے خدا ہم تیری پناہ میں آتے ہیں "**من شرور انفسنا**" اپنے نفس کے شرور سے "**و من سیات اعمالنا**" اور خود اپنے ہی اعمال کی بدیوں سے۔ اب یہاں باہر کے خطرات کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ باہر سے بھی خطرات انسان کو درپیش ہوتے ہیں۔ وہ پہلی آیت جس کی میں نے تلاوت کی تھی اس کے بعد والی آیت سے تعلق رکھتے ہیں اس کی طرف میں ابھی نہیں آ رہا۔ جہاں نفس کے اندھیروں کا تعلق ہے اس کے تعلق میں ہمیں یہ دعا سکھائی گئی "**و نعوذ باللّٰه من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا**" اگر ایسا نہ ہو تو کیا ہے "**و من یهده اللّٰه فلا مضل له و من یضلله فلا هادی له**" جسے اللہ ہدایت دے اسے پھر کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ "**و من یضلله فلا هادی له**" جسے خدا گمراہ ٹھہرا دے پھر اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

یہ "**لا هادی له**" والا مضمون ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا ہے جو ایسا شخص ہو کہ "**اضله اللّٰه**" جسے اللہ نے گمراہ ٹھہرا دیا ہو ان حرکتوں کی وجہ سے "**فمن یهدیه من بعد اللّٰه**" تو اللہ کے بعد ہے کون جو پھر اس کو ہدایت دے سکے۔ تو ایسی دنیا جہاں مادہ پرستی کے اندھیروں نے قوم کو ڈھانپ لیا ہو اور ہر طرف سے مادہ پرستی اور اس کے مشاغل میں انسان اپنی ساری زندگی کھویا رہا ہو، اس کے سوا کچھ دکھائی نہ دے، ان سے آپ مذہب کی باتیں کریں مرنے کے بعد کے قصے سنائیں یہ بالکل بے کار بات ہے دیوار سے باتیں کرنے والی بات ہے۔ ان کے کانوں میں تو پڑ ہی کچھ نہیں سکتا۔ ان کا کیا علاج ہے؟ ان کا علاج یہ ہے کہ ان کے لئے دعا لازم ہے۔ جب تک دعا کے ذریعے خدا تعالیٰ سے مدد طلب نہ کریں اس وقت تک ان کی آنکھیں کھل نہیں سکتیں۔ اس لئے وہاں بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں کیوں کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے اللہ کے سوا کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، تمہیں اختیار نہیں ہے، تم ان کی آنکھیں نہیں کھول سکتے، لیکن اللہ کھول سکتا ہے۔

اسی تعلق میں ان ماں باپ کو میں نصیحت کرتا ہوں جو اپنے بچوں میں سے بعض کے متعلق سخت مایوس ہو جاتے ہیں۔ کوئی ذریعہ نہیں ان کے پاس رہتا وہ سمجھا کے بلا سکیں۔ ان کے ہاں پیدا ہوئے نیک باتیں سنیں اور بعض ایسے بدنصیب نکلتے ہیں کہ اچانک ان سب باتوں سے ایمان اٹھ جاتا ہے اور وہ مادہ پرستی کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں، اسی سے متاثر ہو جاتے ہیں، اسی سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور پھر مائیں کہتی رہتی ہیں "**ویلک**" تجھے کیا ہو گیا ہے، کیوں اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے، خدا کی طرف آ۔ کوئی توجہ نہیں دیتے۔ کیونکہ ان کی آنکھیں بھی اندھی ہو چکی ہیں ان کے کان بھی بہرے ہو چکے ہیں ان کے دل سوچنے کی طاقت سے عاری ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اور دعا اگر سنجیدگی سے ہو اور توکل کے ساتھ ہو تو غیر معمولی طاقت رکھتی ہے کیونکہ پھر آپ کی تدبیر، تقدیر کے ساتھ آسمان سے اترتی ہے ورنہ دنیا کی تدبیر آسمانی تقدیر کے خلاف کچھ بھی کر نہیں سکتی، کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ اس لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہدایت موجود ہے، ابھی تک تمہارے ہاتھ میں نہیں رہی تمہارے بس کا روگ نہیں رہا۔ یہ لوگ اگر کبھی ہدایت پائیں گے تو خدا کے فضل سے پائیں گے ورنہ نہیں۔

لهو و لعب، زینت اور تفاخر اور کثرت اموال اور اولاد کی تمنائیں جب یہ معبود بن جائیں تو پھر یہ اندھیرے ہیں جو ان تینوں صلاحیتوں پر چھا جاتے ہیں۔

پس مردوں کو زندہ کرنا اس کو کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، وہ صدیوں سے جو قبروں میں دبے پڑے تھے وہ زندہ ہو گئے۔ وہ کیا بات ہوئی، کیا ماجرا گزرا، فرمایا ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں۔ وہاں یہ نہیں فرمایا کہ تعلیم کتاب تھی یا حکمتیں بیان کرنے کا طریق تھا جس کی وجہ سے وہ گڑھے مردے جو صدیوں سے مرے پڑے تھے وہ زندہ ہو گئے۔ دیکھیں ایک عارف باللہ ہی ایک عارف باللہ کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا وہی حق ہے اس کے سوا اور کوئی حق نہیں کہ نہ نصیحت کام آئی، نہ دلائل کام آئے اور نہ تلوار نے کام کیا جیسا کہ مودودی کو دکھائی دیا۔ اگر کام آئیں تو دعائیں کام آئیں۔ فرمایا یہ جو عجیب معجزہ تم نے بیابان عرب میں رونما ہوتے دیکھا وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں۔

پس جہاں تک ہماری اگلی نسلوں کا تعلق ہے جو ان اندھیروں میں مبتلا ہو چکی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے، یہ اللہ کا احسان ہے کہ نسبتاً بہت کم ہیں، مگر مغربی دنیا میں خاص طور پر دنیا کی چمک دمک سے مرعوب ہو کر ایک غیر معاشرے میں زندگی بسر کرتے ہوئے یہاں کے ٹیلی ویژن وغیرہ کے نظام سے متاثر ہو کر بعض دفعہ یہاں پیدا ہونے والے بچے اندر ہی اندر گھلتے رہتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ ان کی آنکھیں اندھی ہوں لازم ہے کہ ان کی فکر کی جائے اور محسوس کیا جائے کہ بیماری کیا ہے اور کہاں تک پہنچی ہے۔ اندھے ہونے سے پہلے پہلے ان کو روکنا ہمارے بس میں ہے۔ اگر اندھے ہو ہی چکے ہوں تو پھر یہ بھی

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS

MTV AHMADIYYA

SKY

TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

سوال ہے کہ کیا تینوں رستے بند ہوگئے ہیں۔

اب دیکھیں قرآن کریم کی حکمت کا بیان کہ تین رستوں کے لئے الگ الگ بیماریاں بیان فرمائی ہیں۔ کان کا رستہ ایک نور کا رستہ ہے۔ آنکھ کا رستہ ایک نور کا رستہ ہے اور تذکیر کی قوت اور فکر کی قوت جو ماحصل کو آپس میں ملا کر نئے نتائج پیدا کرتی ہے اس کو دل کی قوت کہا جاتا ہے، وہ بھی ایک نور کا رستہ ہے۔ ورنہ ایک شخص جس کے دماغ میں نتائج اخذ کرنے کی قوت نہ ہو وہ دیکھتا بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ سنتا بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بعض بیمار ایسے ہیں ان کی اطلاع دیتے ہیں کہ آنکھیں تو کھول لی ہیں، آواز بھی آ رہی ہے مگر کچھ پتہ نہیں کہ کیا سن رہا ہے اور کیا دیکھ رہا ہے۔ تو خدا کے کلام کی شان دیکھیں کس طرح ان تینوں کو آپس میں اکٹھا کرکے ایک واحد مضمون پیدا فرمایا ہے۔ فرمایا ہے روشنی کے یہ تین رستے ہیں ان کے بغیر مکمل نہیں ہوتی روشنی۔ ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو کمی آ جائے گی۔ مگر کوئی بھی نہ ہو تو پھر تمہارا کیا بس ہے کہ تم اسے ٹھیک کرلو۔ اسی کو موت کہتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صدیوں کے گڑھے ہوئے مردے زندہ کردیئے تو یہ موت کی علامتیں پیدا ہوچکی تھیں اس عرب میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا نور ظاہر ہوا ہے۔ اندھیروں میں آپؐ نے قدم رکھا ہے اور اندھیروں کو روشنیوں میں تبدیل فرمایا ہے۔ وہ ذاتی کوشش سے، علم کی کوشش سے، تقریر کی کوشش سے، تحریر کی کوشش سے ممکن نہیں تھا۔ فرمایا ایک فانی فی اللہ کی راتوں کی دعائیں ہی تو تھیں۔

> **کوئی شخص بھی جو دنیا کی خواہشات کی پیروی کرنا اپنا مقصد بنالے اس کو کبھی عمر بھر وہ لمحے نصیب نہیں ہوتے کہ وہ کہے کہ ہاں میری تمنائیں پوری ہوگئیں، میری سب پیاس بجھ گئی بلکہ جس قدر بجھتی ہے اس سے زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔**

پس وہ لوگ جو اس مضمون کی انتہائی ظلمت کے کنارے تک جا پہنچے ہیں ان کو بھی ہم نے بلانا ہے خواہ وہ ہمارے علاوہ ہوں یا ہمارے اندر کے بسنے والے لوگ ہوں، ہمارے گھر کے بچے ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر یہ حالت پہنچ گئی ہے سنتے بھی نہیں ہیں اور سوچتے بھی نہیں ہیں اور دیکھنے سے ویسے ہی عاری ہوچکے ہیں تو آپ کیسے ان کو ہدایت دیں گے۔ میرے سامنے مسئلے لاتے ہیں، میں کہتا ہوں یہ وقت گزر چکا ہے اب، تمہیں جلدی ہوش چاہئے تھی۔ اس وقت بیمار کو لے کے آئے ہو جب آنکھیں کھلی ہیں مگر دکھائی نہیں دے رہا، کان موجود ہیں مگر سنائی نہیں دے رہا، قوت فکر سے خالی ہوگیا، موت اور کہتے کس کو ہیں پھر۔ تو موت کا تو کوئی علاج نہیں۔ مردہ کو کوئی زندہ نہیں کرسکتا مگر اللہ۔ اور ظاہری مردے تو وہ اس دنیا میں زندہ نہیں کرتا مگر روحانی مردوں کو ضرور زندہ کرتا ہے ورنہ قرآن کریم کے یہ مضامین اور بارہا اس کے تذکرے بالکل بے معنی اور لغو ہو جائیں گے اور ہو نہیں سکتا کہ قرآن کریم کسی مضمون کو محض لغو قصوں کے طور پر بیان فرمائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابراہیم نے بھی تو سوال کیا تھا "رب ارنی کیف تحی الموتیٰ" اے میرے خدا بتا مردوں کو تو کیسے زندہ کرے گا یہ مردے کیسے زندہ ہوں گے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ایک طریق سکھایا جس کے متعلق میں پہلے اس سے ایک خطبے میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ اب وہ ظاہری مردے مراد نہیں تھے روحانی مردے تھے اور وہ مردے ایسے ہیں جو ایک صاحب فہم، صاحب عقل انسان دیکھ کر یہی فیصلہ کرتا ہے کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ آج ہمارے اردو کے سوال و جواب کے موقع پر بھی یہی سوال اٹھایا گیا ایک دوست کی طرف سے کہ تبلیغ پہ آپ نے بڑا زور دیا ہے مگر یہ بتائیں کہ جس سے بات کرو جس کو دنیا کی ہوس اور لالچ کے سوا دلچسپی کوئی نہ ہو اس کو کس طرح ہم بلائیں، کیسے سمجھائیں، کون سی آواز دیں جو اس کے کانوں کے پردوں کے پار اتر سکے جہاں مہریں لگی ہوئی ہیں۔ تو ان کو بھی میں نے ایک جواب دیا۔ اب میں اس مضمون کو خاص طور پر اس حوالے کی وجہ سے زیادہ اٹھا رہا ہوں کیونکہ آج صبح کی ابھی چند گھنٹے پہلے کی یہ تازہ تازہ بات ہے۔ اس کا اصل علاج دعا ہے۔ یا فیصلے میں جلدی سے پہلے آپ غور کریں کہ کیا سارے نور کے رستے بند ہوچکے ہیں یا کچھ کچھ رمق باقی ہے۔ اگر رمق باقی ہو تو وہ زندہ ہے مردہ نہیں ہے۔ رمق باقی ہو تو اس سے فائدہ اٹھا کر اس کے بچنے کے، اس کی شفا کے سامان کئے جاسکتے ہیں۔ پس اول دعا کا ذریعہ ہے اس سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ جس میں دلچسپی ہو اور اپنوں کا چونکہ زائد حق ہوتا ہے دوہرا تہرا حق ہوتا ہے اپنوں کے لئے خصوصیت سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان اندھیروں کی مار سے بچائے کہ روشنی کی کوئی بھی راہ باقی نہ رہے، دیکھتے دیکھتے زندوں سے یہ مردوں میں نکل جائیں۔ اور اگر نکل بھی جائیں تو مایوسی نہیں کرنی چاہئے "رب ارنی کیف تحی الموتیٰ" کی دعا کو یاد کرو۔ یاد کرو کہ کس طرح ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے ہاتھوں یہ معجزہ دکھادیا۔ کس طرح ایک نبی نے ایک اجڑی ہوئی بستی کو دیکھا اور یہی سوال دہرایا کہ اے خدا یہ مرے ہوئے کیسے زندہ ہوں گے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ خدا کے ایک نبی عزرا اس بستی سے گزرے جسے یروشلم کہا جاتا ہے، اس حالت میں گزرے جبکہ ایک بادشاہ نے اسے کلیۃً برباد کردیا تھا، کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا تھا۔ SOLOMAN'S TEMPLE بھی COMPLETELY DESTROY ہو کر یعنی کلیۃً منہدم کردیا گیا اور ایک ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ چھتیں گر پڑیں، کھوکھلی دیواریں کھڑی تھیں۔ اس نے دیکھا اس نے کہا اے خدا تو نے زندہ تو کرنا ہے ان کو، تیرے وعدے ہیں، مگر کیسے زندہ ہوں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال کی خواب دکھائی اور عجیب لطف کی بات ہے قرآنی فصاحت و بلاغت ہے جسے نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک نہایت شاندار مضمون سے ایک نہایت بدزیب مضمون لوگ نکال لیتے ہیں۔ فرمایا خود اسے سو سال کی موت دی، پتہ لگے کہ زندہ ہوتے کیسے ہیں سو سال میں۔ اور اس نیند کی حالت میں تمام سو سال کے واقعات جو گزرنے تھے اور جس کے بعد ایک عجیب انقلاب برپا ہونا تھا، ان لوگوں نے جی اٹھنا تھا، اس بستی نے دوبارہ زندہ ہو جانا تھا، وہ اسے سمجھائے اور سمجھانے کے بعد پھر یہ غلط فہمی دور کرنے کی خاطر کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھے کہ واقعۃً سو سال کے مرے ہوئے جئیں گے۔ فرمایا اپنے گدھے کو دیکھ لے اسی طرح کھڑا ہے کچھ بھی نہیں ہوا اس کو۔ اپنے کھانے کو دیکھ اگر واقعۃً سو سال ہوتے تو سڑ بس جاتا۔ اسی طرح تازہ کا تازہ ہے۔ تو جو ہم تجھے سمجھا رہے ہیں یہ تمثیلات ہیں۔ یہ مری ہوئی بستی ضرور زندہ ہوگی جیسا کہ تجھے رؤیا میں دکھایا گیا۔ اور واقعہ یہ ہوا کہ اس واقعہ کے سو سال کے اندر اس عظیم بادشاہ نے جس کے متعلق بائبل میں ذکر ملتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو دوبارہ زندہ کر دینا تھا جس نے اس اجڑے ہوئے شہر کو آباد کرنا تھا۔ خورس بادشاہ تھا جس کا ذکر یسعیاہ میں ملتا ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تم میں سے نہیں ہے مگر میں اس سے کلام کروں گا اور اس کا ملہم ہونا قرار دیا اور یہ بتایا کہ اس کے ذریعے جو اسرائیل کی اجڑی ہوئی رونق ہے وہ دوبارہ قائم کی جائے گی۔ بنوکد نضر کے برعکس یہ بادشاہ خدا ترس تھا۔ غیر معمولی طور پر بنی نوع انسان کی خیر خواہی کرنے والا تھا۔ ایسا بادشاہ تھا جس کی ایسی تعریف مؤرخین نے کی ہے کہ اس کی کوئی مثال کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ ایک بادشاہ ہے جس میں ہر پہلو سے وہ تعریف دیکھتے ہیں، ایک بھی گند نہیں نکال سکے۔ یہ وہ خورس ہے۔ تو خورس نے اس کے سو سال کے بعد اس کو آباد کر دیا اور اس کی کھوئی ہوئی رونقیں واپس آگئیں۔ SOLOMAN'S TEMPLE دوبارہ بنایا اور بائبل کی ازسرنو تدوین ہوئی اس کے نتیجے میں۔ خورس کے زیر اثر ایسے اہل ایران کے علماء پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے آپ کو بائبل کے ترجموں کے لئے وقف کیا اور ایسی زبان میں جو فارسی اثر کے تابع HEBREW کے ساتھ مل کر ایک نئی زبان بنی تھی اس میں تراجم کئے گئے، بہت بڑی خدمت ہوئی ہے۔ مگر یہ مرنے کے بعد زندہ ہونے کی بات ہو رہی ہے اور ان معنوں میں خدا زندہ کیا کرتا ہے۔ جہاں سب امیدیں خطا ہو جائیں جہاں کوئی امید کی راہ باقی نہ رہے ایک قوم کے متعلق کہہ دیا جائے کہ مر گئی، کھپ گئی، ختم ہو گئی، پھر بھی خدا زندہ کرسکتا ہے اور ایسے معجزے پہلے دکھا چکا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی امت جس کے نبی کو خدا تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے والا قرار دیتا ہے، جس کی تعریف یہ فرمائی گئی کہ اے دنیا کے مردو جب یہ تمہیں اپنی طرف بلائے کہ تمہیں زندہ کرے تو تم اٹھ کھڑے ہوا کرو اس کی آواز پر لبیک کہا کرو۔ ایسے نبی کی امت کے متعلق جب یہ حالات پیدا ہو جائیں تو ہرگز مایوسی کا کوئی سوال نہیں۔ پس پہلے تو میں آپ کو مغربی دنیا میں تبلیغ کے متعلق توجہ دلاتا ہوں کہ وہاں بھی خواہ کس حال کو یہ لوگ پہنچ چکے ہوں یاد رکھیں کہ دعاؤں کی برکت سے مردے پہلے بھی زندہ ہوئے، آج بھی ہوسکتے ہیں، کل بھی ہوں گے۔

اور جہاں تک امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا تعلق ہے خواہ وہ نام ہی کی کیوں نہ ہو، منسوب محمدؐ رسول اللہ کی طرف ہوتے ہیں ان کے متعلق آج کل یہ عام چرچا ہے کہ وہ تو گئے اور احمدی کی بات نہیں غیر احمدی دانشور بڑے بڑے لکھنے لگے ہیں کہ کوئی زندگی کے آثار باقی نہیں رہے، آئے دن ایسے مضامین چھپتے ہیں کیا باقی رہا ہے سوائے نام کے۔ ان کے متعلق بھی کسی احمدی کو زیب نہیں دیتا کہ ان سے مایوس ہو جائے اور یہ کہہ دے کہ ان کے دن گنے گئے اور یہ ہمیشہ کے لئے مٹی میں غرق ہوگئے۔ اگر بنی اسرائیل کے سو سالہ گڑے مردوں کو خدا اٹھا سکتا ہے، اگر عرب کے مشرکوں کے سینکڑوں سال کے گڑے ہوئے مردوں کو خدا زندہ کرسکتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے دعاؤں کے گر سیکھتے ہوئے، ان کے لئے دعائیں کریں اور بڑے الحاح اور یقین سے دعائیں کریں تو دیکھو یہ جی اٹھیں

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

گے، ان کے کان سننے لگیں گے، ان کی آنکھیں دیکھنے لگیں گی، ان کی زبانیں بولنے لگیں گی، ان کے دلوں میں غور و فکر کی صلاحیتیں جاگ اٹھیں گی اور قوم کے دن پھر سکتے ہیں اور پھریں گے انشاء اللہ۔ مگر پہلے اپنے دن پھیریں۔ اپنی آنکھوں سے ان پردوں کو دور کریں جن کا ذکر قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ اپنے کانوں سے ان بوجھوں کو نکالیں جو آپ کی سماعت پر بداثر ڈال رہے ہیں اور اپنے دلوں سے ان میلوں کو دھوئیں جو میلیں آپ کے دلوں میں سوچنے اور سمجھنے کی طاقتوں کو مدھم کر دیتی ہیں یا دھندلا دیتی ہیں یا بعض دفعہ ایسا الجھا دیتی ہیں کہ تاریکی ہی تاریکی رہ جاتی ہے، حقیقی سوچ کا مادہ دل سے نکل جاتا ہے۔

یہ جو دوسرا حصہ ہے اس آج کے خطبے کا اس کے متعلق میں انشاء اللہ اگلے خطبے میں کچھ مثالیں دے کر آپ پر بات کھولوں گا۔ محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ اپنی آنکھوں سے پردے ہٹاؤ، اپنے کانوں سے بوجھ نکالو۔ مثالیں دے کر، روزمرہ کی زندگی کے تجربے آپ کے سامنے رکھ کر بتانا ہوگا کہ یہ بدیاں ہیں جو ہمارے اندر راہ پا رہی ہیں ان سے اپنے آپ کو چھڑائیں ورنہ یہ تین قسم کی بدیاں، تین صلاحیتوں کے اوپر حملہ آور ہیں۔ لہو و لعب، زینت اور تفاخر اور کثرت اموال اور اولاد کی تمنائیں جب یہ معبود بن جائیں تو پھر یہ اندھیرے ہیں جو ان تینوں صلاحیتوں پر چھا جاتے ہیں۔ پھر آپ کے دیکھنے کی طاقت بالکل سلب ہو جاتی ہے کچھ بھی آپ نہیں کرسکتے اسی کا دوسرا نام موت ہے۔ پس دعائیں کریں ان کے لئے جن کو آپ زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ دعائیں ان کے لئے کریں جن کے معاشرے میں آج بہت سے احمدی اپنے وطن کو چھوڑ کر آبسے ہیں اور ان کے اندھیروں کے رحم و کرم پر پڑے ہوئے ہیں۔ روشنی دکھائی دے رہی ہے اور "علیٰ علم" ہونے کے باوجود وہ اندھیرے ہیں ان سے سب سے زیادہ ڈرنے کی ضرورت ہے۔ ان سے ڈرنا سب سے اہم ہے کیونکہ وہ روشنی کے اندھیرے ہیں، یہ میں آپ کو سمجھانے کی بات کر رہا ہوں "علیٰ علم" ہیں۔ جانتے بوجھتے ہوئے یہ برائیاں ہیں پھر بھی آپ کو وہ روشنیاں دکھائی دے رہی ہیں ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

تو اس سلسلے میں جب آپ تبلیغ کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مایوسی کے کئی مراحل سامنے آتے ہیں جب سمجھتے ہیں کہ آگے رستہ ہی کوئی باقی نہیں رہا۔ ان باتوں کو یاد رکھیں کہ یہ سارے مراحل دعا کے ذریعے طے ہوں گے اور رکی ہوئی نبضیں پھر چل پڑیں گی ایسے دوست جن سے آپ کو کلیۃً مایوسی تھی وہ از خود جاگ اٹھیں گے۔ اور یہ بات حقیقتاً دنیا کے مختلف کونوں سے جہاں داعی الی اللہ نئے جوش کے ساتھ اٹھ رہے ہیں لوگ مجھے لکھ رہے ہیں۔ ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں بارہا یہ باتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ فلاں شخص تھا اس پر ہم نے اس طرح توجہ دی، یہ کوشش کی، بالکل پتھر کی طرح تھا جس سے سر ٹکرانے سے اپنے آپ کو نقصان پہنچے اور اس پتھر پہ کوئی اثر نہ پڑے لیکن ہم نے دعائیں کیں اور اب یہ واقعہ ہوا ہے۔ اور حیرت ہوتی ہے دیکھ کر کہ کس طرح خدا نے اس شخص کا دل بدلا ہے۔ کس طرح اس کی تقدیر جاگ اٹھی اور اچانک وہ جو دشمن تھا وہ احمدیت کا فدائی دوست بن گیا۔ یہ دعاؤں کی برکت سے ہوا ہے۔ ایک دفعہ نہیں بارہا یہ ہوچکا ہے اور بارہا اس کی قطعی واضح اطلاعیں مجھے ملتی ہیں اس لئے میں کوئی فرضی کہانی آپ کے سامنے نہیں رکھ رہا، تجربے میں آئی ہوئی، مجرب نسخہ ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تو دعائیں کریں اور دعاؤں کے دامن میں، دعاؤں کے سہارے سے دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھیں۔

پھر جو ابھی آپ کو کھوئے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے نونہال آپ کو ضائع ہوتے دکھائی دے رہے ہیں ان کی فکر کریں۔ یہ نہ ہو کہ دوسروں کو زندہ کر رہے ہوں اور اپنے ہاں قبرستان بن رہے ہوں۔ بہت ضروری ہے کہ ان کی فکر کریں۔ اور پھر سب سے زیادہ امت محمدیہ کی فکر کریں جو کم سے کم نام کے ساتھ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے وابستہ ہیں ان کی زندگی کی دعائیں مانگیں، ان کی زندگی کے لئے جو چارہ آپ کے بس میں ہو کریں۔ اور پھر آخر پر اپنے اندر بھی نگاہ ڈالیں۔ غور کریں کہ آپ کی ذات جو آپ کو روشن دکھائی دے رہی ہے اس میں کہیں اندھیرے تو نہیں لپٹے ہوئے۔ تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ روشنیوں کے لباس میں اندھیرے لپٹے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بصیرت عطا فرمائے، سمجھ اور غور کی طاقت بخشے، ہمارے کان بھی سننے والے ہوں، ہماری آنکھیں بھی دیکھنے والی ہوں، ہمارے دل بھی غور کرنے والے ہوں اور ہم حقیقت میں مردوں کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائیں اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ مئی ۱۹۹۶ء بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم بشیر اصغر صاحب باجوہ (برادر اصغر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ناصر آباد، ربوہ۔
☆ مکرم راجہ فخرالدین صاحب، کراچی۔
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب، فیصل آباد۔
☆ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ظفر، ربوہ۔
☆ مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب۔ (ڈائریکٹر محکمہ زراعت)۔
☆ مکرم ملک عزیز احمد صاحب، لودھراں۔
☆ مکرم صالح شبیبی صاحب (مبلغ سلسلہ انڈونیشیا)۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علّیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

کیا ایک اور جہان Antimatter کا بھی ہے؟

چوہدری خالد سیف اللہ خان

ہماری کائنات مادہ یعنی Matter سے بنی ہوئی ہے جس میں سو کے قریب عناصر (Eliments) ہیں جیسے کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن، لوہا، سونا وغیرہ۔ سائنس دانوں کا خیال تھا کہ ایک اور کائنات ایسی بھی ہونی چاہئے جو اس کا الٹ ہو جس طرح شیشہ میں عکس ہوتا ہے۔ یعنی اینٹی میٹر (Antimatter) کی بنی ہوئی ہو۔ اس خیال کو سائنس فکشن کا موضوع بنایا گیا چنانچہ ایک سلسلہ وار فلم سٹار ٹریک (Star Track) میں ری ایکٹر کا ایندھن اینٹی میٹر سے بنا ہوا دکھایا گیا تھا۔ مادہ اور اس کا الٹ یعنی Matter and Antimatter جب اکٹھے ہوتے ہیں تو دونوں مٹ جاتے ہیں اور عظیم الشان طاقت Energy میں بدل جاتے ہیں۔

خبر آئی ہے کہ سائنس دان پہلی بار اینٹی ہائیڈروجن ایٹم بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہائیڈروجن ایٹم سب سے سادہ ایٹم ہے جس کے مرکز میں مثبت بجلی کا حامل ایک پروٹون ہوتا ہے اور اس کے ارد گرد گھومنے والا ایک منفی بجلی کا حامل اینٹی پروٹون اور باہر ایک اینٹی الیکٹران یا Positron جو مثبت بجلی کا حامل ہوتا ہے۔ اگر سائنس دان اینٹی میٹر بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس سے طاقت ور ہتھیار بنانے کا ایک اور ذریعہ ان کے ہاتھ آ جائے گا۔

اس تحقیق کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ سائنس دانوں کو یقین ہے کہ جہاں ہماری کائنات مادہ کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہے وہاں ایک اور اتنی ہی بڑی کائنات انٹی میٹر کی بھی ہے اور اگر کبھی دونوں اکٹھے ہو جائیں تو دونوں صفحہ ہستی سے نابود ہو جائیں گی اور پیچھے ایک ایسی عظیم طاقت رہ جائے گی جس کا اندازہ لگانا کسی سائنس دان کے بس میں نہیں۔

کائنات میں ہر چیز جوڑوں کی شکل میں پیدا کی گئی خواہ اس کا تعلق عالم جمادات سے ہو، عالم نباتات سے ہو یا عالم حیوانات سے۔ قرآن کریم نے چودہ سو سال قبل یہ عظیم الشان سائنسی انکشاف کر دیا تھا کہ "و من کل شئی خلقنا زوجین لعلکم تذکرون" (۵۱.۵۰) کہ ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے ہیں تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ لہذا جہاں کائنات کی ہر چیز جوڑوں کی صورت میں بنائی گئی ہے کیا عجب ہے کہ خود کائنات کا بھی جوڑا ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جوڑا ہونا مخلوقیت کی دلیل ہے۔ سورہ اخلاص ہمیں یہی بتاتی ہے کہ وہ صرف خدا ہی ہے جو اپنی نوع اور جنس میں اکیلا ہے۔ وہی ہے جو اپنی ذات کے لئے کسی سہارے کا محتاج نہیں بلکہ دوسری ہر چیز اپنے وجود میں آنے اور قائم رہنے کے لئے اس کے سہارے کی محتاج ہے۔ وہی ہے جو علت العلل ہے۔ اس کے سوا ہر چیز اپنے وجود میں آنے کے لئے کسی وجہ (Cause) کی محتاج ہے۔ اس کی نوع یا جنس سے نہ اس سے پہلے کوئی تھا اور نہ بعد میں کوئی ہوگا اور حقیقت تو یہی ہے کہ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جو حقیقی طور پر اس کی طرح کی، اس جیسی یا اس کی ہم پلہ ہو۔ ہر مخلوق چیز کا جہاں ایک آغاز ہے، وہاں اس کا انجام بھی ہے اور وہ اجل مسمی (وقت مقررہ) کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ گویا وقت اور عمر کے ساتھ بندھے ہونا بھی مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔ خالق کا اس پہلو سے بھی کوئی کفو نہیں۔ وہی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس عظیم سورت میں مخلوقیت کی کھوٹ سے خدا تعالیٰ کو خالص کر کے دکھایا گیا ہے اور اس کی ایسی تنزیہی صفات کو پیش کیا گیا ہے جنہوں نے خدا کو مخلوقیت کی ہر صفت سے منزہ قرار دے کر اس کی خالص توحید کو پیش کیا ہے۔

فسبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

خوشاب میں ایک احمدی مسلمان پر قاتلانہ حملہ

[پریس ڈیسک]: پاکستان سے آمدہ ایک تازہ اطلاع کے مطابق مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۶ء کو خوشاب کے ایک احمدی مسلمان شیخ بشارت احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر پر ایک شخص نے چھری سے قاتلانہ حملہ کیا اور سینے پر دو وار کئے جن میں سے ایک کافی گہرا ہے۔ مکرم شیخ صاحب نے حملہ آور کو پہچان لیا مگر پھر بھی پولیس نے اس کے خلاف پرچہ درج نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں جب جماعت احمدیہ کا ایک وفد اعلیٰ پولیس افسران سے ملا تو ان کو یقین دلایا گیا کہ حملہ آور کو گرفتار کیا جائے گا مگر چونکہ حملہ آور ایک مذہبی تنظیم کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے پولیس اس کے خلاف پرچہ درج کرنے میں لیت و لعل سے کام لے رہی ہے۔

ادھر پولیس ڈاکٹر نے بھی زخموں کے بارہ میں صحیح سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے انکار کر دیا ہے اور ایک زخم کو معمولی اور دوسرے کو زیر مشاہدہ قرار دیا ہے۔ شیخ بشارت احمد صاحب ہسپتال میں ہیں جہاں ان کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ شیخ صاحب سرکاری ڈیوٹی کے بعد اپنی کریانہ کی دکان پر کام کرتے ہیں اور یہیں ان پر حملہ ہوا تھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

FOLMAN
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 · 0181-553 3611

آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے

پردے کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا حد سے زیادہ ضروری ہے

عورت کا وقار اور عورت کی عزت اسلام کے پردے کی تعلیم سے وابستہ ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۹۵ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت سے خطاب کا آغاز فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(سورہ الاحزاب: ۶۰)

قرآن کریم کی جو آیت سورہ احزاب کی ساٹھویں آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ انہی آیات میں سے ایک ہے جن کی اس سے پہلے ابتداء میں تلاوت کی جاچکی ہے اور اس کا تعلق پردے سے ہے۔ پردے کا مضمون بارہا مجھے بیان کرنے کی توفیق ملی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس مضمون کو بیان کرنے اور سمجھا کر، کھول کر ذہن نشین کرانے کی ضرورت بڑھتی جارہی ہے۔ احمدیت ایک ایسے دور میں داخل ہو رہی ہے جہاں مختلف قوموں اور مختلف معاشروں سے احمدیت کا رابطہ بڑھ رہا ہے اور مختلف قدریں ہر سمت سے احمدیت پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہیں اور احمدیت تمام قدروں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ پس جب اس طرح بڑے وسیع پیمانے پر دریاؤں کا امتزاج ہو تو بعینہ یکساں صورت نہیں رہا کرتی، کچھ اثر قبول کئے جاتے ہیں، کچھ اثر چھوڑے جاتے ہیں اور اس طرح باہم امتزاج سے جو وسیع پیمانے پر ہو ایک نیا مزاج ابھرتا ہے اور نیا مزاج ظاہر ہوتا ہے۔

پردے سے متعلق میں خصوصیت سے آج اس لئے آپ سے مخاطب ہوں کہ یہ امور جو میں نے بیان کئے ہیں ان کے نتیجے میں مختلف ممالک میں مختلف سوال اٹھتے رہتے ہیں اور مجھ سے پوچھے جاتے ہیں، مسلمانوں کی طرف سے بھی اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی۔ اور اس کے علاوہ احمدیوں کی طرف سے بھی جو پاکستان میں یا ہندوستان میں بستے ہیں بارہا مختلف رنگ میں توجہ دلائی جاتی ہے۔ لیکن اس مضمون کو کھولنے سے پہلے جو میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث کے حوالے سے کھولوں گا، میں مزید آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت احمدیت کا قافلہ بہت لمبا ہو چکا ہے۔ ایک سرا اس کا جو اگلا سرا ہے اس کی اور کیفیت ہے، جو سب سے آخر پر چل رہا ہے اس کی اور کیفیت ہے، بیچ میں مختلف مزاج اور مختلف نوعیت کے لوگ شامل ہیں۔ اس لئے ان سب کا مختصراً ذکر ضروری ہے تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ پردے کے تعلق میں احمدی خواتین کیا مسلک اپنائے ہوئے ہیں اور کتنے مسلک اس جماعت کے اندر اس وقت Already یعنی پہلے ہی سے موجود چلے آرہے ہیں۔

سب سے آگے قافلے کے سر پر جو گروہ اس وقت گامزن ہے اس میں آپ پردے کو عموماً پاکستانی برقع کی صورت میں اس طرح دیکھتی ہیں کہ بعض دفعہ وہ شدت میں بہت زیادہ بڑھ چکا ہوا ہوتا ہے۔ میں نے بعض ویڈیوز دیکھی ہیں جو پاکستان میں تیار ہوئیں اور یہاں ایم۔ ٹی۔ اے۔ پر دکھانے کے لئے بھیجی گئیں لیکن دل میں تردد ہوا کہ ان کو اسی طرح پیش کیا جائے کیونکہ جب پردے کا تصور ایک عالمی حیثیت اختیار کر چکا ہو اور ہر نوع کے دیکھنے والے، ہر قسم کے دیکھنے والے ہوں تو محض ایک نمونے کو خالصۃً اسلامی نمونے کے طور پر پیش کرنا یہ پردے کے لئے ممد ہونے کی بجائے اس کی راہ میں حائل ہو سکتا ہے اور اس کے رد عمل ایسے ہو سکتے ہیں جو بالآخر اسلام کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں۔ پس ایسا کس کر برقع باندھا ہو کہ صرف آنکھیں ننگی ہونے کا احتمال ہو اور اس پر بھی کالی عینک چڑھی ہو جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں عینک کا رواج ہی کوئی نہیں تھا، نہ بنائی جاتی تھیں، تو سوال یہ ہے کہ کیا یہی اسلامی پردہ ہے جس کو اختیار کرنا ہر مسلمان خاتون کا فرض ہے۔ اس کے علاوہ اس سے ہٹ کر جو بھی طرز اختیار کی جائے گی وہ غیر اسلامی ہوگی اگر یہ تصور ہے تو یہ غلط تصور ہے۔

پردے کی ایک روح ہے جسے تفصیل سے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی ہے اس روح کو جب تک ہمیشہ پیش نظر نہ رکھیں گی اس وقت تک آپ کو حقیقت میں علم ہو ہی نہیں سکتا کہ پردہ کیا ہے اور کن حالات میں کس حد تک اس میں نرمی کی گنجائش ہے، کن حالات میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔ پس بجائے اس کے کہ محض کوئی ایک مسلک میں آپ کے سامنے پیش کروں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس قافلے کے سر پر تو ایسی خواتین آپ کو دکھائی دیں گی جن کے نزدیک ہاتھوں کا نظر آنا بھی پردے کے خلاف ہے، جن کے نزدیک آنکھیں اگر کسی کونے سے دکھائی دے جائیں تو وہ بھی بے پردگی ہے اور اس طرح یہ باہر پھریں تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ اگر مسلمان ہونگے تو یہ کرنا پڑے گا۔ اس کے برعکس اس کے پیچھے پیچھے کچھ ایسے لوگ ہیں جو درمیانی مزاج رکھتے ہیں۔ پردہ کرتے ہیں مگر اس سختی سے اپنے چہرے کو ڈھانپتے اور کستے نہیں ہیں کہ گویا چہرہ دکھائی دینا ہی بہت بڑا گناہ ہے۔ اور متلون مزاج بھی ہیں ان میں لیکن متدین مزاج بھی ہیں۔ متلون مزاج ان معنوں میں کہ کبھی احمدیوں میں آتے ہیں تو پردہ نسبتاً سخت ہو جاتا ہے، کہیں غیروں میں جاتے ہیں تو کچھ زیادہ ڈھیلا ہو جاتا ہے ان کو میں متلون مزاج کہتا ہوں۔ متدین مزاج وہ ہیں جو مناسب، متوازن طرز عمل کو ہر جگہ برابر اختیار کرتے ہیں۔ جو ان کا پردہ احمدی مجالس میں ہے وہی پردہ غیروں میں بھی جا کر ہوتا ہے۔ جو ایک ملک میں ہے وہ دوسرے ملک میں بھی چلتا ہے اور اس پہلو سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جب آصفہ زندہ تھیں تو ان کو میں نے اس معاملے میں ضرورت سے زیادہ سخت پردہ کرنے کا نہ کبھی کہا، نہ مناسب سمجھا کہ وہ وہی نمونہ پیش کریں جو اس سے پہلے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ اس معاملے میں مختلف خواتین کا پس منظر، کس طرح ان کی تربیت کی گئی، کس ماحول میں وہ اٹھیں، کس ماحول میں ان کو پردہ سکھایا گیا یہ بھی ایک تعلق ہے اس پس منظر سے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بیگم اس سے پہلے پردہ کیا کرتی تھیں۔ لیکن وہ ماحول جس میں اس پردے کی ضرورت تھی وہ اور تھا۔ اس بحث میں پڑے بغیر کہ کس حد تک وہ پردہ بعینہ اسلامی تھا، کس حد تک ضرورت سے زیادہ سخت تھا، میں نے آصفہ سے ہمیشہ یہ کہا کہ آپ وہ مناسب پردہ رکھیں جو بعض لوگوں پر دوبھر نہ ہو اور بعض لوگوں کو کھلی چھٹی بھی نہ دے۔ اپنے آپ کو سنبھال کر رکھیں۔ کچھ چہرہ اگر دکھتا بھی ہے تو میرے نزدیک کوئی حرج نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام نے چہرے کو اس طرح کسنے کا حکم نہیں دیا۔ ہاں بعض حالات میں، بعض معاشروں میں جب کہ غیروں کے ساتھ مقابلے تھے جب کہ مسلمانوں میں بھی گروہ بٹ رہے تھے کوئی پردے کے قائل، کوئی بالکل کھلی چھٹی کر گئے تھے اس وقت احمدیت نے ایک خاص رنگ اختیار کیا ہے۔ اسے ہمیشہ کے لئے دائمی مثال نہیں بنایا جا سکتا۔

دائمی مثال وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش فرمائی ہے اور اس میں تمام پہلو رکھے گئے ہیں۔ ہر صورت حال کا ذکر ہے۔ **اور اس صورت حال میں پردے کے کیا معنے بنتے ہیں اس کے متعلق قرآنی تعلیم موجود ہے۔ پس یہ جو تعلیم آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے پیش نظر آپ خود اپنے لئے ایک راہ معین کریں۔** اس قافلے کا جس کا میں نے ذکر کیا ہے وہ بہت لمبا ہے۔ اس کے سر پر وہ خواتین ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے پیچھے وہ ہیں جو پردے کو بے عزتی سمجھتی ہیں اور پردے سے شرماتی ہیں۔ ان کا پردہ چھوڑنا ضرورت کے نتیجے میں نہیں بلکہ پردے کے حکم سے حیاء کرتی ہیں۔ اپنا جسم دکھانے میں ان کو حیاء محسوس نہیں ہوتی مگر قرآنی سنت کو اختیار کرنے میں ان کا دل حیاء محسوس کرتا ہے۔ اور اس پہلو سے بعض خاندان ہیں جماعت احمدیہ میں جو بعض دوسری باتوں میں بڑے مخلص دکھائی دیں گے مگر ان کی روایت بن گئی ہے کہ ہمارے خاندان میں پردہ نہیں آسکتا، ہم اونچے ہیں، پردہ تو پرانے زمانے کے لوگوں کا کام ہے، نسبتاً ادنیٰ ترقی یافتہ خاندانوں کا کام ہے۔

اسی طرح بعض پیشوں کے ساتھ پردے سے حیاء وابستہ ہوتی جارہی ہے مثلاً فوج کے افسر جو ہیں اور بعض C.S.P. افسران وغیرہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں تو پردہ نہیں چل سکتا۔ ہم تو جب چھوٹے درجے پر تھے، وہ اپنے آپ کو بڑے درجے پہ سمجھ رہے ہیں نا، فوج میں افسر ہو گئے اور بڑا درجہ کیا مل سکتا ہے ان کو یا کسی حکومت کے نوکر ہو گئے یہ بھی وہ سمجھتے ہیں بہت بڑا درجہ عطا ہوا ہے، تو اب پردے کے درجے چھوٹے ہیں ہمارے درجے اونچے ہو گئے ہیں۔ اگر ہماری بیویاں اسی طرح ہمارے ساتھ پردہ کر کے چلیں گی تو ہمارے آئندہ کے امکانات پر ایک بدسایہ سا پڑ جائے گا، ہماری ترقی کے امکانات روشن نہیں رہیں گے اور ضروری ہے کہ ہماری بیویاں اسی طرح کا کردار اختیار کریں جیسے غیر احمدی بیویاں کرتی ہیں اور اس سوسائٹی میں اسی طرح ملیں جس طرح غیر احمدی بیویاں ملتی ہیں۔ تو گویا وہ احمدیت سے نکل کر، احمدیت میں رہتے ہوئے، ایک الگ جزیرہ سا بنا لیتے ہیں۔ اور جب تک یہ جزیرہ ان لوگوں میں ڈوبا رہے جن کا وہ اصل میں حصہ ہے اس وقت تک کوئی خاص طور پر تکلیف محسوس نہیں ہوتی، ہمیں پتہ ہی نہیں وہ بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔ لیکن جب یہی لوگ اسی شان کے اور اسی مزاج کے ساتھ باقی احمدیوں میں داخل ہوتے ہیں اور ان پر اثر انداز ہوتے ہیں تو وہاں پھر خطرے کی گھنٹی بجنے لگتی ہے اور ان کو سمجھانے کے لئے طبیعت مائل ہوتی ہے کہ تم کس بات میں فخر بنائے ہوئے ہو، یہ دنیا کی چھوٹی موٹی عزتیں یہ چند ترقیاں، یہ چند افسریاں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

اسلامی معاشرہ سب سے زیادہ قابل قدر چیز ہے اور اس کو ہم نے نافذ کرنا ہے۔ ہم نے اس کی حفاظت کرنی ہے۔ ہم نے اس کو لے کر آئندہ مستقبل میں بڑھنا ہے۔ اگر غیروں کی نقالی میں تم اپنی قابل عزت اور قابل احترام چیزوں سے شرمانے لگو گے تو پھر دنیا میں نیکی پر شرم آنے لگے گی اور بدیاں قابل فخر ہو جائیں گی۔ اور یہ بات جو میں کہتا ہوں یہ بالکل حقیقت ہے اسی طرح قومیں تنزل اختیار کرتی ہیں۔ جب بھی کوئی خوبی کی بات جو حقیقت میں خوبی ہو اس سے قومیں شرمانے لگیں اور بدیوں پر بے حیائی اختیار کریں تو پھر وہ دن ہے جو قوم کے تنزل کے متعلق ایک تقدیر لکھ دیتا ہے۔ پھر آئندہ ہمیشہ وہ قوم تنزل پذیر ہوتی چلی جاتی ہے، گرتی چلی جاتی ہے اور اسے پھر سنبھالا نہیں جا سکتا۔ پس ہم نے ایک قدر کی حفاظت کرنی ہے۔ **اس بحث میں نہ مبتلا ہوں کہ پردہ اتنا سخت ہے یا اتنا سخت ہے۔ پردے کی روح کو سمجھیں اور ہر احمدی خاتون میں پردے کی روح نمایاں طور پر دکھائی دینی چاہئے۔** اس پہلو سے میں آپ کے سامنے قرآن کریم کے حوالے سے یہ مضامین کھول رہا ہوں ان کو غور سے سنیں اور سمجھیں اور اپنے لئے ایک لائحہ عمل تراشیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینجر)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۷۳)

سباڈیلا (Sabadilla) ، ریومیکس (Rumex) اور اس سے ملتی جلتی دواؤں کے خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۷ مارچ ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۲۷ مارچ ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ہومیو پیتھی کلاس میں سباڈیلا، ریومیکس اور ان سے ملتی جلتی دوائیں پڑھائیں۔

سباڈیلا (Sabadilla)

حضور نے فرمایا یہ دوا چھینکوں کے لئے مشہور ہے۔ ڈاکٹر عموماً ۶ میں یا کم طاقت میں تجویز کرتے ہیں۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ ۳۰ زیادہ مفید ہے۔ سباڈیلا کا مریض سردی بہت محسوس کرتا ہے۔ معمولی سردی سے بھی کانپنے لگتا ہے۔ ہر ٹھنڈی چیز اس کے لئے مضر ہے۔

لیکسز کی علامتیں اس میں پائی جاتی ہیں یعنی بائیں سے دائیں کی طرف حرکت۔ لیکسز کا مریض بھی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ لیکسز خود چھینکوں کی الرجی میں جسے (Hay Fever) کہتے ہیں اس میں چوٹی کی دوا ہے۔ اگر وہ بہار کے موسم میں ہو۔ سباڈیلا بھی اس موسم کی دوا ہے۔ ایلیم سیپا خزاں کی دوا ہے۔ سباڈیلا کا کرانک لیکسز ہے اور ایلیم سیپا کا کرانک ایلیومینا ہے۔ لیکن کرانک میں یاد رکھیں عام طور پر جب Accute اٹیک ہو تو اسے چھوٹی دوا سے شفا دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جب وہ ٹھیک ہو جائے تو پھر وہ وقت ہے کہ اس کا علاج کرانک سے شروع کیا جائے۔ اور یہ بہت مفید اور بے ضرر طریقہ ہے۔ اگر Accute بیماری ہو تو اس کو کرانک دوا بعض دفعہ پوری طرح سنبھال نہیں سکتی۔ بعض دفعہ پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب سباڈیلا کی علامت ہو تو سباڈیلا ہی دیں۔ جب مریض ٹھیک ہو جائے تو اس کا انتظار نہ کریں کہ مریض پر دوبارہ حملہ ہو تو لیکسز دی جائے بلکہ ۱۰۰۰ میں ایک خوراک دس پندرہ دن کے وقفے سے دی جائے تو وہ کیوریٹو ہے۔ لیکن اگر سباڈیلا فیل ہو جائے اور وقتی دوائیں کام نہ کریں تو پھر بھی لیکسز استعمال ہو سکتی ہے۔ اور بعض دفعہ بعض مریضوں میں تو لگتا ہے کہ جادو کا سا اثر ہوا ہے۔ ایک خوراک دی اور چھینکیں بند ہو گئیں۔ چھینکوں کی بیماریاں مختلف شکلیں ڈھالتی رہتی ہیں۔ اس کا علاج مشکل ہے لیکن جو بھی علاج ہیں ان میں یہ اچھے علاج ہیں۔ جو اکثر مایوس نہیں کرتے۔

سباڈیلا میں خود بھی بعض پہلوؤں سے Chronicity پائی جاتی ہے۔ یعنی لمبا مرض ہو جانا۔ اگر نزلہ پرانا ہو جائے اور ناک کی نالیوں میں نزلہ بیٹھ ہی رہے تو اس پرانے نزلہ کا علاج لیکسز نہیں ہے بلکہ سباڈیلا دینا ہوگا۔ سباڈیلا جو خاص چھینکوں سے تعلق رکھتا ہے اس میں نزلہ نہیں ہوا کرتا اس لئے فرق کریں۔ ایک ہے عام نزلہ اور ایک ہے Hay Fever الرجیز۔ وہ وقتی طور پر دورے ہوتے ہیں بڑی کثرت سے چھینکیں آ رہی ہیں۔ اور جب وہ دورہ ختم ہو جائے گا تو نزلہ نہیں رہے گا۔

لیکن بعض نزلے ہیں جو لمبا عرصہ تک بلغم بناتے اور مصیبتیں ڈالتے ہیں۔ ان میں اگر شروع میں سباڈیلا کی علامت ہو مستقل اس قسم کا نزلہ ٹھہر جائے تو سباڈیلا اس کا علاج ہے۔

اس کی خاص علامت اس کو پھولوں کی خوشبو سے بہت چھینکیں آتی ہیں اور وقت بھی بہار کا ہے جب پھول کھل رہے ہیں۔

اس کی ایک اور علامت یہ ہے کہ بعض دفعہ لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ میرا ایک کلہ بڑا ہو گیا ہے، کان یا ناک بڑا ہو گیا ہے، سائز سے بڑا ہے، پھول گیا ہے۔ کئی دفعہ ایسے مریض آئے ہیں کہ کہتے ہیں کہ میرا چہرہ سوجا ہوا ہے یا ایک طرف سوجی ہوئی ہے اور دیکھنے میں نہیں ہوتی۔ یہ سباڈیلا کی خاص علامت ہے۔ اس علامت پر جو بھی اس کی دوسری تکالیف تھیں وہ بھی ساتھ ہی ٹھیک ہو جاتی تھیں۔

اس میں صرف سوجنے کا نہیں بلکہ مریض کہتا ہے کہ پسلیاں یا ٹانگیں ٹیڑھی ہو گئی ہیں۔ توہمات کے لحاظ سے یہ خیال مریض کے دل سے نکالا نہیں جا سکتا۔ اس پہلو سے بعض دوائیں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اگر خاص قسم کا وہم ہو تو ایسی دوائیں بیماریوں کو بھی ٹھیک کر دیتی ہیں۔

ایک تھوجا (Thuja) کا وہم ہے۔ لگتا ہے کہ میں شیشے کی طرح ہوں ٹوٹ جاؤں گا یہ وہم دماغ میں ہوتا ہے۔

صرف سوجنے کا ہی احساس نہیں بعض کو سوکھنے کا بھی احساس ہو جاتا ہے۔ سباڈیلا میں یہ توہمات صرف بعض اعضاء کے متعلق ہوتے ہیں۔ سارے جسم کے بارے میں نہیں۔ بعض Fix Ideas ہوتے ہیں۔ مثلاً آئیوڈین میں ہوتے ہیں کہ تھائیرائیڈز صحیح کام نہیں کر رہے۔ ان مریضوں میں بھی ایسے خیالات پائے جاتے ہیں۔ تھائیرائیڈز کے کمبی نیشن میں مکسڈ آئیڈیاز ہوں تو آئیوڈین ضرور دینی چاہئے۔ ہومیو پیتھک میں "اینا کارڈیم" میں بھی ایسا ہی ہے۔ بڑی مشہور اور مئوثر دوا ہے۔ اس کے مریض کو مذہبی خیالات ہوتے ہیں کہ شیطان میرے اوپر آ کر بیٹھ گیا ہے۔ مجھ سے باتیں کرتا ہے۔ بعض کو فرشتے چڑھ جاتے ہیں۔

Hay Fever میں کھجلی بھی ہوتی ہے۔ ایک تو چھینکیں خود کھجلی کی علامت ہیں۔ اکثر کو ناک کے اوپر یا اندر کھجلی ہوتی ہے۔ اندر ہو تو چھینکیں آتی ہیں، باہر ہو تو کھجلی ہی محسوس ہوتی ہے۔

سباڈیلا کی کھجلی جو خاص طور پر پہچانی جاتی ہے وہ تالو میں ہوتی ہے۔ Wythia اس کھجلی کے لئے خاص دوا ہے۔

اگر یہ کھجلی جگہ بدلے، تالو سے ٹھیک ہونے کے بعد ٹریکیا وغیرہ پر شدید کھجلی کا حملہ ہو اور اس کی وجہ سے بار بار کی کھانسی اور بے چینی پیدا ہو تو اس کو نکس وامیکا، ٹھیک کر لیتا ہے۔

اگر تالو پر چڑھی ہوئی ہو تو ودیا اور سباڈیلا۔ اگر ناک میں واپس چلی جائے تو جو روز مرہ کی دوائیں ہیں چھینکوں کے لئے وہ استعمال ہونگی۔ اگر ٹریکیا اور گلے میں بیٹھ جائے تو نکس وامیکا۔ آرسنک سے بھی یہ مشابہ ہوتا ہے اپنی نزلاتی کیفیات میں۔ لیکن آرسنک میں برننگ (Burning) بہت زیادہ ہے۔

سباڈیلا میں ناک کے کنارے سرخ ہو جائیں گے لیکن اگر آنکھیں سرخ ہو جائیں اور آرسنک اور سباڈیلا کی ملی جلی علامات ہیں، تو "یوفریزیا" دی جائے۔

بعض دوائیں ایسی ہیں کہ جن میں بیماری کے دوران بھوک بہت لگتی ہے اور سباڈیلا کو بھی چھینکوں کے حملے میں بھوک بڑھ جاتی ہے۔

ورمز (Worms) کی یہ چوٹی کی دوا ہے۔ ہر قسم کے ورمز میں مفید ہے۔ اس لئے وہ جو فارمولا میں نے بتایا تھا وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ناک کے اندر یا اردگرد، ہونٹوں کے کنارے، تالو وغیرہ پہ جہاں بھی مستقل کھجلی کی علامات پائی جائیں اور بعض دفعہ اس کو Hay Fever کہہ کے ہر قسم کے علاج کر بیٹھتے ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا ایسے مریض کے اندر غالب امکان ہے کہ پیٹ میں کیڑے ہیں پس انتڑیوں کے احساسات بیرونی حصوں میں منتقل ہونا ایک طبعی بات ہے۔ انفلیمیشن معدے کی ہو تو منہ کے اندر آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کو زائد بتا رہا ہوں۔ یہ بات کتابوں میں نہیں ملتی کہ پہچانا ہو تو اگر پیٹ میں کیڑے ثابت ہوں تو کیڑوں کا علاج کریں گے۔ اس سے دوسری نزلاتی علامتیں بھی ٹھیک ہونگی۔

اگر نزلاتی علامتیں قابو میں نہیں آ رہیں تو کیڑوں والی دواؤں میں علامتیں تلاش کریں۔ سائنا بھی اس میں ہے۔ حالانکہ اس کو انٹی الرجک دوا کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ مگر جو بھی کیڑوں والی ہیں ان کو آپ یہ پڑھ کر دیکھیں ان میں ناک اور ٹریکیا (سانس کی نالی) وغیرہ میں وہی الرجی والی علامتیں ضرور ملیں گی۔ اوور یز میں ایسا احساس جیسے چاقو چل رہے ہوں یہ اس کی خاص علامت ہے۔

ایک دوا ہے جو کیڑوں میں سباڈیلا کا مقابلہ کرتی ہے اس سے ملتی جلتی علامتیں رکھتی ہے۔ سائنے پس نائیگرا (Sinapis Naigrat) یہ بھی سباڈیلا کی ہم پلہ ہے اس معاملے میں۔ اور ایک دوا میں نے بتائی تھی جو عام طور پر ملتی نہیں مگر میرے تجربے میں ہے کہ صرف کیڑوں میں مفید ثابت ہوتی ہے، وہ ہے سٹینم۔ اس کے اثر سے یوں لگتا ہے کہ جیسے کیڑے پگھل رہے ہوں۔

ریومیکس (Rumex)

ریومیکس بھی سباڈیلا کی طرح سردی مٹاتا ہے۔ سردی میں تکلیف بڑھتی ہے۔ ایسا مریض جس کو سردی سے تکالیف بڑھیں بعض لوگ ہمیشہ چہرہ ڈھانک کر سوتے ہیں۔ ریومیکس کا مریض بھی ان میں ہی ہے اور (Hepper Sulph) میں تھوڑا سا یا آدھا ہاتھ باہر نکل آئے تو اس سے تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی چھینکیں شام کو شروع ہونگی اور رات کو زیادہ ہونگی۔

نیند میں بھی ریومیکس کو تکلیف جاری رہتی ہے۔ اس کا پھر لیکسز سے فرق کیا ہوگا۔ فرق یہ ہے کہ لیکسز کا مریض اگر سوئے نہ، تو جب تک مریض جاگا رہے گا اسے اٹیک نہیں ہوگا۔ جب سویا تو حملہ ہوگا۔ ریومیکس اور بعض دوسری دوائیں ہیں جو لیکسز سے مشابہ ہیں ان کا نیند سے کوئی تعلق نہیں رات کے وقت سے ہے۔ شام اندھیرا ہوا تو یہ بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔

ریومیکس کی کھانسی گیارہ بجے رات کو نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہے۔ کرومیم اور ریومیکس میں سونے سے تعلق نہیں۔ رات گیارہ بجے تکلیف بڑھتی ہے۔ اس کی کھانسی کے ساتھ بیٹھی ہوئی، پھنسی ہوئی آواز (Horseness) ہو جاتی ہے۔ یہ ریومیکس کے علاوہ فاسفورس میں بھی نمایاں ہے۔ کاسٹیکم میں بھی ہے۔ فرق کیا ہے؟ کاسٹیکم میں فالج کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ ووکل کارڈز کا فالج ہو تو آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اگر فالجی علامت سے گلا بیٹھے تو کاسٹیکم ہے۔ فاسفورس اور ریومیکس یہ دونوں بلغمی اثرات کے نتیجے میں جب بلغم اس کے کارڈز پر جم کر خشک ہو جائے تو آواز بیٹھتی ہے۔ ایک اور دوا جو اس میں مفید ہے ہیپر سلف ہے۔

فاسفورس میں انفلیمیشن نمایاں ہوتی ہے۔ لیکن ہیپر سلف میں وہ چیز پھنسی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ بعض بیماریوں میں کمبی نیشن ہے ایک مرض کا دوسری مرض کے ساتھ مثلاً نزلہ ہے تو جوڑوں کا درد، رومیٹزم (Rhumatism) بھی ہوگا۔ اور ادلتے بدلتے بھی ہیں۔ نزلہ ٹھیک ہوا تو رومیٹزم کا درد شروع ہو گیا اور رومیٹزم ٹھیک کریں تو ناک میں جا کر نزلہ بیٹھے گا۔ یہ ریومیکس میں نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ یہ کلکیریا فاس میں بھی نمایاں ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ بچی بڑی ہو رہی ہو اور سردی لگ کر مینسز کی تکلیف ہو جائے تو ساری عمر تکلیف جاری رہے گی۔ اور شدید دردوں اور مصیبت میں سے گزرتی ہے۔ جب تک کلکیریا فاس نہ دیں گے دوسری دواؤں سے وقتی طور پر فائدہ بھی ہو تو بیماری نہیں ہٹتی۔ اس لئے اس کو عورتوں کی دوست کہا جاتا ہے۔ ابارشن کے لئے جس میں خون آنے کا رجحان ہو کلکیریا فاس بہت اچھی ہے۔

میں اسقاط حمل کو روکنے کی جو دوائیں دیتا ہوں اس میں فیرم فاس، کلکیریا فاس اور کالی فاس، یہ روٹین میں اور ساتھ کولوفائیلم دیتا ہوں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

خلافت رابعہ کی عظیم برکات

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

خلافت احمدیہ کا دور رابع جماعت کی دوسری صدی کے سر پر قیام میں آیا۔ دوسری صدی احمدیہ کے تقاضے تجریدی ہونے کے ساتھ ساتھ تفوق علمی کے تقاضے بھی تھے۔ کیونکہ دنیا کا مزاج اس حد تک علمی اور تحقیقی ہوچکا تھا کہ دنیا کی معلمی کی دعویدار جماعت کو عقلی اور سائنسی اعتبار سے بھی دجالی فتنوں کا مقابلہ کرنا تھا۔ علمائے مغرب کے اسلام پر حملے گو تنگ نظری اور تعصب کے آئینہ دار تھے لیکن ان حملوں کو علمی رنگ دے کر دجل کا مظاہرہ کیا گیا تھا اور یہ قلمی حملے مغربی مفکرین کے زیراثر اس قدر عالمگیر وسعت اختیار کر چکے تھے کہ ان کے سدباب کے لئے ایک مؤثر بین الاقوامی پلیٹ فارم کی ضرورت تھی جو بظاہر جماعت کی مالی اور انسانی استطاعت سے باہر تھا۔ INFORMATION مغرب کی لونڈی تھی۔ مغرب جس طرف چاہتا تھا اس کا رخ موڑ دیتا تھا اور غیر مغربی دنیا اس کی اتباع پر مجبور تھی۔ گویا کہ یہ حملے اس خوف کے بغیر جاری تھے کہ ان کا دفاع بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مغرب اس حقیقت سے خوب واقف تھا کہ عالم اسلام ان حملوں سے دفاع سے نہ صرف عاجز ہے بلکہ خود عالم اسلام، اسلام پر ان حملوں میں ہر طرح سے ممد و معاون ہے۔ نظریاتی سطح پر مسلمان خود اپنی ہی غلطیوں سے مغرب سے مرعوب و مغلوب ہو کر اس کا ہمنوا بن چکا ہے اور اس کے پاس سوائے APOLOGIES کے کچھ باقی نہیں رہا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی دین اسلام سے ایک وعدہ کر رکھا تھا کہ ایک ایسا شخص مبعوث کیا جائے گا جو ان حالات میں بھی "لیظہرہ علی الدین کلہ" کا مصداق ہوگا۔ وہ ایسا ایسا قلمی اور علمی اسلحہ تیار کرے گا کہ جس کا توڑ ناممکن ہوگا۔ وہ قرآن کے مدفون خزائن کو ازسرنو نکال کر دنیا کے فلاسفروں کے منہ بند کردے گا۔ بنیادی طور پر تو ان علمی اور روحانی خزائن کی دریافت اور تقسیم کا کام ایک صدی قبل ہی وقوع میں آچکا تھا۔ لیکن ان کی مؤثر تقسیم کا کام ایک نئے انداز سے خلافت رابعہ کے دور میں شروع ہوا۔ اور اس سے قبل یہ کام عالمگیر اور مؤثر طور پر کرنا ممکن بھی نہیں تھا کیونکہ ابھی وہ وسائل اور ایجادات معرض وجود میں نہیں آسکی تھیں جو اس مشن کی تکمیل کے لئے ضروری تھیں۔ اس کام کو مؤثر طور پر سرانجام دینے کے لئے مصنوعی سیاروں کے ایک جال کی ضرورت تھی جو پورے کرہ ارض کو ایک ہی کلاس روم بنا سکے اور ایک ہی معلم دنیا کی ساری زبانیں بیک وقت بول کر ہر قوم کو اس کی اپنی ہی زبان میں تعلیم دے سکے۔

جونہی یہ ذرائع معرض وجود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ابن فارس ایدہ اللہ کو ضروری صلاحیتوں سے نواز کر اس کام پر مامور فرما دیا۔ جو یہ کام بطریق احسن سرانجام دے رہا ہے۔ گو یہ کام ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں سے گزر رہا ہے لیکن دوزبین آنکھ سے یہ اوجھل نہیں ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ایک فیصلہ کن دور میں داخل ہوچکی ہے۔

اس نئے دور کی یہ خصوصیت خاص توجہ کی مستحق ہے کہ یہ کام خلیفہ وقت کے بغیر کسی کو نہ سوجھا اور نہ ہی سوجھ سکتا تھا۔ کیونکہ لیزر شعاعوں کی طرح جب تک جماعت کی علمی اور فکری شعاعیں نقطہ خلافت پر مجتمع نہ ہوں وہ اپنا اثر دکھانے کی اہل ہی نہیں ہوسکتیں۔ شعاعیں تو ہر وقت موجود رہتی ہیں لیکن وہ مؤثر اسی وقت ہوسکتی ہیں جب انہیں فوکس کرکے ایک نقطہ واحد پر لایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی امیر ترین حکومتیں بھی اس نوعیت کا کام کرنے سے عاجز رہی ہیں اور رہیں گی جب تک کہ وہ نظام خلافت کے تحت ان امور کو سرانجام نہ دیں۔ مادی وسائل کا اجتماع اور ارتکاز تو اقوام عالم کے بس میں ہے اور وہ یہ کام مادی سطح پر کرنے کی اہل ہیں۔ لیکن اس کام کی سرانجام دہی میں جن غیر مادی وسائل کی ضرورت ہے وہ انہیں میسر نہیں ہیں۔ خلیفہ وقت کو جس طرح پر لاکھوں انسانوں کے دلوں، جذبات، خیالات اور فکر پر کنٹرول حاصل ہے اور وہ انہیں مجتمع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دنیا کی دیگر تنظیمیں اور قومیں اس صلاحیت سے عاری ہیں۔ مثلاً اگر خلیفہ وقت چاہے کہ بغیر مادی وسائل کے ہزاروں انسانوں کو کسی تحقیقی پروجیکٹ پر اس طرح سے لگادے کہ وہ پروجیکٹ ان کا اوڑھنا بچھونا بن جائے تو اس کے لئے یہ کام چنداں مشکل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی عام حکومت ہزاروں افراد کو کسی ایسے منصوبے پر لگانا چاہے تو اس کے لئے یہ کام نہ صرف مادی وسائل کا مسئلہ پیدا کردے گا بلکہ طرح طرح کے دیگر مسائل بھی پیدا کردے گا جن میں سے بعض غیرمادی مسائل کا حل اس حکومت کے بس میں ہی نہیں رہے گا۔

آخر وہ کونسی وجوہات ہیں کہ جو بھی قابل ذکر کام شروع ہوتا ہے یا سرانجام پاتا ہے تو وہ ہمیشہ خلافت ہی کے چشمے سے پھوٹتا ہے۔ کونسی وہ غیر خلافتی جماعت ہے جو کثیرالتعداد ہونے کے باوجود اس قلیل التعداد جماعت کے مقابل پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ کیا بلحاظ وقف جان و مال و عزت کے اور کیا بلحاظ وحدت سیاہ و سپید کے اور کیا بلحاظ علم و معرفت کے کہ حکومتیں تک اس سے لرزاں و ترساں ہیں۔ وہ کونسی جماعت ہے جس کی تاریخ ہی طوفانوں سے رقم ہے اور طوفانوں نے ہمیشہ اس کی قدم بوسی کی ہے۔ جو عقل کے اندھیروں اور تدبیروں کے بیابانوں کو طے کرنے میں بےمثال ہے۔ جو دجال کی عقلی قید اور یاجوج و ماجوج کی افواج کے گھیرے سے نکل کر انہی کو فکری DUELS لڑنے کی دعوت دے رہی ہے۔ جس کا عزم نجوم کا محتاج نہیں ہے اور جس کی منزل لکیروں کی فقیر نہیں ہے۔

کہاں ہیں وہ نمرود جو اس جماعت کے تعاقب میں اپنے ناموں اور نشانوں تک کو کھو بیٹھے؟ کہاں ہیں وہ فرعون اور ہامان جو اس سے مقابلے میں اپنی ہڈیاں اور جبڑے تک گنوا بیٹھے۔ کہاں ہیں وہ اہل پیغام جو خلافت احمدیہ کے دائرے سے نکل کر دنیا کو فتح کرنے اٹھے تھے۔ کہاں ہیں وہ حکومتیں جو آج بھی خلافت مسیح کے گرد حصار باندھنے میں مصروف ہیں لیکن ان کی دولتوں کے پہاڑ بھی ان کے کسی کام نہیں آ رہے اور خلافت کا جادو ان کے سروں پر چڑھ کر بول رہا ہے۔ اگر یہ خلافت کی برکات نہیں تو یہ سب مناظر کیا ہیں؟

شجر احمدیت کی شاخوں سے فوری رابطہ

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ممکن ہوا ہے کہ خلیفہ وقت کا جماعت کی ہر شاخ سے فوری اور مؤثر رابطہ قائم ہوا۔ گویا کہ خلیفہ وقت ہر وقت، ہر جگہ پر موجود ہے اور تمام براعظموں پر پھیلی ہوئی جماعت کی ذاتی نگرانی جس طرح پر خلافت رابعہ کے حصہ میں آئی ہے وہ اس سے قبل ممکن نہ تھی۔

اس ترقی کا تربیتی اور انتظامی اثر جو جماعت پر پڑا وہ محتاج بیان نہیں۔ فوری نوعیت کے جو امور اس سے قبل فوری طور پر طے نہیں پاسکتے تھے وہ اب بروقت طے پانے لگے۔ وقت، توانائی اور کارکردگی کے ضیاع کا دائرہ کم سے کم تر ہوتا گیا اور ان قوتوں کا حاصل بین الاقوامی معیاروں کو چھونے لگا۔ وقت اور توانائی کی اس بچت نے کارکردگی کے نئے معیار اور ریکارڈ قائم کئے جو بتدریج بہتر سے بہتر ہوتے چلے جارہے ہیں۔

بعض امور انسانی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا فوری حل ہی ان کا واحد حل ہوتا ہے اور ان کے حل میں تاخیر ان کو لاینحل بنادینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر INSTANT ACTION کی اہمیت مقامی اور علاقائی سطحوں کے مسائل کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ جماعت کی بین الاقوامی LEAP کا تقاضا بھی یہی تھا۔

خلافت کا دنیا سے بلاواسطہ رابطہ

امامت اور خلافت کی جسمانی موجودگی (PHYSICAL PRESENCE) اقوام عالم کی MOLDING میں جو بنیادی کردار ادا کرسکتی ہے وہ اس کی فکری۔ آڈیو، ویڈیو اور دیگر موجودگیاں نہیں کرسکتیں۔ خلیفہ وقت کا خود کسی ملک میں جانا اور وہاں کے لوگوں سے ملنا دیگر صورتوں سے بہت زیادہ بااثر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جماعت کے سفارت کاروں کی سالہا سال کی محنت و کاوش بھی وہ اثر پیدا نہیں کرسکتی جو خلیفہ وقت کا ایک چند روزہ دورہ پیدا کردیتا ہے۔ رابطے کا یہ انداز نہ صرف مؤثر ترین انداز تعارف ہے بلکہ یہ ہر لحاظ سے ECONOMICAL بھی ہے۔ جو کوریج اربوں روپے کے اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے وہ ٹکوں میں طے ہو جاتا ہے اور دیرپا بھی ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اس لحاظ سے بھی ایک نئے دور احمدیت کا افتتاح فرمایا ہے۔ خلافت رابعہ سے قبل اس قدر وسیع الاثر بین الاقوامی رابطے کے لئے سازگار حالات موجود نہیں تھے اور یہ خلافت رابعہ کی خصوصی برکات میں سے ایک برکت ہے۔

احمدیہ ذرائع ابلاغ کا فروغ

خلافت رابعہ سے قبل احمدیہ ذرائع ابلاغ نیم بین الاقوامی مزاج کے حامل تھے۔ ان کے مزاج مقامی اور قومی زیادہ اور بین الاقوامی کم تھے۔ ان کے دائرہ ہائے اثر بھی اسی نوعیت کے تھے۔

دور خلافت رابعہ میں قائم کردہ رقیم پریس برطانیہ نے اس صورتحال کو تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان اور بعض دیگر ممالک میں احمدیہ پریس اور دیگر ذرائع ابلاغ پر جو پابندیاں عائد تھیں، ان پابندیوں کو کافی حد تک غیر مؤثر کرنے میں اس پریس نے اہم کردار ادا کیا۔

مسلم ٹی وی احمدیہ کا اجراء

ریڈیو اور ٹی وی جیسے اہم ذرائع ابلاغ ابھی تک جماعت کی مالی اور وسائلی استطاعت سے باہر تھے اور PRINT MEDIA کی اہمیت ریڈیو اور ٹی وی کے مقابلے میں خاطر خواہ طور پر کم ہوچکی تھی۔ ادھر جماعت کی ابلاغی ضروریات اپنی نوعیت، کیفیت اور حجم کے لحاظ سے متواتر بڑھ رہی تھیں اور جماعت کی دوسری صدی اس امر کی متقاضی تھی کہ جماعت کے اپنے ریڈیو اور ٹی وی ہوں اور ان کا دائرہ اثر بھی پورے کرہ ارض پر محیط ہو۔ یہ کام بظاہر ناممکن نظر آتا تھا، مالی وسائل کے اعتبار سے بھی اور انتظامی و انسانی وسائل کے اعتبار سے بھی۔ لیکن خلافت کی برکت سے یہ ناممکن کام بھی ممکن میں بدل گیا۔ اس کام کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ دشمنان احمدیت اپنے گال پیٹ کر بھی سرخ نہیں کرسکے۔ کہیں ڈش پر پابندی لگ چکی ہے اور کہیں اس کا مطالبہ جاری ہے۔ کہیں حکومتوں کو احمدیہ نیٹ ورک کی نقول قائم کرنے کی درخواست کی جارہی ہے تو کہیں اس نیٹ ورک کے مقابل پر اور نیٹ ورک قائم کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں، لیکن انکی پیش نہیں جارہی اور اگر کوئی پارٹی جماعت کی مخالفت میں کوئی ایسا سلسلہ قائم کر بھی لیتی ہے تو وہ بھی یقیناً تبلیغ احمدیت میں ممد ہوگی۔ کیونکہ ان کے پاس وہ علمی اسلحہ نہیں ہے جو خلافت احمدیہ کے پاس ہے۔

الفضل انٹرنیشنل کا اجراء

الفضل انٹرنیشنل کا اجراء بھی خلافت رابعہ کی برکات میں سے ایک اہم برکت ہے کیونکہ پاکستان سے شائع ہونے والا الفضل اور اس کی ترسیل و اشاعت حکومت پاکستان اور پاکستان کے نظام ڈاک کے رحم و کرم پر ہے۔ وہ جب چاہیں اسے اٹھاکر ضائع کردیں جبکہ انٹرنیشنل الفضل دنیا کے اکثر ممالک میں حفاظت سے پہنچ سکتا ہے۔ اس طرح پر جماعت کا یہ اہم ترین رابطہ زیادہ مؤثر طریق پر اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔

وقف نو کی تحریک

جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا تقاضا تھا کہ احمدیت کی دوسری صدی کے تقاضوں کے پیش نظر واقفین کی تعداد کو غیر معمولی طور پر بڑھایا جائے اور اکیسویں صدی کی ضروریات کے حوالے سے ان کی مناسب تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ اس سکیم کے تحت ۱۵ سے ۲۰ ہزار تک بچوں اور بچیوں کی رجسٹریشن ہوچکی ہے جس میں ہر رنگ و نسل کے بچے شامل ہیں اور اب اسے OPEN ENDED تحریک کا درجہ دے دیا گیا ہے یعنی انکی تعداد متواتر بڑھتی رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ان کی تعلیم و تربیت کا جو عالمگیر نظام قائم کیا گیا ہے۔ وہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے۔ محلے کی سطح سے بین الاقوامی سطح تک اس ادارے کے نگران مقرر کرکے اسے ایک زنجیر میں پرو دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس منصوبے کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہونگے اور ایک HIGHLY MOTIVATED مجاہدین کی ایک فوج چند سال کے عرصے میں تیار ہوکر میدان میں آ جائے گی۔

ریسرچ سیلز کا قیام

خلافت رابعہ کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جماعت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سائنٹیفک ریسرچ کو منظم کیا گیا ہے۔ اس سے قبل جو بھی ریسرچ ہوتی رہی ہے وہ انفرادی سطح پر ہی ہوتی رہی ہے۔

زبانوں کی تدریس کا انتظام

خلافت رابعہ کا ایک اور علمی منصوبہ دنیا میں وحدت لسانی قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ وحدت انسانی کے تقاضوں میں سے اہم ترین تقاضا وحدت زبان ہوتا ہے۔ تراجم کے ذریعہ وحدت علمی کا قیام کسی حد تک تو ہوتا ہے لیکن تراجم اپنی نوعیت میں انتقال علم کا کوئی مؤثر ذریعہ نہیں ہوتے کیونکہ زبانوں کے LEXICAL اختلافات تراجم کو ایک مخصوص حد سے زیادہ مؤثر بنانے میں سدراہ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بہترین ترجمہ بھی ORIGINAL خیالات و افکار پوری طرح منتقل کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اصل اور ترجمے میں بعض دفعہ اس قدر فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اصل کی روح ترجمے میں منتقل نہیں ہو سکتی۔

اس ضرورت کے پیش نظر ضروری ہوتا ہے کہ ہر فعال انسان علوم کے منبع کے قریب تر ہوکر اس سے استفادہ کرے۔ علوم کا اصل منبع تو قرآن مجید ہے جو عربی زبان میں ہے لیکن حالات حاضرہ کے لحاظ سے قرآنی علوم کا جاری چشمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں جن میں سے اکثر اردو زبان میں ہیں۔ لہٰذا اردو کو بین الاقوامی زبان بنانا بھی اسی قدر اہم اور ضروری ہے جس قدر کہ عربی زبان جاننا تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت کے ساتھ لسانی رابطہ مضبوط ہوکر وحدت انسانی میں ممد ثابت ہو۔ خلیفۃ المسیح جہاں ایسی کتب کے سیٹ تیار کروا رہے ہیں جو ان زبانوں کے حصول کے لئے مؤثر ذریعہ ہوں وہاں پر خود بھی اردو زبان سکھانے کے لئے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس نظام کی بنیاد قائم فرما رہے ہیں۔

افراد جماعت سے علمی رابطہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے واسطے سے روزانہ کئی کئی گھنٹے تک ملاقاتوں۔ محافل سوال و جواب۔ خطبات سابقہ و حاضرہ اور کئی ایک دیگر پروگراموں اور ان کی REPETITIONS کے ذریعہ سے خلیفہ وقت کا جماعت سے علمی رابطہ قائم رہتا ہے۔ یہ رابطہ تربیتی اور تبلیغی دونوں محاذوں پر خاطر خواہ نتائج پیدا کر رہا ہے۔

ہومیو پیتھی کلاسوں کا اجراء

دنیا کی طبی ضروریات کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خود یہ کلاسیں لیتے ہیں۔ ایلو پیتھک طریقہ علاج بنیادی طور پر بعض نقائص کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر مہنگا طریق علاج ہے کہ دنیا کے غرباء اس طریق علاج کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ جبکہ خدمت خلق کے طور پر ہومیو پیتھی کی ترویج و اشاعت از بس ضروری ہے۔ تاکہ جماعت احمدیہ روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج میں بھی بنی نوع انسان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو سکے۔

جماعت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔ دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمان مغرب کے بےدام غلام بننے پر صرف اس لئے مجبور ہیں کہ وہ خلافت سے کٹ چکے ہیں۔ دولت کے پہاڑوں پر بیٹھے ہوئے اسلامی ممالک دنیا میں کوئی لہر پیدا کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ وہ خلافت کی برکات سے محروم ہیں۔ انکے پاس نہ تو مادی وسائل کی کمی ہے اور نہ ہی انسانی وسائل کی لیکن وہ کوئی بھی قابل ذکر کام نہیں کر پا رہے۔

مسلمانوں کو اپنے آبا و اجداد پر بجا طور پر فخر ہے کہ انہوں نے اسلامی وقار کے جھنڈے کو صدیوں سربلند رکھا۔ انہوں نے دنیا کو وہ نظارہ دکھایا جو ان سے پہلے کسی قوم نے نہیں دکھایا تھا لیکن ان کی اپنی یہ حالت ہے کہ وہ منہ چھپائے پھرتے ہیں۔ انکا شمار نہ تین میں ہے نہ تیرہ میں۔ ان حالات میں پدرم سلطان بود کا نعرہ لگانا باعث تضحیک ہے۔

صرف ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو بےسروسامانی میں بھی عزم جواں رکھے ہوئے ہے اور دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی استطاعت سے بہت بڑھ کر دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈالے ہوئے ہے کہ اس قدر قلیل اور بےوسائل جماعت کیونکر دنیا کے اکثر ممالک میں دشمنان اسلام پر تابڑ توڑ حملے کر رہی ہے اور انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر رہی ہے۔

اسی جماعت کا ایک معتدبہ اور مؤثر حصہ ۱۹۱۴ء میں خلافت سے الگ ہوکر دنیا کو فتح کرنے نکلا تھا۔ ان کے خیال میں خلافت ایک ڈکٹیٹر شپ تھی جو جماعت کی ترقی میں حائل تھی۔ لیکن خلافت سے الگ ہوکر انکا بھی وہی حشر ہوا جو ایک ارب مسلمانوں کا اس سے قبل ہوچکا تھا۔ وہ پانی کی جھاگ کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہوگئے اور ان کا نام بطور عبرت باقی رہ گیا و بس۔

اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کے نمونے کے طور پر نظام الصلوٰۃ کو قائم فرمایا ہے۔ جس طرح پر امام الصلوٰۃ کے قیام کے ساتھ قیام، رکوع کے ساتھ رکوع اور سجدے کے ساتھ سجدہ واجب ہے اسی طرح پر خلیفہ وقت کی اطاعت بھی واجب ہے۔ خلیفہ سے تقدم جائز نہیں۔ اگر امام کوئی بشری غلطی بھی کرتا ہے تو سبحان اللہ کہہ کر اسے متوجہ کرنے کے بعد اس کی اطاعت جاری رکھی جاتی ہے اور اس پر اصرار نہیں کیا جاتا۔ نماز باجماعت ایک کسوٹی ہے جس پر اطاعت امام کو پرکھا جا سکتا ہے۔ جو شخص امام وقت کی اس طرح پر اطاعت کرتا ہے جس طرح پر وہ امام الصلوٰۃ کی پیروی کرتا ہے وہی امامت کی حقیقت کو سمجھنے والا شخص ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ النور میں عبادت کا قیام بھی خلافت سے وابستہ قرار دیا گیا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و خطابات میں سب سے زیادہ زور عبادت پر ہی ہے کیونکہ نماز باجماعت تمام کامیابیوں کی کلید ہے۔ اور جب ساری جماعت کامل طور پر عبادت پر قائم ہو جائے گی اور نماز باجماعت کے فیض کو اپنی زندگی میں جاری کرتے ہوئے امام وقت کی کامل اطاعت کرے گی تو اس کی کامیابی اور غلبہ ایک ایسی الٰہی تقدیر ہے جسے کوئی دنیا کی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔

درد دل سے کہی ہوئی بات

(حضرت سیدنا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زبان مبارک سے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درس القرآن میں فرمایا:

"فاختلف الاحزاب من بینھم۔ تم میں اگر اس قسم کی بحثیں ہوں کہ خلیفہ اور فلاں میں کیا تعلقات ہیں؟ اور پھر اس پر فیصلہ کرنے لگ جاؤ تو مجھے سخت رنج پہنچتا ہے۔ تم مجھے خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔ میں تو اس خطاب پر کبھی پھولا نہیں۔ بلکہ اپنی قلم سے کبھی لکھا بھی نہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس بیہودہ بحثیں کرنے والے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا۔ میں تمام جماعت کے لئے دعا کرتا ہوں مگر ایسے لوگوں کے لئے دعا بھی پسند نہیں کرتا۔ ان کو کیا حق ہے کہ تفرقہ انگیزی کی باتیں کریں؟ آگ پہلے دیا سلائی سے پیدا ہوتی ہے مگر آخر کار گھر، پھر محلہ، پھر شہر کے شہر کو جلا دیتی ہے۔ ایسے لوگ اگر میری مدد کے خیال سے ایسا کرتے ہیں تو سن رکھیں کہ میں ان کی مدد پر تھوکتا بھی نہیں۔ اگر مخالفت میں کرتے ہیں تو وہ خدا سے جا کر کہیں جس نے مجھے خلیفہ بنایا"۔

"سنو! میرا صدیق اکبرؓ کی نسبت یہی عقیدہ ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ نے خلیفہ نہیں بنایا، نہ اس وقت منبر پر لوگوں نے بیعت کی، نہ اجماع نے انہیں خلیفہ بنایا بلکہ خدا نے بنایا۔ خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے۔ اور چار بار اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ حضرت آدمؑ کے بارہ میں فرمایا "انی جاعل فی الارض خلیفہ" (البقرہ:۳۱)۔ پھر حضرت داؤدؑ کی نسبت ارشاد کیا "یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض" (ص:۲۷)۔ پھر صحابہ کرامؓ کے لئے فرمایا "لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم" (النور:۵۶)۔ پھر سب کے لئے فرمایا "جعلناکم خلائف فی الارض" (یونس:۱۵)۔ پس میں بھی خلیفہ ہوا تو مجھے خدا نے بنایا اور اللہ کے فضل سے ہی ہوا جو کچھ ہوا اور اس کی طاقت کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا ...."

"ہم نے آج جو کچھ سمجھایا وہ درد دل سے سمجھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سمجھ دے۔ اسی کے قبضہ میں سب کے دل ہیں۔ تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے اور مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دے دیا جو شیرازہ وحدت قائم رکھے جاتا ہے۔ وہ نہ تو جوان ہے اور نہ اس کے علم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں چاہئے۔ لیکن خدا نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بےجان لکڑی تھی اتنا کام لے لیا تھا کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا اور میں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں۔ پس کیا عجیب ہے کہ خدا مجھ سے یہ کام لے لے! تم اختلافات اور تفرقہ اندازی سے بچو!! نکتہ چینی میں حد سے بڑھ جانا بڑا خطرناک ہے!!! اللہ سے ڈرو!!!! اللہ کی توفیق سے سب کچھ ہوگا"۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۶۶، ۶۷)

(مرسلہ شیخ مبارک احمد۔ واشنگٹن، امریکہ)

بقیہ ہومیو پیتھی کلاس

یہ نسخہ روٹین دینے سے حمل کا عرصہ اچھا گزرتا ہے، طاقت رہتی ہے جسم کو۔ ابارشن کے خطرات میں جبکہ بچیاں ہسپتال میں داخل ہو گئیں یہ دوا دی تو آرام آگیا۔ اس لئے اگر سمجھ نہ آئے کہ کون سی دوا ہے تو یہ کمبی نیشن دیں۔ فیرم فاس، کلکیریا فاس۔ اور کولوفائیلم ۳۰ یا ۲۰۰ میں اس کی مددگار کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

اس کی ایک علامت اس سے مشابہہ نام، ریوم میں سب سے زیادہ نمایاں پائی جاتی ہے۔ کھٹی بو وغیرہ ریومیکس میں بھی اسہال پائے جاتے ہیں اور سلفر کی طرح مارننگ ڈائیریا بھی ہوتا ہے۔ ریوم میں مارننگ (صبح) ضروری نہیں۔ آدھی رات کو یا کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ لیکن بعض دواؤں میں صبح کا اسہال ہے، اٹھتے ہی۔ اس میں ریومیکس بھی شامل ہے۔

لیکن اگر اس کا رجحان ہی پیدا ہو جائے تو پھر ریومیکس علاج نہیں ہے، پھر سلفر دینا پڑے گی سلفر چوٹی کی انٹی سورک دوا ہے۔ اینٹی سورک دوا وہ ہوتی ہے جس کا جلد سے تعلق ہے۔ اس لئے اسہال اور اندر کی سب لائننگ میں انٹی سورک دوائیں مستقل اثر رکھنے والی ہیں۔

برائیونیا میں بھی اسہال ہوتے ہیں، حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے لیکن، اس میں اور برائیونیا میں اس لحاظ سے فرق بہت معمولی ہے۔

ریومیکس بھی جسمانی دردوں کی دوا ہے۔ نزلے کی بھی دوا ہے۔ دونوں صورتوں میں حرکت سے یہ چیز بڑھتی ہے اور یہ برائیونیا سے اس معاملے میں بہت مشابہہ ہے۔ برائیونیا میں بھی نزلہ بھی اور جسم کی دردیں بھی حرکت سے بڑھتی ہیں۔ فرق یہ ہے یہ سردی کے لئے بہت حساس ہے اور برائیونیا بعض دفعہ ٹھنڈی ہوا کو چہرے پر پسند کرتا ہے۔ برائیونیا میں سردی سے حساسیت نہیں پائی جاتی بلکہ بعض دفعہ برائیونیا کا مریض سردی سے آرام محسوس کرتا ہے لیکن برائیونیا کی تکلیفیں سردی لگنے سے ہی ہمیشہ پیدا ہوتی ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ برائیونیا کا اکثر موسم بہار کا موسم ہے۔ اور برائیونیا کو اس وقت سردی سے تعلق ہے جب لوگ بےاحتیاطی سے سمجھتے ہیں کہ گرمی آ گئی ہے۔ اور زیادہ سردی کی عادت کی وجہ سے کپڑے گرم لگنے لگ جاتے ہیں۔ تو جلدی کپڑے اتار دیتے ہیں تو ایسے لوگ بیمار ہوں تو سردی لگنے سے بیماری کے پیدا ہونے تک ۱۵، ۲۰ یا ۲۴ گھنٹے لگتے ہیں۔ سردی آج لگی ہے، تو بیماری کل صبح یا کچھ دیر کے بعد اثر ظاہر کرے گی۔ اس کا علاج برائیونیا ہے۔ یہ فرق ہے اس میں اور ریومیکس میں۔ اس کا مریض اس موسم میں بھی خود کو ڈھانپ کر رکھے گا کیونکہ وہ ٹھنڈے مزاج کا مریض ہے۔

ریومیکس میں اعصاب سردی کو بہت برا مناتے ہیں۔ چہرے کی Nerves وغیرہ اس میں ایک اور دوا بڑی مؤثر ہے وہ ہے میگ فاس۔

اکثر خواتین کو کھانسی کے ساتھ پیشاب خطا ہو جاتا ہے۔ اس میں ریومیکس بہت اچھی دوا ہے۔ صرف کھانسی کے وقت پیشاب خطا ہو تو یہ دوا اس میں مفید ہے اگر کھانسی کے ساتھ جسم میں دردیں بہت ہوں تو زیادہ گہری دوائیں چاہتی ہیں۔ آرنیکا بھی مفید ہے اور پائروجینم (Pyrogenum) بھی اگر انفیکشن کا سنٹر ہو کہیں اور وہ خون میں جا رہی ہو۔ پھر آرسینک بھی ہے، لائیکوپوڈیم، پلسٹیلا یہ سب وہ دوائیں ہیں جن میں کھانسی کے ساتھ جسم کی دردوں کا کمبی نیشن ملتا ہے۔

"عمومی تعلیم میں واقفین (نو) بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھانا چاہئے۔ اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہئے"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱ مارچ، کا شمارہ "مسیح موعود نمبر" ہے اور اس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ پر ذاتی مشاہدہ کے حوالہ سے مضمون شائع ہوا ہے۔ حضورؑ قادیان تشریف لانے والے احمدی احباب سے عموماً انکے شہر میں سلسلہ کی مخالفت کے بارے میں دریافت فرمایا کرتے اور اگر جواب نفی میں ہوتا تو اظہار افسوس فرماتے کہ مخالفت نہیں ہے تو پھر ترقی کیسے ہوگی۔ دوسرا سوال عموماً مسجد کے بارے میں ہوتا، آپؑ فرمایا کرتے "خدا کی عبادت کے واسطے جگہ ضرور بنوانی چاہیئے خواہ ایک تھڑا ہی کیوں نہ ہو"۔

حضورؑ کی مخالفت میں جو اشتہار شائع ہوا کرتے تھے انہیں حضورؑ ایک بستہ میں رکھتے جاتے تھے۔ چنانچہ ایسے اشتہاروں کا بہت بڑا بستہ بن گیا تھا۔

حضورؑ کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ ۱۸۹۷ء میں ملتان جاتے ہوئے دو روز کے لئے لاہور میں قیام فرمایا تو ایک نہایت غریب ان پڑھ احمدی حضرت صوفی احمد دین صاحبؓ ڈوری باف کی درخواست پر انکے ہاں کھانا تناول فرمانے تشریف لے گئے۔

★★اسی شمارہ میں حضرت مولوی وزیرالدین صاحبؓ کا ذکر خیر انکے پوتے محترم حکیم دین محمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ "براہین احمدیہ" کے مطالعہ کے نتیجہ میں حضورؑ کے معتقد ہوئے اور حضورؑ کے دعویٰ سے قبل ہی حضورؑ کی دعا سے آپکے ہاں چھ لڑکیوں کے بعد ۱۸۸۸ء میں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام حضرت اقدسؑ نے محمد عزیزالدینؓ رکھا۔ آپؓ کا اصل وطن میکریاں ضلع ہوشیارپور تھا لیکن ساری عمر کانگڑہ مڈل سکول کے ہیڈماسٹر کے طور پر گزاری۔ "آئینہ کمالات اسلام" میں حضورؑ نے شرکائے جلسہ میں ۳۲۳ نمبر پر آپکا نام تحریر فرمایا۔ "ضمیمہ انجام آتھم" میں نمبر ۱۴ پر آپکا اور ۱۴۶ نمبر پر حضرت محمد عزیزالدین صاحبؓ کا نام درج ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ میں آنے والے زلزلہ میں پیشگوئی کے مطابق محفوظ رکھا۔ قادیان میں سکونت آپکی خواہش تھی لیکن حضورؑ کے ارشاد پر سروس نہ چھوڑی البتہ اپنے اہل خانہ کو کچھ عرصہ قادیان میں کرایہ کے مکان میں رکھا۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء میں آپکی وفات ہوگئی۔ اس وقت گو نظام وصیت جاری نہ ہوا تھا لیکن آپؓ نے کئی مالی تحریکات میں حصہ لیا۔ آپکا منظوم کلام فارسی اور اردو میں اخبارات میں شائع ہوتا رہا۔ حضورؑ بھی اس کلام کو پسند فرماتے تھے۔ آپؓ اپنے علاقے کی معروف علمی شخصیت تھے اور کہا جاتا تھا کہ انکی قابلیت کا اس علاقہ میں کوئی اور شخص نہ تھا۔ جب پہلی مرتبہ آپؓ قادیان تشریف لائے تھے تو حضورؑ نے اپنے دست مبارک سے چائے لاکر انہیں پلائی تھی۔

— ★ ★ ★ —

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۲۵، ۳۰ برس تھی جب آپکے والد کا درخت کاٹنے پر کچھ غرباء سے تنازعہ ہوا۔ مقدمہ ہوا اور مخالف فریق نے حضورؑ کا نام بھی گواہوں میں لکھوادیا۔ حضورؑ دو دیگر گواہان کے ہمراہ کچہری روانہ ہوئے تو راستہ میں ساتھیوں سے فرمانے لگے "اباجان یونہی زبردستی کرتے ہیں درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ غریب لوگ اگر کاٹ لیا کریں تو کیا حرج ہے"۔ چنانچہ آپکی اسی راستگوئی سے فیصلہ آپکے والد کے خلاف ہوگیا۔ انہیں خبر ہوئی تو وہ آپکو "ملاں ملاں" کہہ کر کوسنے لگے، گھر سے نکل جانے کا حکم دیا اور آپکا کھانا بھی بند کروادیا۔ چنانچہ آپؑ بٹالہ چلے گئے جہاں سے دو ماہ بعد آپکی بیماری کے باعث والد صاحب نے واپس بلالیا۔ حضورؑ کی راستگوئی کے چند واقعات روزنامہ "الفضل" ۲۶ مارچ کی زینت ہیں۔

ایک موقعہ پر حضورؑ کے فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک ہندو پر نالش کی کہ اس نے ہماری زمین پر مکان بنالیا ہے۔ مقدمہ میں ایک امر خلاف واقعہ تھا جس سے مقدمہ ڈسمس ہو جاتا۔ فریق مخالف نے حضورؑ کی گواہی لکھوادی۔ مرزا سلطان احمد صاحب کے وکیل حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ معلوم کرکے کہ حضورؑ صحیح بات بیان فرمادیں گے، عرض کی کہ آپکے کچہری جانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں جاتا ہوں تا مقدمہ سے دستبردار ہو جاؤں۔

— ★ ★ ★ —

"بدر" ۱۴ مارچ کی زینت محترم صابر صدیقی صاحب کی نظم کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

رہے اہل جنوں کنج قفس میں جاں بلب برسوں
تپا نمرودی آتش میں زر ایمان جب برسوں
دعا دل چیر کر نکلی زمیں سے تا فلک پہنچی
صدائے طاہر محبوب حق جب حق تلک پہنچی
رہائی پاگئے اس پل اسیران رہ مولیٰ!
تری نظر کرم ان پر سدا یونہی رہے مولیٰ
مگر لاچار ہیں اب بھی "اسیران رہ ملا"
وہی کرنے پہ ہیں مجبور جو ان سے کہے ملا
یہ سادہ لوح ہیں بے بہرہ حق و صداقت ہیں
مزاجاً پاک طینت ہیں شریف و نیک صورت ہیں
ادھر بے چارگی ان کی ادھر چالاک ہے ملا
کہ ہر نیکی سے ہر پاکیزگی سے پاک ہے ملا
مریض مکر ملا ہیں پہ محروم مداوا ہیں
نہ منزل کی خبر ان کو نہ رہبر سے شناسا ہیں
عطا دانشوری کر ان کو، ذوق پارسائی دے
خدایا پنجہ ملا سے اب ان کو رہائی دے

★★حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ ۱۸۷۷ء یا ۱۸۷۹ء میں راجیکی ضلع گجرات میں ایک بزرگ صوفی گھرانہ میں تولد ہوئے۔ آپکی پیدائش سے پہلے آپکی والدہ نے رؤیا دیکھا کہ چراغ روشن ہوا ہے جسکی روشنی سے تمام گھر جگمگا اٹھا ہے۔ لڑکپن سے ہی آپکا رجحان تصوف کی طرف تھا چنانچہ نہ صرف صوم الوصال کے روزے رکھا کرتے بلکہ روزانہ کئی وظائف بالالتزام کیا کرتے اور ریگستانی ٹیلوں پر جاکر گھنٹوں یاد الٰہی میں رویا کرتے اور دعائیں کرتے۔ ان دنوں آپؓ نے رؤیا دیکھا کہ ایک جدی بزرگ نے آپکو آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ ایک مرتبہ دیکھا کہ آپؓ نے خود کو آنحضرتؐ کے لشکر میں بھرتی ہونے کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ بھی دیکھا کہ گیارہ انبیائے کرام نے آپکو ایک اندھے کنوئیں سے باہر نکالا ہے۔ ایک بار حضرت جبریلؑ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا "غلام رسول جھولی کر" آپؓ نے دامن پھیلایا تو جبریلؑ نے چودھویں کا چاند جھولی میں ڈال دیا.....

۱۸ سال کی عمر میں "آئینہ کمالات اسلام" پڑھ کر ستمبر یا اکتوبر ۱۸۹۷ء میں آپؓ نے بیعت کا خط لکھا تو علماء سوء نے آپکے کفر اور کم علمی کا خوب چرچا کیا۔ تب آپکو الہام ہوا "مولوی غلام رسول جوان صالح کراماتی"۔ چنانچہ پھر کئی مولویوں کو آپؓ نے مباحثات میں شکست دی اور بے شمار کرامات آپکے ہاتھ پر ظاہر ہوئیں۔ ۱۸۹۹ء میں آپؓ اپنے استاد حضرت مولوی امام الدین صاحبؓ کے ہمراہ حضورؑ کی زیارت کرنے قادیان گئے۔ حضورؑ مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے۔ آپؓ مسجد مبارک کے زینہ پر نذرانہ نکالنے کیلئے رکے تو اسی اثناء میں حضورؑ نے مولوی امام الدین صاحبؓ کو، جو مسجد میں داخل ہوچکے تھے، فرمایا "وہ لڑکا جو آپکے پیچھے آ رہا تھا اسکو بلاؤ"۔ چنانچہ وہ واپس لوٹے اور حضورؑ کا پیغام دیا۔ محترم پرویز پروازی صاحب کا یہ مضمون "بدر" ۷ و ۲۱ مارچ کی زینت ہے۔

حضرت مولوی صاحبؓ اپنی خودنوشت سوانح "حیات قدسی" میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار اخراجات کے لئے رقم نہیں تھی اور بہت پریشانی تھی۔ دفتر سے حکم ملا کہ دہلی اور کرنال جانے کے لئے تیار ہوکر دفتر میں آجائیں۔ آپکی اہلیہ نے کہا کہ لمبے سفر پر جا رہے ہیں اور گھر میں گزارہ کے لئے کوئی انتظام نہیں تو آپؓ نے فرمایا "میں سلسلہ کا حکم ٹال نہیں سکتا کیونکہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے"۔ پھر آپؓ نے گھر کی حالت سامنے رکھ کر نہایت تضرع سے دعا کی اور روانہ ہونے کے لئے دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے کہ دروازہ پر دستک ہوئی۔ باہر کھڑے ہوئے شخص نے بتایا کہ کسی نے سو روپیہ بھیجا ہے۔ آپؓ نے فرمایا "میں تو اب گھر سے تبلیغی سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان خور و نوش لینا ہے، وہ آپ میرے گھر پہنچادیں کیونکہ میرا اب دوبارہ گھر میں جانا مناسب نہیں"۔ چنانچہ آپؓ نے بازار سے سامان خرید کر انہیں دیا اور بقیہ رقم بھی انکے ہاتھ گھر بھجوادی۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

"یروشلم سنڈروم" ایک نفسیاتی بیماری

یروشلم مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں تینوں کے لئے مقدس شہر ہے۔ بہت سے مذہبی جنونئے بھی اس شہر میں بس گئے ہیں۔ یہاں کی قدیم مذہبی عمارات سے حد درجہ لگاؤ کی وجہ سے بعض افراد ایک ایسی نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں جس کو ماہرین نفسیات نے "یروشلم سنڈروم" کا نام دیا ہے۔ اس بیماری کی علامات میں سے ذہنی کھچاؤ، اعصابی کشمکش، بے چینی، علیحدہ پسندی، ہر وقت نہانے دھونے میں لگے رہنا، اونچی آواز میں مذہبی گیت گانا، جلوس بنا کر مذہبی مقامات پر جانا بالخصوص ایسے مقامات پر جن کا تعلق عیسیٰؑ کی پیدائش و وفات وغیرہ کے ساتھ ہو اور پھر سختی سے لوگوں کو تلقین کرنا کہ وہ اپنے کردار کو بدلیں تا یسوع مسیح کی واپسی کا راستہ ہموار ہو وغیرہ وغیرہ ہے۔

یروشلم کا شہر ویسے بھی سیاسی حالات کی بنا پر حالت جنگ میں ہی رہتا ہے جس سے عموماً نفسیاتی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ ۴۷۰ نفسیاتی مریضوں میں سے ۴۲ "یروشلم سنڈروم" میں مبتلا پائے گئے۔ جن میں سے ایک یہودی، ایک کیتھولک اور ۴۰ پروٹسٹنٹ تھے۔ آخرالذکر زیادہ تعداد میں ہونے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جہاں کیتھولکس کا روحانی مرکز روم میں ہے پروٹسٹنٹ فرقہ کے لوگوں کی زیادہ عقیدت یروشلم سے ہے اس لئے وہ زیادہ جذباتی ہیں۔

بعض دفعہ یہ مذہبی جنونئے شہر کے امن کے لئے خطرہ کا موجب بھی بن جاتے ہیں۔ اگست ۱۹۶۹ء میں ایک آسٹریلوی باشندہ بطور سیاح کے یروشلم گیا۔ اس کی عمر ۲۹ سال تھی۔ ذہنی مریض بھی رہ چکا تھا اور اس کا نام Denis Michael Rohan تھا۔ وہ کسی طرح مسجد اقصیٰ جا پہنچا جو عالم اسلام کے لئے مکہ اور مدینہ کے بعد تیسرا مقدس مقام ہے اور قبلہ اولیٰ ہے۔ اس نے مٹی کے تیل سے بھرپور کپڑوں کے ٹکڑے لئے اور ایک منبر کو اس سے بھر کر آگ لگا کر مسجد سے باہر نکل آیا۔ جب مسجد شعلوں کی لپیٹ میں آئی تو یہ جنونی جو عقیدہ کے لحاظ سے پروٹسٹنٹ تھا ہنستا رہا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور شرق اوسط میں ایک اور جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔ بعد میں پولیس کے روبرو اس نے اقبال جرم کرتے ہوئے کہا کہ مسجد قدیم پہاڑی گرجا Temple Mount کے مقام پر بنی ہوئی ہے جہاں یہودیوں کا اولین گرجا تھا وہ اس جگہ کو (نعوذباللہ) اس برائی سے پاک کرنا چاہتا تھا تا کہ نیکی اور بدی کے درمیان آخری جنگ Armageddon کی تیاری کے لئے اشتعال پیدا کیا جائے اور اس طرح یسوع مسیح کی آمد ثانی یا یہودیوں کے منتظر مسیح کی آمد کے لئے راہ تیار کی جائے۔ بعد میں یہ شخص آسٹریلیا کے ایک نفسیاتی امراض کے ہسپتال میں چل بسا۔

CANADIAN IMMIGRATION
A GOLDEN OPPURTUNITY
Colin R Singer and Associates/ Canadian Barristers and Solicitors can assist you to immigrate to Canada under the following categories a) Independent b) Business c) Investor Independent categories: Computer Science and Technology, Engineering, Business Administration, Accountant, Financial Experts, Pharmacist, System Analyst, Computer Programmer, Social Worker, Tool Maker, Machine Fitter, Printing Instruments and Industrial Machine Mechanic, Minimum one year experience.
For Further Details contact:
DR H KHAN, 5 YORK STREET, BATLEY, W. YORKS, WF17 0LG
Tel: (01924) 479251
Fax: (01924) 472846

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

29/05/1996 - 05/06/1996

Monday 27th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00	Liqaa Ma'al Arab 23.5.96 (R)
02.00	A Letter From London (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 137 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No.15 (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends.
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07.00	Around The Globe - Documentary: "Ahmadiyyat in Desert"
08.00	Siraiky Programme - F/S 21.7.95
09.00	Liqaa Ma'al Arab 23.5.96 (R)
10.00	Bangla Programme - F/S 30.12.94
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 137 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00	Indonesian Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Lesson No.35
15.00	MTA Sports - Basket Ball Final Rabwah Vs Lahore
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 31 (New)
17.00	Turkish Programme - "Medyadan Secmeller"
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 29 (New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 138 (New)
21.00	Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Lesson No. 35
23..00	Learning French Lesson No. 13
23:30	Interview of Akram Ahmadi Sb by Rafiq Hayat Sb 22.6.95

Tuesday 28th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - ul - Quran Lesson No. 29. (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 31 (R)
02.00	Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 138 (R)
04.00	Learning French Lesson No. 13 (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Lesson No. 35
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 29 (R)
07.00	MTA Sports - Basket Ball - Final Rabwah VS. Lahore (R)
08.00	Pushto Programme - F/S 8.4.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab. No. 31 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 138(R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 29 (R)
13.00	From The Archives - F/S - 13/1/89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Lesson No. 36
15.00	Medical Matters By Dr Masood-ul-Hassan Noor - "Diseases of the Eye"
15:30	Conversation with Steve Lebel
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 32 (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 4
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 139 (New)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat No.24
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV.Lesson No. 36
23.00	Learning Chinese Lesson No.12
23.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers.

Wednesday 29th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 32 (R)
02.00	Around The Globe - Hamari Kaenat No.24 (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 139 (R)
04.00	Learning Chinese - Lesson No. 12 (R)
04.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 36
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Medical Matters By Dr Masood-ul-Hassan Noor - "Diseases of the Eye"
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 32 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 139 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Lesson No. 28
15.00	MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 33 (New)
17.00	French Programme : Interview of Qetaj Mohd Sb by Mr Aftab Khan Sb 30.11.94
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel -ul -Quran Lesson No. 30 (New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 140 (New)
21.00	MTA Life Style - Al Maida Lesson No: 2
21.30	Perahan
22.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 28
23.00	Learning Arabic Lesson No. 9
23.30	Arabic Programme: Tafseer -ul - Quran

Thursday 30th May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - ul - Quran Lesson No 30(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 33 (R)
02.00	MTA Life Style - Cooking Al Maida(R)
02.30	Glass Painting
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 140 (R)
04.00	Learning Arabic Lesson No. 9
04.30	Arabic Programme - Qasecdah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Kahlifatul Masih Lesson No. 28
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - ul - Quran Lesson No 30(R)
07.00	MTA Vareity - Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib (R)
08.00	Sindhi Programme - Friday Sermon - 20.05.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 33 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 140 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 30(R)
13.00	Chinese Programme: Book Reading with Love to Chinese Brothers
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No. 29
15.00	Quiz Programme - Lajna
15.30	An Introduction Of First 14 Members Of Lajna - About Hadhrat Syedna Mahmooda Begum Sahiba
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 34 (New)
17.00	Bosnian Programme - Question & Answer Session - in Munich - Part1 21.5.94
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 141
21.00	M.T.A. Entertainment - Bait Bazi Shahtaj vs Chak 99
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No. 29
23.00	Learning Norwegian Lesson No 16
23.30	Various Programmes

Friday 31st May 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 34 (R)
02.00	M.T.A. Entertainment - Bait Bazi
03.00	Learning Languages with Huzur Lesson No. 141 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No. 16 (R)
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 29
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
07.00	Quiz Programme - Lajna
07.30	An Introduction of First 14 Members of Lajna
08.00	Pushto Programme - Friday Sermon 15.04.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 34 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 141
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
13.00	Nazm & Darood Shareef
13.30	Friday Sermon -By Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends.
16.00	Liqaa Ma'al Arab 28.5.96 (New)
17.00	Turkish Programme -The Promised Messiah's Love for Holy Prophet (saw)- Part 1
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 31(New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 142
21.00	Medical Matters - First Aid by Dr. Mujeeb-Ul-Haq Sahib
21.30	The Heavenly Testimony for the Truth of the Advent of the Imam Mahdi by Prof Hafiz Saleh M. Alladin -J/S UK 1994
22.00	Friday Sermon (R)
23.00	Learning French - Lesson No. 14

Saturday 1st June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel -Ul - Quran Lesson No 31(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab 28.5.96 (R)
02.00	Medical Matters - First Aid By Dr Mujeeb - ul - Haq - Sahib
02.30	Various Programme
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 142
04.00	Learning French - Lesson No. 14
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 31(R)
07.00	M.T.A. Variety - "Tech Talk"
08.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.00	Liqaa Ma'al Arab - 28.5.96 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 142 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 31(R)
13.00	Question Time: International Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV - J/S 31.7.94 UK
14.00	Children Class - with Imam Rashid Sb 1.6.96
15.00	Meet Our Friends - Hon. David Warner
16.00	Liqaa Ma'al Arab 29.5.96 (New)
17.00	Learning Arabic - Lesson no 10
17.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 143
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaen
21.30	Various Programme
22.00	Children Class - with Imam Rashid Sb 1.6.96
23.00	Learning Chinese Lesson No.13
23.30	Various Programme

Sunday 2nd June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
01.00	Liqaa Ma'al Arab 29.05.96 (R)
02.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaen
02.30	A Page From The History of Ahmadiyyat By B.A.Rafiq Sahib
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 143 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No.13
04.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers
05.00	Children Class - with Imam Rashid Sahib 1.6.96
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
07.00	Meet Our Friends (R) - Hon. David Warner
08.00	Sindhi Programme - F/S 27.05.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab 29.05.96 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 143 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
13.00	Question Time - Int. Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Part 2 - J/S UK 31.7.94
14.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00	Around The Globe - Doc - Hijrat 30.4.95 Part2
16.00	Liqaa Ma'al Arab 30.05.96 (New)
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 32 (N)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 144 (New)
21.00	A Letter From London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - J/S Concluding Speech 1991 UK
23.30	Learning Norwegian Lesson No. 17

Monday 3rd June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 32 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab 30.5.96 (R)
02.00	The Situation of Ahmadi Muslims in Pakistan by Mr Aftab Ahmed Khan -J/S UK 1994
2.30	Various Programme
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 144 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No. 17(R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 32 (R)
07.00	Around The Globe : Doc - "Hijrat" Part2
08.00	Siraiky Programme - F/S 28.7.95
09.00	Liqaa Ma'al Arab 30.5.96 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 144 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner-Tarteel-ul-Quran Lesson No. 32 (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 37
15.00	M.T.A. Sports - Football Match Khuddam-ul-Ahmadiyya Karachi Part 1
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 35 (New)
17.00	Turkish Programme -The Promised Messiah's Love for Holy Prophet (saw) - Part 2
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 145 (New)
21.00	Islamic Teachings - Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sb
21.30	Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Lesson No. 37
23.00	Learning French Lesson No. 15.

Tuesday 4th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 35 (R)
02.00	Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib (R)
02.30	Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 145 (R)
04.00	Learning French - Lesson No. 15
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 37
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
07.00	M.T.A. Sports - Football Match Khuddam-ul-Ahmadiyya Karachi
08.00	Pushto Programme - F/ Sermon Rec. 22.04.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 35 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 145 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
13.00	From The Archives -F/S on Tarbiyyat 20.1.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 38
15.00	Medical Matters - Malaria- by Dr Latif Ahmad Qureshi
15.30	Conversation with Mohd Ishaq Pensica
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 36 (New)
17.00	Norwegian Programme -Islami Usul Ki Philosophy No.6
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 33 (New)
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 146 (New)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat No. 25
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 38
23.00	Learning Chinese Lesson No.14
23.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers

Wednesday 5th June 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 33 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 36 (R)
02.00	Around The Globe - Hamari Kaenat No.25 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 146 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No. 14 (R)
04.30	Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers(R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No. 38
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 33 (R)
07.00	Medical Matters - Malaria - by Dr Latif Ahmad Qureshi
07.30	Various Programme
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 36 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 146 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 33 (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV.Lesson No. 26
15.00	M.T.A. Variety Dilbar MeraYehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 37 (New)
17.00	French Programme : Un Message De La Communavte Ahmadiyya Part 1
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - with Imam Rashid Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad
19.00	German Programme
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 147 (New)
21.00	M.T.A. Life Style - Al Maida Lesson No 3
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No. 26
23.00	Learning Arabic Lesson No. 1 (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax.
+44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
ISSN: 1352 9587
Vol. 3 Friday, May 24, 1996 No. 21

تاریخ احمدیت کا ایک پوشیدہ ورق

"جلسہ اعظم مذاہب" (دسمبر ۱۸۹۶ء) کے بعض ایمان افروز واقعات

(دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت)

مشہور عالم "جلسہ اعظم مذاہب" (لاہور) میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے جن رفقاء خاص کو شرکت کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ سکھوانی (والد ماجد مولانا قمرالدین صاحب مولوی فاضل صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ) حضرت منشی جلال الدین صاحب پنشنر سابق میر منشی رجمنٹ بلانوی (۳۱۳ اصحاب خاص میں نمبرا) اور حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیرآبادی (والد ماجد مولانا عبیداللہ صاحبؓ مجاہد ماریشس) بھی تھے۔ ان بزرگوں کی عینی شہادتوں سے اس تاریخ ساز جلسہ کے بعض ایمان افروز واقعات کا پتہ چلتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

نوٹ: جملہ شہادتیں روایات کے قلمی رجسٹروں سے ماخوذ ہیں جو قیام پاکستان سے قبل ریکارڈ ہوئیں اور خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہیں۔

— ★ ★ ★ —

حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ سکھوانی تحریر فرماتے ہیں:

"جب جلسہ مہوتسو کے موقعہ پر حضور کا مضمون (اسلامی اصول کی فلاسفی) لکھا ہوا مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے پڑھا تھا بمقام لاہور۔ جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ مضمون بالا رہا۔ اس وقت محویت سامعین کا یہ حال تھا کہ کوئی اونچی سانس لینا بھی گوارا نہ کرتا تھا۔ مضمون کیا تھا یہ ایک اللہ تعالیٰ کی چمکتی ہوئی ہستی کا نشان اور ثبوت تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس سے پہلے اپنا مضمون خود پڑھا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ لوگ ہم سے نشان مانگتے ہیں ہم کہاں سے نشان دکھلائیں ہم میں کوئی اب نشان دکھلانے والا نہیں ہے۔ اس کے بعد حضور کا مضمون پڑھا گیا جس میں حضور نے کہا کہ اندھا ہے جو کہتا ہے کہ ہم کہاں سے نشان دکھلائیں۔ آؤ میں نشان دکھاتا ہوں اور میں اندھوں کو آنکھیں بخشنے کے لئے آیا ہوں۔ یہ فقرات بذات خود نشان تھے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا وہ مضمون پہلے پڑھا گیا تھا اور حضورؑ کا بعد میں۔ اگر حضورؑ کا مضمون پہلے پڑھا جاتا اور مولوی مذکور کا بعد میں، تو بدمزگی پیدا ہو جاتی لیکن قدرت کا منشا تھا کہ اسلام کی عظمت ظاہر ہو اور جو کمزوری اسلام کی طرف مولوی مذکور نے اپنے مضمون میں دکھلائی تھی۔ خدا کے مامور و مرسل نے اس کو ظاہر کرکے اسلامی شوکت کو بلند کردیا۔ الحمدللہ"

(رجسٹر روایات جلد ۱۴ ص ۲۴-۲۵۔ روایت حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ سکھوانی)

— ★ ★ ★ —

حضرت میاں محمد دین صاحبؓ واصل باقی بلانوی (درویش قادیان) نے حضرت منشی جلال الدین صاحب پنشنر سابق میر منشی رجمنٹ کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ۔

"جلسہ مہوتسو ..... بمقام لاہور منعقد ہوا تھا۔ سوامی شوگن چندر رسالہ فوجی میں ہیڈکلرک تھا اور منشی (مرزا) جلال الدین صاحب کا ہمنشین و صحبت یافتہ تھا۔ منشی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے عیال اطفال فوت ہوگئے اس لئے نوکری چھوڑ فقیر بن گیا۔

جلسہ کا مضمون (اسلامی اصول کی فلاسفی) پڑھے جانے سے پہلے مخفی رکھا گیا تھا۔ حضرت صاحب نے منشی جلال الدین صاحب کو اس کی کاپی لکھنے پر مامور فرمایا اور فرمایا کہ منشی صاحب کا خط ما یقرء ہوتا ہے اس لئے آپ ہی اس کو لکھیں۔ چنانچہ منشی صاحب نے وہ مضمون اپنے قلم سے لکھا (حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحقیق کے مطابق خوشخط نقل کرنے والے بزرگ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ تھے۔ سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۰۲۔ ناقل)

منشی صاحبؓ فرماتے تھے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے اس مضمون کی سطر سطر پر دعا کی ہے۔ مضمون کے لکھے جانے اور پڑھے جانے کے وقت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے اس لئے مضمون پڑھنے کے لئے خواجہ کمال الدین صاحب کو تیار کیا جارہا تھا لیکن خواجہ صاحب انگریزی خوان تھے۔ قرآن شریف عربی لہجہ میں پڑھ نہ سکتے تھے۔ آخر وقت پر مولوی عبدالکریم صاحب نے ہی مضمون پڑھ کر جلسہ..... لاہور میں سنایا۔

میں (محمد دین) جلسہ پر حاضر نہیں ہوسکا تھا۔ میرے حلقہ پٹوار (تین چار حصہ میں تقسیم تھی) جس کی وجہ سے مجھے رخصت نہ مل سکی۔ اس لئے منشی جلال الدین صاحب جلسہ پر حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے سنایا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید معجزانہ رنگ میں ہوئی۔ سردی کے موسم کے باوجود کسی شخص کو کھانسی یا چھینک نہ آئی۔ ہمہ گوش ہو کر لوگوں نے سنا۔ آخر سکھوں نے مسلمانوں کو جپھا مار کر اٹھایا اور مبارکبادیں دیں اور کہا کہ جے کدے مرزا اہو جیا اک مضمون ہور دوَ تاں مسلمان ہی ہونا پئو۔ (یعنی اگر مرزا ایسا ہی مضمون اور دیوے گا تو ہم کو مسلمان ہی ہونا پڑے گا۔

حضرت صاحب نے اس مضمون کے متعلق ماہ اگست ۱۸۹۶ء یعنی جلسہ سے چار ماہ قبل اشتہار دیا۔ خربت خیبر ..... سب پر غالب آئے گا۔ الہامات شائع کئے ....

اشتہار مذکور منشی جلال الدین صاحب نے اپنے ایک دوست اور ہم عصر سردار بہادر مردان علی خان رسالدار میجر پنشنر رسالہ نمبر ۱۲ ساکن بیلہ کو دیا اور تبلیغ بھی کی۔ جب پیشگوئیوں کے وقوع اور مضمون کی کامیابی سردار مردان علی خان نے پڑھی تو کہا "ہن مرزے دی چڑھ بھی" کہ اب مرزا لوگوں پر اپنا غلبہ بڑھ چڑھ کر پیش کرے گا اور لوگ حجت ملزمہ کے آگے سرنگوں ہو جاویں گے۔"

(رجسٹر روایات جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۸-۱۷۹)

— ★ ★ ★ —

واعظ احمدیت حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیرآبادی کے قلم سے جلسہ اعظم مذاہب کا تذکرہ فرماتے ہیں:

"ایک اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے نکلا کہ جو جلسہ مہوتسو کے متعلق تھا۔ اس میں حضرت صاحب کا یہ الہام درج تھا کہ میرا مضمون بالا رہا۔ میں اس وقت بعارضہ وجع المفاصل بیمار تھا۔ مگر چونکہ ایک بڑا بھاری دعویٰ تھا کہ میرا مضمون سب پر بالا رہے گا۔ بجز تائید الٰہی کے کون کہہ سکتا ہے۔ میں ایک اپنے اہل حدیث مولوی کو لاہور میں افتاں و خیزاں ساتھ لے کر جلسہ گاہ میں پہنچا۔ مولوی ثناء اللہ، مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ کے لیکچر بھی سنے مگر سب پھیکے اور بے اثر۔ لیکن جب حضرت مرزا صاحب کا مضمون شروع ہوا تو تل رکھنے کی جگہ نہ رہی اور سامعین پر ایسا سکوت تھا کہ ذرا بھنک نہیں آتی تھی یہاں تک کہ بعض اور لوگوں نے بھی اپنے اوقات حضرت مرزا صاحب کا مضمون سننے کے لئے وقف کردیئے اور دو دن ایام مقررہ سے زائد کئے گئے۔ جب یہ مضمون آخر میں پہنچا تو میں نے اسی وقت اسی جگہ ہاتھ اٹھاکر جناب الٰہی میں دعا کی۔ یا اللہ! اگر یہ تیرا وہی بندہ ہے جس کی نسبت تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے تو اس کی برکت سے مجھے اس بیماری سے شفا بخش۔ الغرض جلسہ ختم ہونے کے بعد جب میں جلسہ گاہ کے بڑے دروازے سے باہر نکلا۔ تو اللہ کی قسم مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھے کوئی بیماری نہ تھی اس دن سے آج تک پھر اس بیماری نے عود نہیں کیا۔"

(روایات صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۷-۲۴۸)

— ★ ★ ★ —

جماعت احمدیہ کے افراد پر تبلیغ کی وجہ سے مقدمات

(۱)

[پریس ڈیسک]: سانگھڑ سندھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تین احمدی مسلمانوں مکرم مختار احمد صاحب معلم، مکرم محمد انور صاحب اور مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب آف گولیکی، کے خلاف ایک مخالف سلسلہ کی درخواست پر تبلیغ کے جرم میں پولیس نے زیر دفعات ۲۹۸/سی اور ۲۹۵/اے تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ ۲۱ مارچ ۱۹۹۶ء کو درج کر دیا ہے۔ پولیس نے تلاشی لی تو معلم صاحب کے پاس سے بیعت فارم اور لٹریچر برآمد ہوا جس کی وجہ سے مکرم مختار احمد صاحب معلم جماعت احمدیہ کا چالان کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر دونوں دوستوں کو پولیس نے چھوڑ دیا ہے۔

(۲)

[پریس ڈیسک]: ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری اللہ دتا صاحب ولد مکرم تاج دین صاحب سکنہ دارالعلوم شرقی ربوہ اپنے عزیزوں کے پاس جلال پور بھٹیاں، ضلع حافظ آباد گئے جس پر ان کے بہنوئی عمر حیات نے لوگوں کے اکسانے کی وجہ سے ان پر تبلیغ کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کروا کے گرفتار کروا دیا۔ موصوف اس وقت گوجرانوالہ جیل میں ہیں۔ یہ مقدمہ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۹۶ کو درج کیا گیا۔

عمر حیات ولد محمد کھرل نے پولیس کو درخواست دیتے ہوئے لکھا۔

"سائل کی شادی احمدی خاندان میں ہوئی تھی۔ شادی کے بعد سسرال والوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا اور حکومت پاکستان کے آرڈیننس کے مطابق احمدی خارج از اسلام ہیں۔ ملزم اللہ دتا جو سائل کا سالہ ہے اور ربوہ کا رہائشی ہے میرے اہل خانہ کو مذہب اسلام سے گمراہ کرنے کے درپے ہے۔ چونکہ سائل اس میں رکاوٹ بن چکا ہے جس سے ملزم اللہ دتہ کو تشویش ہے اور مجھے اب قتل کرنے کے درپے ہے اور میرے گھر کے افراد کو اسلام سے خارج کرنے کے درپے ہے۔ اندریں حالات استدعا ہے کہ سائل کو تحفظ جان و مال فراہم کیا جاوے اور ملزم کے برخلاف مداخلت مذہبی کی بابت پرچہ درج کرنے کا حکم صادر فرمایا جاوے"۔

پولیس نے اس درخواست پر مکرم چوہدری اللہ دتا صاحب کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے اور انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہر لحاظ سے ان کا حافظ و ناصر ہو۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد